اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکوٰۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ

خُلَاصَۃُ الْمِشْکوٰۃِ

مع الترجمۃ

من احقر الانام احمد علی عفا اللہ عنہ

اَلْمُشِیْع:

انجمن خُدّامُ الدّین دروازہ شیرانوالہ
لاھور

جمادی الاوّل سنہ ۱۳۶۱ھ

گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام ضمیر احمد خاں غوری طبع ہوا

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَیْنَا یَا مُیَسِّرَ کُلِّ عَسِیْرٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

اَمَّا بَعْدُ

کِتَابُ الرِّقَاقِ

یہ کتاب ان باتوں کے بیان میں ہے جو دل کو نرم کرنے والی ہیں۔

۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عبداللہ رضؓ بن عباس رضؓ سے روایت کی گئی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْہِمَا کَثِیْرٌ

سلم نے فرمایا دو نعمتیں ہیں ان میں بہت سے لوگ نقصان اٹھاتے

مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

ہیں۔ ایک ان میں سے تندرستی اور دوسری فراغت ہے[1]

۲ عَنْ جَابِرٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

جابر رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیڑ

سَلَّمَ مَرَّ بِجَدْیٍ اَسَکَّ مَیِّتٍ قَالَ اَیُّکُمْ

کے ایک چھوٹے کانوں والے مرے ہوئے بچے کے پاس سے گذرے آپ نے فرمایا تم

یُحِبُّ اَنَّ ھٰذَا لَہٗ بِدِرْھَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ

میں سے کون چاہتا ہے کہ یہ بچہ اسے ایک درہم میں مل جائے سب نے کہا ہم تو ایک درہم پر لینا

اَنَّہٗ لَنَا بِشَیْءٍ قَالَ فَوَاللّٰہِ لَلدُّنْیَا اَھْوَنُ عَلَی

دریافت کرتے ہیں، ہم تو کوئی چیز دیکر بھی لینا نہیں چاہتے آپ نے فرمایا خدا کی قسم البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے

۳ اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا عَلَیْکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ

ہاں اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا کہ یہ بچہ تمہاری نظر میں[2] ابی ہریرۃؓ سے روایت

[1] انسان اچھی طرح سے عبادت بھی تب ہی کر سکتا ہے۔ کہ تندرستی کے علاوہ دنیاوی ضرورتوں کے پورا ہونے کے باعث بے فکری بھی ہو۔ ان دونوں نعمتوں کے میسر آنے کے بعد بھی جو شخص عبادت نہ کرے اس سے بڑھ کر اور کون گھاٹے میں ہو سکتا ہے ۱۲

[2] جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضاء کے طالب ہوں۔ انہیں چاہئے۔ کہ ایسی ذلیل چیز کو اپنا مقصد حیات نہ بنائیں ۱۲

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ رح

دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت ہے ۱؎

۴ عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَۃً

نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کسی نیکی کے بدلہ دینے میں کسی مومن پر ظلم نہیں

یُعْطٰی بِھَا فِی الدُّنْیَا وَیُجْزٰی بِھَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَ

کرتا اس نیکی کے سبب سے دنیا میں اسے رزق بھی دیاجاتاہے اور آخرت میں بھی بدلا دیا جائیگا اور

اَمَّا الْکَافِرُ فَیُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِھَا لِلّٰہِ

کافر جو کام اللہ واسطے کرتا ہے اس کے سبب سے اُسے دنیا میں رزق دیدیا

فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلَی الْاٰخِرَۃِ لَمْ یَکُنْ

جاتا ہے جب وہ آخرت میں پہنچیگا اس کی کوئی نیکی باقی نہیں ہوگی۔ جس کا

۵ لَہٗ حَسَنَۃٌ یُجْزٰی بِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض

اسے بدلہ دیا جائے ۲؎ ابوہریرہ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّھَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّۃُ

دوزخ کو خواہشات نفسانی سے ڈھانک دیا گیا ہے اور بہشت کو طبیعت کو ناپسند

۶ بِالْمَکَارِہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رض قَالَ

آنے والے کاموں سے ڈھانکا گیا ہے ۔ عمرو بن عوف رض سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ لَا

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی قسم مجھے تمہاری

۱؎ جس طرح قیدی ہر وقت افسران جیل کے حکم کا پابند رہتا ہے۔ اسی طرح مومن ہر وقت شریعت کی پابندیوں میں جکڑ بند ہوکر زندگی بسر کرتا ہے۔ اور کافران پابندیوں سے آزاد ہے دوسرے جہان میں مومن آزاد ہوگا۔ اور کافر دوزخ کی پابندیوں میں مقید ہوگا ۱۲

۲؎ اللہ تعالیٰ کی کریمی کی یہ شان ہے کہ اپنے دشمن کی نیکی کا بدلہ بھی دے دیتا ہے ۱۲

الفقر اخشى عليكم ولكن اخشى عليكم ان تبسط

تنگدستی سے ڈر نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے متعلق یہ خطرہ ہے کہ دنیا کی نعمتیں تم

عليكم الدنيا كما بسطت على من كان قبلكم

پر کشادہ کی جائیں گی جسطرح تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کی گئیں ۔ پھر

فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما

تم ان میں ویسی رغبت کروگے جسطرح انہوں نے رغبت کی تھی اور وہ سازوسامان دنیوی تمہیں ہلاک کر دیگے

اهلكتهم متفق عليه عن عبد الله بن عمرو رض قال ٧

جسطرح پہلوں کو ہلاک کیا ۔ عبداللہ رض بن عمرو رض سے روایت ہے کہا کہ

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد افلح

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نجات پاگیا وہ

من اسلم ورزق كفافا وقنعه الله بما اتاه رواه

شخص جو اسلام لایا اور اسے بقدر ضرورت رزق دیا گیا ہو اور جتنا اسے خدا تعالیٰ نے دیا ہے اس پر قناعت

مسلم عن انس رض قال قال رسول الله صلى الله ٨

کرنیکی توفیق بھی اللہ تعالیٰ نے دی ہو ۔ انس رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم يتبع الميت ثلثة فيرجع اثنان

نے فرمایا میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو واپس آجاتی ہیں ۔

ويبقى معه واحد يتبعه اهله وماله وعمله

اور ایک اس کے ساتھ رہتی ہے میت کے ساتھ اس کا اہل اور مال اور عمل جاتے ہیں

فيرجع اهله وماله ويبقى عمله متفق عليه عن ٩

پھر اہل اور مال لوٹ کر آجاتے ہیں اور اس کا عمل ساتھ ہی رہتا ہے ۔

عبد الله بن مسعود رض قال قال رسول الله صلى

عبداللہ بن مسعود رض سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم ايكم مال وارثه احب اليه

وسلم نے تم میں کوئی ایسا ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال زیادہ

۱؎ آپ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ ایک شخص مسکین ہونے کے سبب سے اتنا جلدی گمراہ نہیں ہوتا۔ جتنا کہ دنیادار مال و دولت کے غرور میں جلدی گمراہ ہوتا ہے ۱۲

۲؎ اگر کوئی دنیادار ہلاکت سے بچنا چاہے۔ تو اس کی فقط ایک تدبیر ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے باہر نہ جائے اور اس طریق کار کی عملی صورت یہ اختیار کرے کہ کسی کتاب و سنت کے عالم باعمل کے ہاتھ میں اپنی باگ دے دے اور ہر کام میں اس با خدا سے مشورہ لے کر قدم اٹھائے ۔ ۱۲

مِنْ مَّالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ

محبوب ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے مگر ہر ایک

اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ

کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہے آپ نے فرمایا ہر انسان کا اپنا مال وہ ہے جو

وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

آگے بھیج چکا اور جو پیچھے چھوڑ گیا وہ اس کے وارث کا مال ہے ؎

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَمَا كَانَ مِنْ

اس باب میں فقراء[۲] کی فضیلت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وسلم کی زندگی بسر کرنے کا طریقہ بتلایا جائے گا ؎

۱۰ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

ابی ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ

نے فرمایا کئی پراگندہ بالوں والے غبار آلود بدن والے دروازوں سے

بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

(غربت اور حقارت کے باعث) دھکیلے ہوئے اگر ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے ذمے معلق قسم کھائے تو اللہ تعالیٰ اسکی قسم کو سچا کر دے ؎

۱۱ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اسامہ بن زید رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ

سلم نے میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوا ۔

فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَاَصْحَابُ

زیادہ تر جو لوگ اس میں داخل ہوئے وہ مساکین تھے اور دولتمند (بہشتیوں)

الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ

کو بالفعل روک دیا گیا تھا۔ البتہ دوزخیوں کو دوزخ میں داخل کرنے کا حکم عام ہو چکا تھا

۱؎ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو سمجھا دیا کہ اگر مال کو اپنا بنانا چاہتے ہو۔ تو اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے اپنے نام پر خزانہ الٰہی میں جمع کرا دو ۱۲

۲؎ علماء کرام اس مسئلہ میں اختلاف رکھتے ہیں۔ کہ فقیر صابر اچھا ہے یا غنی شاکر۔ غنی شاکر کو اسلئے اچھا کہتے ہیں۔ کہ وہ بعض ایسی عبادتیں کرتا ہے۔ کہ فقیر سے ہو ہی نہیں سکتیں۔ مثلاً زکوٰۃ خیرات قربانی وغیرہ۔ بعض احادیث میں ایسے اغنیاء کی فضیلت کا ذکر بھی آیا ہے۔ جسطرح باب الذکر بعد الصلوٰۃ میں ایسی حدیث گذر چکی ہے۔ اور آپ نے وہاں ذالك فضل الله يؤتيه من يشآء کے الفاظ فرمائے ہیں۔ اکثر علمائے کرام کی رائے ہے۔ کہ فقیر صابر اچھا ہے۔ چنانچہ اس باب کی حدیثیں اسی ترجیح پر دلالت کرتی ہیں الشیخ عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا۔ کہ فقیر صابر بہتر ہے یا غنی شاکر تو فرمایا۔ کہ فقیر شاکر دونوں سے بہتر ہے ۱۲

بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ
اور میں دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو زیادہ تر اس میں
۱۲ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض
عورتیں جاتی دیکھیں ۞ ابن رض عباس رض سے روایت ہے
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔
اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ
میں نے بہشت میں جھانک کر دیکھا تو زیادہ تر اس میں مسکینوں کو پایا
وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ
اور میں نے دوزخ میں جھانک کر دیکھا اس میں زیادہ تر میں نے عورتیں دیکھیں ۔
۱۳ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ
عبداللہ رض بن عمر رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہاجرین کے فقرآء اغنیاء
يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ
سے قیامت کے دن چالیس سال بہشت میں پہلے جائیں گے
۱۴ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
عمر رض سے روایت ہے کہا کہ میں رسول اللہ صلی ۞
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ
اللہ علیہ وسلم کے ہاں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ
مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں آپ کے اور چٹائی کے درمیان
فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ
کوئی بستر نہیں ہے ۔ چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیئے تھے درآنحالیکہ

ے۱ بعض روایات میں عورتوں کے دوزخ میں زیادہ تر جانے کے دو سبب بیان کئے گئے ہیں ایک یہ لعنت کا لفظ بہت زیادہ استعمال کرتی ہیں ۔ حالانکہ جس چیز پر لعنت ڈالی جائے وہ مستحق نہ ہو ۔ تو لعنت کرنے والے پر آ کر پڑتی ہے ۔ دوسرا یہ کہ خاوندوں کی نافرمانی کرتی ہیں ۔ ۱۲

ے۲ اسی باب کی دوسری فصل میں روایت ہے کہ فقراء امیروں سے پانچسو سال پہلے بہشت میں جائیں گے ۔ اور اس حدیث میں چالیس سال پہلے جانے کا ذکر ہے ۔ دونوں روایتوں میں جمع کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ مہاجرین کے فقرآء ان کے اغنیاء سے چالیس سال پہلے بہشت میں جائیں گے ۔ مہاجرین کے علاوہ دوسرے فقرآء دوسرے اغنیاء سے پانسو سال پہلے جائیں گے ۱۲

ے۳ اس سے معلوم ہوا کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ جس سے راضی ہو ۔ دنیاوی نعمتوں سے بھی اسے مالامال کر دے ہاں ۔ بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن کے کفر و شرک کے باعث ان سے سخت ناراض ہو ۔ ان کو دنیاوی نعمتوں سے مالامال کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے اس برتاؤ میں بہت سی حکمتیں ہیں جن کے بیان کرنے کیلئے یہ مختصر سا حاشیہ گنجائش نہیں رکھتا ۱۲

مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ

آپ چمڑے کا ایک تکیہ سرہانے رکھنے والے تھے جس کا بھراؤ پوست خرما سے تھا میں نے عرض کی یا رسول

اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ

اللہ خدا سے دعا فرمایئے کہ آپ کی امت پر رزق کی کشادگی کرے پس تحقیق فارس اور روم پر کشادگی کی

وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَقَالَ اَوَفِيْ هٰذَا

گئی ہے۔ حالانکہ وہ خدا کی بندگی بھی نہیں کرتے آپ نے فرمایا اے ابن الخطاب تو ابھی

اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ

تک اسی بات میں پڑا ہوا ہے وہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں نیکیوں کا بدلہ جلدی دنیا

طَيِّبَاتُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَا تَرْضٰى

ہی میں دے دیا گیا ہے اور ایک روایت میں ہے کیا تو اس بات سے راضی

اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نہیں ہے کہ ان کے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت ہو۔

15 عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ

فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی ایسے شخص کو دیکھے جسے اس پر مال

فِى الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ

اور حسن ظاہری میں فضیلت دی گئی ہے تو اسے چاہئے کہ اس شخص کو دیکھے جو ان چیزوں

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ انْظُرُوْا اِلٰى مَنْ

میں اس سے بھی کمتر ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے تم اس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے

هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ

بھی کمتر ہے اور اس شخص کی طرف مت دیکھو جو تم سے مرتبہ میں زیادہ ہو

فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

یہ طریقہ زیادہ بہتر ہے تاکہ اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہ سمجھنے لگو۔

ك اس طریقہ پر زندگی بسر کرنے سے انسان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا شکرگزار رہے گا۔ اور کبھی بھی حرف شکایت زبان پر لانے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔۱۲

بَابُ الْاَمَلِ وَالْحِرْصِ

یہ باب آرزو اور حرص کے بیان میں ہے۔

١٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رض قَالَ خَطَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَسَلَّمَ خَطًّا مُّرَبَّعًا وَّخَطَّ خَطًّا فِی الْوَسَطِ خَارِجًا
ایک مربع خط کھینچا اور ایک خط اس مربع خط کے درمیاں کھینچا۔
مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ
جو اس مربع خط سے باہر نکلنے والا تھا اور اس درمیان والے خط کے ساتھ ساتھ
فِی الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِیْ فِی الْوَسَطِ فَقَالَ[ل]
چھوٹے چھوٹے کئی خط کھینچے پھر فرمایا یہ انسان ہے
هٰذَا الْاِنْسَانُ وَهٰذَا اَجَلُهٗ مُحِیْطٌ بِهٖ وَهٰذَا
اور یہ اس کی موت کی میعاد ہے جو اسے گھیرا کرنے
الَّذِیْ هُوَ خَارِجٌ اَمَلُهٗ وَهٰذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ
والی ہے اور مربع خط سے باہر نکلنے والی اسکی آرزو ہے اور یہ چھوٹے چھوٹے خطوط مصیبتیں
الْاَعْرَاضُ فَاِنْ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَسَهٗ هٰذَا وَاِنْ
ہیں۔ اگر ایک مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرتا ہے تو دوسری اسے آپہنچتی ہے اور اگر
١٧ اَخْطَاَهٗ هٰذَا نَهَسَهٗ هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَنَسٍ رض
اس سے چھٹکارا پاتا ہے تو دوسری آپہنچتی ہے۔ انس رضؓ سے روایت ہے
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَهْرَمُ
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم کا بیٹا
ابْنُ اٰدَمَ وَیَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَی الْمَالِ
بوڑھا ہوتا ہے اور دو چیزیں اس کی جوان ہوتی ہیں مال کی حرص
وَالْحِرْصُ عَلَی الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ
اور عمر کی حرص ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ

سلہ چونکہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی آرزوئیں ابھی پوری نہ ہونے پائیں گی کہ موت پہلے آجائے گی۔ اس لئے انسان کو چاہیے کہ آرزوؤں کو پایۂ تکمیل پر پہنچانے سے زیادہ موت کا خیال رکھے تاکہ اسے ایسی موت آئے جس سے مرحوم ومغفور ہو جائے۔ اور بجائے معتوب ہونے کے محبوب بارگاہ الٰہی بن جائے۔ ۱۲

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْکَانَ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیَانِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر آدم کے بیٹے کیلئے دو بارانی نالے

مِنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی ثَالِثًا وَّلَا یَمْلَاُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ

مال کے ہوں تو تیسرے کی بھی خواہش کریگا اور آدم کے بیٹے کے پیٹ کو سوائے مٹی کے[١] اور کوئی چیز نہیں

١٩ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض

بھرتی اور جو توبہ کرے اللہ تعالیٰ اسکی توبہ قبول کرلیتا ہے ٭ ابن عمرؓ سے روایت ہے

قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کے کسی حصّہ

جَسَدِیْ فَقَالَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ

کو پکڑ فرمایا[٢] دُنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو مسافر ہے۔

عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدَّ نَفْسَکَ فِیْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر ٭

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمْرِ لِلطَّاعَۃِ

یہ باب مال اور عمر کو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے لئے چاہنے میں ہے

٢٠ عَنْ سَعْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

سعدؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ

فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ پرہیزگار[٣] آسودہ حال اور چھپ کر رہنے والے بندے کو پسند کرتا

٢١ رَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

ہے ٭ عبد اللہ رضؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَی اثْنَیْنِ رَجُلٍ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو شخصوں پر حسد (یعنی رشک) کرنا جائز ہے ایک وہ

اٰتَاہُ اللّٰہُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ

جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا فرمایا ہے اور وہ قرآن پر رات اور دن عمل

---

١ یعنی مرنے کے بعد جب قبر میں جاکر مٹی ہوجاتا ہے۔ تب ہی اس کی حرص ختم ہوتی ہے ١٢

٢ یعنی جس طرح مرنے کے بعد انسان کے تعلقات مال ومتاع، عزیز واقارب سے منقطع ہوجاتے ہیں۔ اسیطرح دنیا میں رہتے ہوئے دل میں سب سے منقطع ہوجا۔ اور قبر میں جانے کے بعد جسطرح انسان کا تعلق اللہ تعالیٰ ہی سے ہوگا اسی طرح دنیا میں رہتے ہوئے بھی دل کا تعلق فقط خدا تعالیٰ سے رکھ ١٢

٣ پرہیزگار وہ ہے۔ کہ ممنوع چیزوں سے اپنے آپ کو بچائے غنی سے مراد دولتمند اور خفی سے مراد وہ شخص جو گوشۂ تنہائی میں بیٹھکر خدا تعالیٰ کو یاد کرتا ہے یا یہ کہ پوشیدہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا ہے ١٢

النَّهَارِ وَرَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ
کرتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہے۔ وہ اسے رات اور دن
آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

یہ باب توکل اور صبر کے بارے میں ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ٢٢
عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ
فرمایا۔ میری امت میں سے ستر ہزار بلا حساب بہشت میں
أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا
داخل ہوں گے وہ وہ لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کرتے ہیں اور نہ
يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ ٢٣
شگون بد لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسا کرتے ہیں۔
صُهَيْبٍ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صہیب رض سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذٰلِكَ
مومن کا معاملہ عجیب ہے۔ اس کی ہر چیز اس کے حق میں بہتر ہے اور مومن کے سوا
لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ
یہ خوبی کسی کو نصیب نہیں ہے اگر اسے خوشی نصیب ہو تو شکر کرتا ہے یہ چیز اس کے لئے
خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ
بہتر ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے یہ بھی اسکے حق میں بہتر ہوتا ہے۔
رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ٢٤
ابی ہریرہ رض سے روایت ہے۔ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ف ١ اصلی تو یہ ستر ہزار ہی ہیں البتہ دوسری احادیث سے ثابت ہے کہ ان میں سے ایک ایک کے ساتھ ستر ہزار ان کے تابعدار ہوں گے ١٢

ف ٢ یا تو یہ مراد ہے۔ کہ مطلق جھاڑ پھونک نہیں کرتے۔ یا یہ کہ آیات قرآنیہ یا اسماء الٰہیہ کے سوا کسی دوسری چیز سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ١٢

ف ٣ بدشگونی نہیں لیتے جس طرح ہندوؤں میں رائج ہے۔ کہ اگر کام کے لئے نکلے اور سامنے سے کتا گذر گیا تو واپس آجائینگے۔ کہ اب کام نہیں ہوگا۔ ١٢

ف ٤ غرضیکہ ہر راحت و رنج میں اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے درست رہتا ہے ١٢

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّاَحَبُّ
وسلم نے فرمایا۔ طاقتور مؤمن کمزور مؤمن سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ

اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ اِحْرِصْ
کے ہاں زیادہ پیارا ہے۔ ویسے دونوں ہی اچھے ہیں۔ اے انسان جو

عَلٰی مَا یَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجِزْ وَاِنْ اَصَابَكَ
چیز تمہیں نفع دے اسکی حرص کر اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ اور عاجز نہ ہو اور اگر تمہیں کوئی تکلیف

شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ
پہنچ جائے تو یہ مت کہہ اگر میں یوں کرتا تو یوں ہو جاتا، بلکہ یہ کہہ

قُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ
اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہ ہے جو اس نے چاہا کیا کیونکہ لو یعنی اگر شیطان کے عمل

الشَّیْطٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
کا دروازہ کھولتا ہے۔

بَابُ الرِّیَآءِ وَالسُّمْعَةِ

یہ باب اپنے اعمال لوگوں کو دکھانے یا سنانے کے بیان میں ہے

۲۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ
نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا

وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے۔

۲۶ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَآءِ عَنِ
وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں حصہ داروں سے اپنا حصہ لینے میں سب سے زیادہ

۱؎ یعنی اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے میں عاجز نہ ہو ۱۲

۲؎ یہ کہنا کہ اگر میں یوں کرتا۔ تو نتیجہ یہ نکلتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کاموں کے نتائج اس کی کارگزاری پر موقوف ہیں۔ یہ چیز للہیت کے خلاف ہے۔ اور اپنی قوت پر کامل بھروسہ کرنا ہی شیطنت ہے ۱۲

۳؎ مثلاً ایک شخص ظاہرداری کے لحاظ سے بہت ہی اچھا ہے۔ مگر اس کے پوشیدہ حالات بُرے ہیں۔ دل میں خیالات فاسدہ پکاتا رہتا ہے۔ تو وہ دل کے لحاظ سے اچھا نہیں ہے۔ یا ایک شخص اپنے آپ کو نیک کہتا ہے لیکن عمل اس کے بد ہیں۔ تو وہ نیک نہیں بلکہ بد ہے ۱۲۔

الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلاً اَشْرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهٗ

بے نیاز ہوں۔ جو کوئی ایسا کام کرے جسمیں میرے ساتھ میرے غیر کو بھی ملا دے تو اسے مع

وَشِرْكَهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَاَنَا مِنْهُ بَرِيْٓءٌ هُوَ لِلَّذِيْ

اسکے شرک کے چھوڑ دیتا ہوں اور ایک روایت میں ہے پس اس کام سے بیزار ہو جاتا ہوں وہ کام اسی

۲۷ عَمِلَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ

کیلئے ہو جاتا ہے جس کیلئے اُسنے کیا ہو۔ ابی ذر رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ

اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی آپ ایسے شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں

يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ

کہ نیکی کا کوئی کام کرتا ہے اور اس کام پر لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں

وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ

اور ایک روایت میں ہے اور لوگ اس نیکی کے سبب سے اس سے محبت کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ مومن کی

عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

خوشخبری اسے جلدی ملنے والی ہے (یعنی دنیا میں خوشخبری دیدی گئی ہے اور آخرت کا اجر باقی ہے)

ف اعمال کے بارگاہِ الٰہی میں قبول ہونے کے لئے اخلاص شرط ہے یعنی محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے کرنا۔ اگر اخلاص نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے ۱۲

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

یہ باب رونے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے بیان میں ہے

۲۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ

ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ

قسم ہے۔ اس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں

لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

البتہ تم زیادہ روتے اور تھوڑا ہنستے۔

۲۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جابر رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِّنْ بَنِيْ

مجھے دوزخ دکھائی گئی میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت

اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا

کو دیکھا جو ایک بلی کے سبب سے عذاب پا رہی ہے جسے اسنے باندھ دیا تھا نہ اسے خود کچھ

وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ

کھلایا اور نہ اسے کھولا کہ کھاوے حشرات الارض سے یعنی چوہے وغیرہ یہانتک کہ وہ بھوک سے

جُوْعًا وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ

مرگئی اور میں نے عمرو بن عامر الخزاعی کو دیکھا اپنی انتڑیاں دوزخ میں

فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

گھسیٹ رہا تھا یہ پہلا وہ شخص ہے جسنے بتوں کے نام پر جانوروں کو آزاد کرنے کی رسم ڈالی تھی ؛

۳۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عبداللہ رض بن عمر رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ

فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے جو ان میں موجود ہوتا ہے سب پر

مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

عذاب آتا ہے پھر قیامت کے دن اپنے اعمال کے لحاظ سے اٹھائے جائیں گے ؛

۳۱ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جابر رض سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت

يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۳

کے دن ہر انسان کو اسی حالت پر اٹھایا جائیگا جس حالت پر وہ مرا تھا ؛

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

یہ باب لوگوں کی حالتیں بدل جانے کے بیان میں ہے

۳۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عبداللہ رض بن عمر رض سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ف۱ اللہ تعالیٰ بحیثیت خالق ہونے کے ساری مخلوقات پر مہربان ہے۔ لہذا خلاف قاعدہ اس کی کسی مخلوق پر بھی ظلم کیا جائے۔ خواہ وہ مخلوق بے زبان ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کے دل کی آہ سن کر ظالم سے بدلہ لے لیتا ہے ۱۲

ف۲ قانون الٰہی یہ معلوم ہوتا ہے۔ جب انبیاء علیہم السلام دنیا میں ہوتے تھے۔ تو ان کی معرفت اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو مطلع کر کے عذاب سے بچا لیتا تھا۔ اب جبکہ انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ ختم ہوگیا ہے۔ اس لئے وہ حتمی اور قطعی اطلاع تو آ نہیں سکتی اب بروں کے ساتھ اچھے بھی عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۱۲

ف۳ یعنی ایمان یا کفر یا نفاق یا کسی گناہ میں مبتلا ہونے یا کسی نیکی کے کام میں حصہ لینے غرضیکہ جس حالت پر مرا تھا۔ اسی حالت میں اٹھیگا ۔۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ

وسلم نے سوائے اس کے نہیں کہ لوگوں کی مثال سو اونٹ کی سی ہے کہ تو ان میں ایک

٣٣ فِيهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رضؓ قَالَ قَالَ

بھی سواری کے قابل نہیں پائیگا؛ ابی سعید رضؓ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ ضرور تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی

مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ

تابعداری کروگے بالشت کے ساتھ بالشت اور ہاتھ کے ساتھ ہاتھ پورے اتروگے یہانتک

دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اگر کوئی گوہ کے بل گھسا تھا تو تم بھی گھسوگے عرض کی گئی یا رسول اللہ آپ کی مراد

٣٤ اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ مِرْدَاسٍ

یہود اور نصاریٰ ہیں. آپ نے فرمایا اور کون ہو سکتا ہے؛ مرداس

الْاَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الاسلمی سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ

يَذْهَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَتَبْقٰى حُفَالَةٌ

کے نیک بندے یکے بعد دیگرے رخصت ہو جائینگے اور ایسے ردی رہ جائینگے

كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ اَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللّٰهُ بَالَةً رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ

جس طرح جَو اور کھجوریں سے ردی رہ جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کو ان کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی؛

بَابُ الْاِنْذَارِ وَالتَّحْذِيْرِ

یہ باب اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے کے بیان میں ہے

٣٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ

عبداللہ رضؓ بن عباس رضؓ سے روایت ہے کہا جب وانذر عشیرتک الاقربین والی

الْاَقْرَبِيْنَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا

آیت نازل ہوئی. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھ گئے

ے۱ یعنی شکل میں تو سب آدمی ہیں. مگر اوصاف انسانیہ سے متصف سو میں سے ایک بھی مشکل ملیگا. جو خالق اور مخلوق کے حقوق پورے طور پر ادا کرنے والا نظر آئے. ۱۲

ے۲ اس پیشگوئی کی صداقت آج دنیا میں موجود ہے. کہ ہم مسلمانوں کے اندر تقریباً وہ تمام امراض مہلکہ روحانی شرک وکفر کے آچکے ہیں. جو یہود ونصاریٰ میں موجود تھے قرآن مجید میں اہل کتاب کے امراض پڑھیئے اور پھر مسلمانوں میں غور کرکے دیکھئے ۱۲.

ے۳ اور ڈراتو اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ۱۲

فَجَعَلَ يُنَادِي يَابَنِي فِهْرٍ يَابَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ
پھر آپ نے قریش کے مختلف بطنوں کو بلانا شروع کیا اے بنی فہر اے بنی عدی یہاں تک کہ سب
قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ
اکٹھے ہوگئے آپ نے فرمایا بتلاؤ تو سہی اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ایک لشکر اس وادی
إِنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ
سے آرہا ہے۔ جو تمہیں لوٹنا چاہتا ہے کیا تم اس بات کو سچا
مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ
مان لوگے انہوں نے کہا۔ ہاں ہم نے آپ کے متعلق سوائے سچ بولنے کے اور کوئی بات نہیں
فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ فَقَالَ
دیکھی آپ نے فرمایا میں تمہیں ڈرانے والا ہوں سخت عذاب آنے والے سے پہلے تب ابولہب
أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ
نے کہا ہلاکت ہو تمہیں تمام ایام بس آپ اسی لئے تو نے ہمیں جمع کیا تھا اس پر
تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ متفق عليه عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض ٣٦
تبت یدا ابی لہب وتب نازل ہوئی ۔ ابی ہریرۃ رضؓ سے روایت
قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا
ہے کہا جب وانذر عشیرتک الاقربین والی آیت نازل ہوئی۔ رسول اللہ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا پھر اکٹھے ہوگئے آپ نے بلانے میں تعمیم بھی
وَخَصَّ فَقَالَ يَابَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوا
فرمائی اور تخصیص بھی کی آپ نے فرمایا اے بنی کعب بن لؤی بچالو اپنی جانوں
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَابَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ أَنْقِذُوا
کو دوزخ کی آگ سے اے بنی مرۃ بن کعب بچالو اپنی
أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَابَنِي عَبْدِ شَمْسٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ
جانوں کو دوزخ کی آگ سے اے بنی عبد شمس بچالو اپنی جانوں کو

١ه یعنی پہلے انہیں جد بعید کے نام سے پکارا۔ جو عام تھا اور کئی چھوٹے قبیلوں پر شامل تھا۔ پھر پکارا ساتھ نام جد قریب کے جو مخصوص ایک قبیلہ کے ساتھ تھا ۱۲

مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ

دوزخ کی آگ سے اے بنی عبد مناف بچالو اپنی جانوں کو دوزخ کی آگ سے

يَا بَنِي هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ

اے بنی ہاشم بچالو اپنی جانوں کو دوزخ کی آگ سے اے بنی عبد

الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِّنَ النَّارِ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِيْ

المطلب بچالو اپنی جانوں کو دوزخ کی آگ سے اے فاطمہ بچالے

نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللهِ

تو اپنی جان کو دوزخ کی آگ سے ہیں تمہیں اللہ کے عذاب سے بچانے کا مالک

شَيْئًا غَيْرَ اَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

نہیں ہوں سوائے اس کے کہ تمہیں میرے ساتھ رشتہ داری ہے قریب ہے کہ میں اسی اس کی تری کیساتھ تر رکھونگا ؛

كِتَابُ الْفِتَنِ

یہ کتاب فتنوں کے بیان میں ہے -

عَنْ حُذَيْفَةَ رضـ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حذیفہ رضـ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن

وَسَلَّمَ مَقَامًا مَّا تَرَكَ شَيْئًا يَّكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى

خطبہ دیا اس جگہ کھڑے ہوکر قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا - سب

قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ

کچھ بیان فرمادیا جس نے اسے یاد رکھا تو یاد رکھا اور جس

مَنْ نَّسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ اَصْحَابِيْ هٰٓؤُلَآءِ وَاِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ

نے اسے بھلا دیا اس نے بھلا دیا میرے یہ ساتھی اسے جانتے ہیں البتہ مجھے کوئی چیز اس وعظ

الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ

کی بھول جاتی ہے تو جب وہ واقعہ سامنے آتا ہے پھر مجھے وہ بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے

وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

جسطرح کوئی شخص کسی کا چہرا سے غیر حاضر ہونے کی صورت میں یاد رکھتا ہو پھر جب اسے دیکھتا ہے تو اسے پہنچان لیتا ہے ؛

۱؎ سادات حضرات کیلئے یہ فقرہ خاص طور پر قابل غور ہے یہ نہ خیال کریں کہ فقط سید ہونے کے سبب عذاب الٰہی سے بچ ۳۷ جائیں گے - بلکہ عذاب الٰہی سے نجات دلانے کا ذریعہ اعمال صالحہ ہیں ۱۲

۲؎ یعنی دنیا میں جہاں تک مجھ سے ہو سکیگا - صلہ رحمی کا حق ادا کرتا رہوں گا - البتہ اللہ تعالیٰ کے عذاب آخرت سے بچنے کے لئے خود فکر کرو ۱۲

۳۸ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حذیفہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ رَأَيْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا اَنْتَظِرُ

نے دو حدیثیں بیان فرمائی تھیں ایک کو میں نے دیکھ لیا ہے اور دوسری کا انتظار

الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ

کر رہا ہوں آپ نے بیان فرمایا تھا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی

الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ عَلِمُوْا مِنَ

تھی تب انہوں نے قرآن سیکھا اور سنت سیکھی

السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ

اور اس امانت کے اٹھائے جانے کے متعلق آپ نے فرمایا تھا آپ نے فرمایا کہ ایک شخص سوئیگا

النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا

پھر امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی اس امانت کا اثر

مِثْلُ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقٰى

ایک داغ کی صورت میں رہ جائیگا پھر سوئیگا پھر بقیہ امانت بھی اٹھالی جائے گی پھر اس کا اثر

اَثَرُهَا مِثْلُ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلٰى

آبلہ کی صورت میں رہ جائے گا جس طرح انگارہ تو اپنے پاؤں پر پھیر دے

رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَّلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ وَّ

پھر وہاں آبلہ ہو جائے پھر تو اس جگہ کو پھولی ہوئی دیکھیگا حالانکہ اس کے اندر کچھ نہیں اور

يُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ وَلَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّيْ

صبح کو لوگ بیع و شراء کریں گے اور کوئی ایک بھی امانت کا حق ادا نہیں

الْاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا اَمِيْنًا

کرے گا پھر کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک آدمی امین ہے کہا جائیگا۔

وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهٗ وَمَا اَظْرَفَهٗ وَمَا اَجْلَدَهٗ

وہ آدمی بہت بڑا عقلمند ہے اور بہت بڑا دانا ہے اور بہت ہی بڑا چالاک ہے حالانکہ

۱؎ امانت سے مراد بعض حضرات نے تشنگی طلب حق لی ہے یعنی اللہ تعالیٰ پہلے لوگوں کے دلوں میں قبولیت حق کی ایک پیاس پیدا کر دیتا ہے اس کے بعد جب قرآن مجید نازل ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل کر کے دکھایا۔ تو لوگوں نے اس پیاس کے باعث حق کو قبول کر لیا اور اس پر عمل کرنے لگ گئے۔ اگر یہ چیز دلوں پر پہلے نازل نہ کی جاتی۔ تو لوگ کتاب و سنت سے کیونکر فائدہ اٹھا سکتے تھے ۱۲

۲؎ امانت کے دل سے نکل جانے کے دو درجے بیان کئے گئے ہیں۔ پہلا درجہ یہ کہ امانت کے جانے کے بعد اس کا داغ باقی تھا۔ داغ میں کچھ رنگ تھے تھا اس کے بعد دوسری مرتبہ امانت کا اثر اس طرح گیا کہ ایک پھپھولا سا ابھرا ہوا ہے مگر اندر محض خالی ہے۔ اگر پھپھولے سے ہوا نکل جائے تو کوئی چیز بھی باقی نظر نہ آئے ۱۲

وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ
اُس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہیں ہوگا ٭

۳۹ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
ابی ہریرۃ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ
وسلم نے فرمایا زمانہ آپس[1] میں قریب ہوجائیگا اور علم[2] اٹھا لیا
الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ
جائے گا اور فتنے[3] ظاہر ہوجائیں گے اور دلوں میں[4] بخل ڈالدیا جائیگا اور ہرج زیادہ ہوگا

۴۰ قَالُوْا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ رض
لوگوں نے کہا ہرج کیا چیز ہے آپ نے فرمایا ہرج سے مراد قتل[5] ہے ٭ زبیر رض بن عدی
بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا
سے روایت ہے کہا کہ ہم انس رض بن مالک کے ہاں آئے اور حجاج بن یوسف
اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوْا فَاِنَّهٗ لَا
کے مظالم کے متعلق ہم نے شکایت کی انہوں نے فرمایا۔ صبر کرو کوئی زمانہ اب تم پر
يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهٗ اَشَرُّ مِنْهُ
نہیں آئے گا۔ مگر جو اس کے بعد آئے گا وہ اس سے زیادہ بُرا ہوگا
حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهٗ مِنْ نَّبِيِّكُمْ
یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو میں نے یہ بات تمہارے نبی صلی
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے ٭

بَابُ الْمَلَاحِمِ

یہ باب لڑائی کے میدانوں کے بیان میں ہے

۴۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
ابی رض ہریرۃ سے روایت ہے کہا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ

[1] بعض روایات میں آیا ہے کہ اخیر زمانہ میں سال مانند مہینہ کی گذر جائے گا اور مہینہ مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند ایک دن کے ۱۲

[2] یعنی بڑے بڑے متقدر علماء دنیا سے رخصت ہو جائیں گے ۱۲

[3] دنیا میں کئی طرح کے اخلاقی، معاشرتی اور سیاسی فتنے پیدا ہو جائیں گے ۱۲

[4] یعنی ہر شخص اپنے خداداد کمال کو حسبۃ للہ۔ خالصا لوجہ اللہ شفقت علی الخلق کے جذبہ کے ماتحت دوسرے کو فائدہ پہنچانے میں بخیل ہوگا ۱۲

[5] جو خطرناک خونریزی مختلف قوموں میں آج کل ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۹۴۱ء میں ہو رہی ہے۔ یہ اس پیشینگوئی کا مصداق بن سکتی ہے۔ ۱۲

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ
وسلم نے فرمایا قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ دو بڑی جماعتیں

عَظِيْمَتَانِ تَكُوْنُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ
آپس میں جنگ کریں گی ان کی باہمی سخت لڑائی ہوگی۔

دَعْوٰهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ
دونوں کا دعویٰ[1] ایک ہوگا اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہانتک کہ تقریباً تیس ۳۰ دجال

كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ
اعلیٰ درجے کے جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک ان میں سے اپنے رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ
ہونے کا دعویٰ کرے گا اور قیامت نہیں آئے گی یہانتک کہ علم اٹھا لیا جائیگا اور زلزلے بہت

الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَظْهَرَ الْفِتَنُ وَ
آئیں گے اور زمانہ قریب ہوگا۔ اور فتنے[2] ظاہر ہوں گے اور

يَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ
خونریزی بہت زیادہ ہوگی اور تم میں مال بہت ہو جائے گا۔

الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ
بہت ہی زیادہ ہو جائیگا۔ یہانتک کہ غم میں ڈال دے گا مالدار کو اس شخص

صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ
کا تلاش کرنا جو اسکے صدقہ کو قبول کرے یہانتک کہ جس شخص کو فقیر خیال کرکے پیش کرے گا

عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِيْ بِهٖ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ
وہ کہے گا کہ مجھے تو مال کی ضرورت ہی نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بڑی اونچی عمارتیں

فِي الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ
بنائیں گے۔ اور یہاں تک کہ ایک شخص ایک آدمی کی قبر پر گذرے گا۔

فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ مَكَانَهٗ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
کہیگا کاش کے میں اسکی جگہ[3] دفن شدہ ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب کی

[1] دونوں جماعتیں حق پرست ہونے کا دعویٰ کریں گی بعض علماء کا خیال ہے کہ ان دونوں جماعتوں سے مراد حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی جماعتیں ہیں ۱۲۔

[2] اخلاقی۔ معاشرتی۔ سیاسی فتنے نمودار ہوں گے ۱۲

[3] تفکرات دنیاوی کی زیادتی اور بے چینی کے باعث یہ آرزو کرے گا۔ روپیہ کی وہ کثرت ہوگی۔ اور پریشانیوں کا یہ حال ہوگا۔ کہ زندگی پر موت کو ترجیح دیں گے۔ یہاں سے معلوم ہوا۔ کہ روپیہ کی زیادتی آرام کا موجب نہیں ہوسکتی آرام اور راحت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے ۱۲۔

مِنْ مَّغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا

طرف سے طلوع ہوگا جب سورج مغرب کی طرف سے نکلیگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب کے سب

اَجْمَعُوْنَ فَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا

ایمان لے آئیں گے یہ وہ وقت ہوگا کسی شخص کو اس کا ایمان لانا نفع نہیں دے گا

لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا

جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا یا جس شخص نے ایمان لانے کے بعد کوئی نیکی[۱]

خَيْرًا وَّلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ

نہیں کی ہوگی (اسے اب کوئی نیکی نفع نہیں دیگی) اور البتہ ضرور قیامت آئے گی درآنحالیکہ دو آدمیوں نے

ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهٖ وَلَا يَطْوِيَانِهٖ وَ

اپنے درمیان کپڑا بکھیرا ہوا ہوگا ابھی آپس میں سودا کرنے ہی نہ پائینگے اور کپڑے کو لپیٹ بھی نہیں سکینگے

لَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ

اور البتہ ضرور قیامت آجائے گی درآنحالیکہ ایک شخص اونٹنی کا دودھ گھر میں

لِقْحَتِهٖ فَلَا يَطْعَمُهٗ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ

لایا ہوگا۔ اور ابھی اسے پیا نہیں ہوگا اور البتہ ضرور قیامت آجائے گی درآنحالیکہ ایک شخص

حَوْضَهٗ فَلَا يَسْقِيْ فِيْهِ وَلَتَقُوْمَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ

اپنے حوض کو لیپتا ہوگا اور ابھی جانوروں کو پانی بھی نہیں پلایا ہوگا اور البتہ ضرور قیامت آجائیگی درآنحالیکہ

۴۲ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰى فِيْهِ فَلَا يَطْعَمُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ

ایک آدمی نے لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور کھا نہیں سکے گا ؛

اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ

قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک مسلمان یہودیوں سے لڑیں گے

الْيَهُوْدَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُوْدِيُّ

پھر مسلمان ان یہودیوں کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی پتھر اور

[۱] مثلاً ایمان تو لایا تھا۔ مگر اس کے بعد جو گناہ کئے تھے ان سے توبہ نہیں کی تھی۔ تو اب اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی۔ ۱۲

مِنْ وَّرَآءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُوْلُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ

درخت کے پیچھے چھپے گا ۔ پھر پتھر اور درخت کہے گا ۔

يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ خَلْفِيْ فَتَعَالَ

اے مسلم ۔ اے اللہ کے بندے یہ یہودی میرے پیچھے ہے اسے آ کر

فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهٗ مِنْ شَجَرِ الْيَهُوْدِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

قتل کر ۔ سوائے غرقدؔ (ایک درخت ہے) کیونکہ وہ یہود کا درخت کہلاتا ہے ؀

٤٣ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضـ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

جابر رضـ بن سمرۃ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ

وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا البتہ ضرور ایک جماعت مسلمانوں

مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں سے کسرٰی والوں کا وہ خزانہ فتح کرے گی جو سفید قلعہ میں ہے ؀

٤٤ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابی رضـ ہریرہ سے روایت ہے کہا ۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهٗ

نے فرمایا کسرٰی ہلاک ہو گیا اس کے بعد کوئی کسرٰی نہیں ہو گا ۔

وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرُ بَعْدَهٗ وَلَتُقْسَمَنَّ

اور قیصر ضرور ہلاک ہو جائیگا پھر اس کے بعد قیصر نہیں ہو گا اور ان دونوں کے

كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تقسیم ہو جائینگے اور آپ نے لڑائی کا نام فریب رکھا ؀

٤٥ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

نافع رضـ بن عتبہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا

نے فرمایا تم جزیرۃ العرب سے لڑو گے پھر اسے اللہ تعالیٰ فتح کر دیگا

۱؎ غرقد غین کی زیر آ پر سکون اور قاف پر زبر ہے ۔ یہ ایک خاردار درخت ہے ۔ مدینہ طیبہ کے قبرستان کو بقیع الغرقد اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ درخت کسی زمانے میں وہاں بہت تھے ۱۲

۲؎ ابیض مدائن میں ایک قلعہ تھا ۔ جسے ایرانی سفیدکوشک کہا کرتے تھے ۔ مسلمانوں نے فتح کرکے اس میں مسجد بنا دی تھی ۔ جو مسجد المدائن کے نام سے مشہور ہے ۔ حضرت عمر رضـ کے زمانہ میں اس قلعہ سے مسلمانوں نے خزانہ برآمد کیا تھا ۱۲

۳؎ یہ ارشاد اس وقت ہوا ۔ جبکہ کسرٰی نے آپ کا نامہ مبارک پھاڑ دیا تھا جس میں اسے اسلام لانے کی دعوت دی گئی تھی ۔ اس میں یہ پیشینگوئی ہے ۔ کہ قیامت تک کوئی کافر ملک فارس کا مالک نہیں ہوگا بلکہ مسلمان ہی رہیں گے ۱۲

۴؎ لڑائی میں دشمن پر فتح پانے کے لئے اس کے ساتھ فریب اور حیلہ کرنا پڑتا ہے معلوم ہوا کہ اس قسم کا فریب خیانت نہیں ہے ۱۲

اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ

پھر فارس سے لڑو گے پھر اُسے اللہ تعالیٰ فتح کردیگا پھر تم روم سے لڑو گے

فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پھر اُسے اللہ تعالیٰ فتح کردیگا پھر دجال سے لڑو گے پھر اُسے اللہ تعالیٰ فتح کردیگا[1]

بَابُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

یہ باب علامت قیامت کے بیان میں ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انس رض سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ

وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم[2]

يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ

اُٹھ جائے گا اور جہالت[3] عام ہوگی اور زنا[4] بہت زیادہ ہوگا اور شراب[5]

شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتّٰى

بہت پی جائے گی مرد[6] تھوڑے ہوں گے اور عورتیں زیادہ ہوجائیں گی

يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک سرپرست[7] ہوگا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

جابر رض بن سمرۃ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ

وسلم سے سُنا ہے فرماتے تھے قیامت سے پہلے کئی اعلیٰ درجہ[8] کے جھوٹے پیدا

فَاحْذَرُوْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ بَيْنَمَا

ہو نگے ان سے بچکر رہو۔ ابی رض ہریرۃ سے روایت ہے کہا کہ ایک وقت

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث بیان فرماتے تھے ناگہاں ایک اعرابی آگیا

---

[1] دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل ہوگا۔ وہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مدد کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے۔ اس لئے فتح کی خوشخبری مسلمانوں ہی کو دی گئی ہے تغزون کا خطاب اگرچہ صحابہ کرام رض کو ہے اور مراد اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہے۱۲

۴۶

[2] بسبب رخصت ہو جانے علماء کے۔ ۱۲

[3] دینی تعلیم کی کمی کے باعث مقصد انسانیت اور صفات ضروریہ انسانیہ سے ناواقف ہوں گے۔ ۱۲

[4] چونکہ حیا اور شرم نہیں رہے گی اس لئے زنا عام ہوگا۱۲

[5] شراب خواری کی کثرت اور کئی بے حیائیوں کا باعث بنے گی ۱۲

[6] مردوں کے ساتھ ہی نظام عالم قائم رہتا ہے۔ ان کی قلت کے باعث نظام عالم میں طرح طرح کے فتنے پیدا ہوں گے۔ ۱۲

۴۷

[7] یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک مرد کی پچاس بیویاں ہوں گی۔ بلکہ ایک کنبہ اور خاندان میں بکثرت عورتیں رہ جائینگی جنکا خبرگیر فقط ایک مرد ہوگا۱۲

۴۸

[8] جھوٹی حدیثیں بنانے والے یا پیغمبری کا جھوٹا دعوے کرنیوالے یا بدعات ایجاد کرکے دین کا خیر مٹانے والے۔ ۱۲

فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ

اس نے کہا قیامت کب آئے گی آپ نے فرمایا جب امانت ضائع ہو جائے گی اس وقت قیامت

السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ

کا انتظار کر۔ اس نے کہا امانت ضائع کیسے ہوگی آپ نے فرمایا جب سلطنت کے کام کو

إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ رح

نالائق کے سپرد کر دیا جائے۔ تو قیامت کا انتظار کر۔

٤٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابی ہریرۃ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْمَالُ وَ

فرمایا قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ مال بہت ہو جائے گا اور

يَفِيضَ حَتّٰى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ

بہتا آئیگا یہانتک کہ آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے گا پھر کوئی ایسا محتاج نہیں پائیگا

أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ

جو اس سے زکوٰۃ لے لے اور یہانتک کہ عرب کی زمین باغوں اور

٥٠ مُرُوجًا وَأَنْهَارًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ

نہروں والی ہو جائے گی۔ ابی رض ہریرۃ سے روایت ہے کہا

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس

نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى

خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی ایک قبر پر

الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ

گذریگا پھر اس پر لوٹیگا اور کہیگا کاش کے میں اس قبر والے کی جگہ

صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ ۲ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ہوتا اور یہ کسی دین کی مصیبت کے باعث نہیں کہہ رہا بلکہ دنیاوی تکلیفوں کے باعث کہہ رہا ہے۔

١ یعنی یوں معلوم ہوگا۔ کہ جس طرح لوگوں کے پاس دولت کہیں سے بہتی ہوئی آ رہی ہے۔ ۱۲

٢ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چونکہ میرا دین کھویا گیا ہے اس لئے میرا مرنا میرے جینے سے بہتر ہے۔ بلکہ دنیاوی مصیبتوں سے تنگ آنے کے باعث یہ کہہ رہا ہے ۱۲

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَّالِ

یہ باب قیامت سے پہلے آنے والی علامتوں اور دجال کے ذکر کے بیان میں ہے

عَنْ حُذَيْفَةَ رضؓ بْنِ اَسِيْدِ الْغِفَارِيِّ قَالَ اِطَّلَعَ

حذیفہ رضؓ بن اسید الغفاری سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ

علیہ وسلم نے ہم پر جھانکا درآنحالیکہ ہم کچھ باتیں

فَقَالَ مَا تَذَاكَرُوْنَ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا

کر رہے تھے آپ نے فرمایا کس قسم کی باتیں کر رہے ہو صحابہ رضؓ کرام نے عرض کی کہ قیامت کے متعلق ذکر ہو رہا ہے آپ نے

لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ[1]

فرمایا قیامت ہرگز نہیں آئیگی یہانتک تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو پھر آپ نے دھوئیں اور

وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

دجال اور دابۃ الارض[2] اور سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے اور عیسٰی ابن

وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ[3] وَيَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ[4] وَثَلٰثَةَ

مریم علیہ السلام کے نازل ہونے اور یاجوج ماجوج کے آنے اور زمین خسف

خُسُوْفٍ خَسْفٍ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٍ بِالْمَغْرِبِ

(یعنی زمین میں دھنسنے کے واقعات) ہونگے ایک خسف مشرق میں دوسرا مغرب میں اور

وَخَسْفٍ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ

ایک جزیرۃ العرب میں ہوگا ان علامتوں میں سب سے آخری آگ ہوگی - جو یمن

مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰى مَحْشَرِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ

سے نکلے گی لوگوں کو دھکیل کر ان کے محشر کی طرف لے جائے گی اور ایک روایت میں ہے

نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ

آگ نکلے گی - عدن کی زمین کے آخری حصہ میں سے جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانک کر لے جائیگی

وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَرِيْحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِيْ

اور ایک روایت میں ہے دسویں علامت یہ ہے کہ ایک[5] ہوا آئیگی جو لوگوں کو سمندر میں

---

[1] شارحین حدیث کا خیال ہے - کہ اس سے مراد وہ دھواں ہے - کہ مشرق اور مغرب کو بھر دیگا اور چالیس دن چھایا رہے گا اس میں مسلمان مثل زکام زدوں کے ہوں گے اور کافر مستوں کی طرح ۱۲

[2] جو مسجد حرام کے پاس سے صفا اور مروہ کے درمیان سے نکلیگا ۱۲

[3] حضرت عیسٰی علیہ السلام دمشق میں شرقی جانب سفید مینار کے پاس نزول فرمائینگے ۱۲

[4] یافث بن نوح کی اولاد میں سے یہ دو قبیلے ہیں ۱۲

[5] ایک روایت میں ہے کہ آگ دھکیل کر لے جائے گی دوسری میں ہے کہ ہوا ہانکیگی دونوں روایتوں میں تطبیق یوں دی جاسکتی ہے کہ مومنوں کے لئے آگ محض ایک ڈراوا ہوا جس طرح لاٹھی سے ہانکا جاتا ہے اور کافروں کے لئے آگ کے علاوہ ایک ہوا کا جھکڑ ہوگا - وہ آگ اور جھکڑ انہیں سمندر میں ڈال دیگا ممکن ہے - کہ یہ مقام حشر کفار کا ہو - ۱۲

٥٢ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

پھینک دیگی ابی ذر رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِیْ

سلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ جب سورج غروب ہوتا ہے تو

اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَعْلَمُ قَالَ

کہاں جاتا ہے ۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے آپ نے فرمایا

فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ

سورج عرش کے نیچے جا کر سجدہ کرتا ہے پھر اجازت چاہتا ہے

فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا وَ

پھر اُسے اجازت دیجاتی ہے وہ وقت قریب ہے کہ یہ سجدہ کرے اور اس کا سجدہ قبول نہ ہو اور

تَسْتَاْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِىْ مِنْ

اجازت چاہے اور اسے اجازت نہ دیجائے اور اسے کہا جائے لوٹ جا جہاں سے تو

حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى

آیا ہے پھر مغرب سے طلوع کرے گا ۔ یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے

وَالشَّمْسُ تَجْرِىْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ

قول والشمس تجری لمستقر لہا کی اس سورج کا مستقر عرش کے

٥٣ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نیچے ہے ؎ ابی ہریرۃ رض سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا میں تمہیں دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتلا

الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِىٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ

دوں ۔ جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی تحقیق وہ کانا ہوگا اور وہ

يَجِيْئُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِىْ يَقُوْلُ اِنَّهَا

اپنے ساتھ بہشت اور دوزخ کی مثال لائے گا جسے وہ بہشت

؎ یہ فرمان نبوی قرآن مجید کی اس آیت کے مخالف نہیں ہے وجدھا تغرب فی عین حمئۃ قرآن مجید کی آیت کا یہ مطلب ہے کہ ذوالقرنین ایسی جگہ پہنچا تھا ۔ جہاں سورج اسے سیاہ مٹی والے چشمے میں غروب ہوتا نظر آیا تھا ۔ یہ اس کی حد نگاہ تھی ۔ نہ یہ کہ حقیقت میں ہیں غروب ہو کر رہ گیا تھا ۱۲

الجنة هي النار وانی انذرکم کما انذر به نوح قومه

کہیگا - وہی دوزخ ہوگا اور تحقیق میں تمہیں ڈراتا ہوں جسطرح نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس کا

متفق علیه عن حذیفة عن النبی صلی الله علیه ٥٤

ڈر دلایا تھا ۔ حذیفہ رضؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

وسلم قال ان الدجال یخرج وان معه ماء و

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دجال نکلیگا اور اس کے ساتھ ایک پانی اور آگ

نارا فاما الذی یراه الناس ماء فنار تحرق واما

ہوگی - جسے لوگ پانی خیال کریں گے وہ آگ ہے جو جلادے گی اور جسے

الذی یراه الناس نارا فماء بارد عذب فمن

لوگ آگ خیال کرتے ہیں وہ ٹھنڈا اور میٹھا پانی ہے تم میں سے جو

ادرک ذلک منکم فلیقع فی الذی یراه نارا

شخص دجال کے روبرو جائے تو اس میں پڑے جسے آگ خیال کرتا ہے ۔

فانه ماء عذب طیب متفق علیه وزاد مسلم وان

کیونکہ وہ میٹھا اور ستھرا پانی ہوگا ۔ مسلم نے یہ لفظ زیادہ کیا ہے اور تحقیق

الدجال ممسوح العین علیها ظفرة غلیظة مکتوب

ایک آنکھ دجال کی مٹی ہوئی ہوگی اس آنکھ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا سا ۔ اس

بین عینیه کافر یقرأه کل مؤمن کاتب وغیر

کی دو آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا ہر مومن اس کو پڑھ لیگا لکھنے والا ہو اور

کاتب عن النواس بن سمعان قال ذکر رسول ٥٥

نہ لکھنے والا ۔ نواس رضؓ بن سمعان سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

الله صلی الله علیه وسلم الدجال فقال ان

علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر دجال

یخرج وانا فیکم فانا حجیجه دونکم وان یخرج

میری موجودگی میں ظاہر ہوا تب تو میں ہی تمہارے سوا اس کے ساتھ جھگڑونگا اور اگر وہ ایسے وقت میں

لہ یہ ناخنہ یعنی موٹا گوشت خواہ مٹی ہوئی آنکھ پر ہو - یا دوسری پر - دونوں مراد لئے جا سکتے ہیں ١٢

وَلَسْتُ فِيْكُمْ فَامْرُءٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ[1]

نکلا۔ کہ میں موجود نہ ہوا تب ہر شخص اپنے نفس کیطرف سے جھگڑنیوالا ہوگا اور ہر مسلمان پر

عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ طَافِئَةٌ كَاَنِّيْ

اللہ میری طرف سے وکیل ہے تحقیق دجال جوان[2] ہوگا گھونگھرالے بالوں والا آنکھ اسکی پھولی ہوئی

اُشَبِّهُهٗ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهٗ مِنْكُمْ

والی ہوگی گویا کہ میں عبدالعزیٰ[3] ابن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں تم میں سے جو شخص اسے پالے۔

فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ الْكَهْفِ وَفِيْ رِوَايَةٍ

اُسے چاہئے کہ ابتدائی آیتیں سورہ کہف اس کے سامنے پڑھے اور ایک روایت میں ہے

فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ فَاِنَّهَا جِوَارُكُمْ[4]

تب چاہئے کہ پڑھے اول کی آیتیں سورۂ کہف کی۔ پس وہ آیتیں دجال کے

مِنْ فِتْنَتِهٖ اِنَّهٗ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ

فتنے سے بچنے کیلئے امان کا سبب ہے تحقیق وہ دجال ایک راہ سے نکلنے والا ہے جو شام اور عراق کے

فَعَاثَ يَمِيْنًا وَّعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوْا

درمیان ہے پھر دائیں اور بائیں فساد کرنیوالا ہوگا۔ اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہو۔

قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ

ہم نے عرض کی یارسول اللہ وہ کتنی دیر دنیا میں ٹھہرے گا آپ نے فرمایا

اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَّيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَّيَوْمٌ

چالیس دن تک ایک دن سال کے برابر ہوگا اور ایکدن مہینے کے برابر ہوگا اور ایکدن

كَجُمُعَةٍ وَّسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی دن تمہارے دنوں کیطرح ہونگے ہم نے عرض کی یارسول اللہ ؐ

فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ كَسَنَةٍ اَيَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ

وہ دن جو ایک سال کا ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز کافی

يَوْمٍ قَالَ لَا اُقْدُرُوْا لَهٗ قَدْرَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ہوگی آپنے فرمایا نہیں موجودہ دن جتنا اندازہ[5] کرنا پڑے گا ہم نے عرض کی یارسول اللہ ؐ

---

[1] یعنی میرے بعد پھر اللہ تعالیٰ ہی حافظ ہے۔ جو ہر مسلمان کو دجال کے شر سے محفوظ رکھیگا ۱۲

[2] اس سے معلوم ہوا کہ وہ عمر رسیدہ لوگوں کے وقار سے محروم ہوگا۔ ۱۲

[3] یہ ایک یہودی کا نام ہے اس کے نام سے اس کے مشرک ہونے کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ ۱۲

[4] زیر جیم کے ساتھ بمعنی ہمسائیگی اور امان کے ہیں اور جیم کی زبر سے بمعنی کا غذ اور چٹھی کے ہے جسے مسافر بادشاہ یا اس کے نائبوں سے لیتا ہے تاکہ کوئی روک ٹوک نہ کرے۔ جیسے ابداری کہا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے جیم کی زبر کے ساتھ بھی امان کے معنی بیان فرمائے ہیں ۱۲

[5] یعنی فجر کی نماز کے بعد جتنے گھنٹے گذرنے پر ظہر پڑھی جاتی ہے۔ اتنے گھنٹے گذرنے پر ظہر ادا کی جائے گی۔ اس کے بعد جتنے گھنٹے گذرنے پر عصر ادا کی جاتی ہے۔ اس وقت عصر ادا کی جائے گی۔ علیٰ ہذا القیاس مغرب اور عشاء۔ اسی طرح روزانہ گھڑیوں کے اندازہ سے نمازیں روزانہ ادا کرنی پڑیں گی۔ سارا سال اسی طرح گذرے گا۔ اس کے بعد جب ایک مہینہ کا دن ہوگا اس میں بھی اسی طرح اندازہ کرنا پڑے گا۔ اور ہفتہ کے مقدار جب دن ہوگا۔ تب بھی یہی حساب رکھنا ہوگا۔ ۱۲

وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ

اس کی زمین میں سیر کسقدر جلدی ہوگی آپنے فرمایا جس طرح بارش کے پیچھے ہوا لگ

الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ

جائے پھر وہ ایک قوم کے پاس آئے گا ان کو اپنی طرف دعوت دیگا وہ لوگ

بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ

اس پر ایمان لے آئینگے پھر وہ ابر کو حکم کریگا وہ ان پر مینہہ برسائیگا اور زمین کو حکم کریگا

فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى

وہ سبز تھم کی چیزیں اگادیگی پھر شام کو انکے مویشی چر کر واپس آئینگے بڑی لمبی لمبی کوہانوں والے ہوکر اور تھنوں کے

وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ

لحاظ سے بہت پورے اور خوب کھچی ہوئی کوکھوں والے پھر ایک قوم کے پاس جائیگا

فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ

ان کو اپنے باطل کی طرف دعوت دیگا وہ اسکی دعوت کو رد کردینگے پھر اُن سے واپس چلا جائیگا

فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِّنْ

پھر وہ خشک سالی میں مبتلا ہونے والے ہو جائینگے ان کے پاس ان کے مالوں میں سے کوئی چیز

أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكِ

نہیں رہے گی اور وہ دجّال ایک ویرانہ پر گذریگا اسے کہیگا اپنے خزانے نکال دے۔ اس

فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو

ویرانے کے خزانے اس کے پیچھے چل نکلینگے جس طرح شہد کی مکھیاں کھٹو کے پیچھے چلتی ہیں پھر ایک ایسے

رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ

شخص کو بلائیگا جو جوانی میں بھرا ہوگا اسے تلوار سے قتل کرے گا پھر اس کے دو ٹکڑے کریگا مثل

جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَ

پھینکنے تیر کے نشانے پر۔ پھر اسے بلائے گا۔ پھر وہ دجال کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور اس کا

يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَٰلِكَ إِذْ

منہ چمکتا اور روشن ہوگا اور ہنستا ہوگا۔ دجال ایسی حرکتیں کر رہا ہوگا کہ

۱؎ یہاں ان کے لئے بطور استدراج کے ہوگا ۱۲۔

۲؎ یعنی ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے ۱۲

۳؎ یعنی اپنی خدائی منوانے کی دعوت دے گا ۱۲

۴؎ یعنی دو ٹکڑے اتنی دور دور رکھیگا جس طرح کہ تیر پھینکا جائے۔ اور اتنی دور جا پڑے ۱۲۔

بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ

اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم کو بھیج دیگا پس وہ اتریں گے سفید مینار

الْبَيْضَاءِ شَرْقِيِّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ

کے پاس دمشق کی مشرقی جانب درآنحالیکہ عیسیٰ علیہ السلام دو زرد کپڑوں کے درمیان

وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ

ہونگے اپنی دونوں ہتھیلیاں دو فرشتوں کے پروں پر رکھنے والے ہونگے جب سر نیچا کریں گے

رَاْسَهٗ قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُمَانٍ[2]

تو ان کے سر سے پسینہ ٹپکیگا اور جب سر اونچا کریں گے تو انکے بالوں سے قطرے گرینگے مانند دانے چاندی

كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيْحِ نَفَسِهٖ

جو مثل موتیوں کے ہوں۔ پس نہیں حلال ہوگا کسی کافر کو کہ پادے ہوا عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی

اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِيْ حَيْثُ يَنْتَهِيْ طَرْفُهٗ

مگر وہ مرجائیگا اور عیسیٰ علیہ السلام کا سانس وہاں پہنچیگا جہاں انکی نگاہ پہنچتی ہے پھر عیسیٰ علیہ السلام

فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ[3] فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ يَاْتِيْ

دجال کو تلاش کریں گے یہانتک کہ اُسے لد کے دروازے پر پالینگے اور اُسے مار ڈالیں گے پھر عیسیٰ

عِيْسٰى قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ

علیہ السلام کے پاس وہ قوم آئیگی جسے اللہ تعالیٰ نے دجال کے شر سے بچایا ہوگا عیسیٰ علیہ السلام ان کے

وُجُوْهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ

مونہوں سے غبار پونچھیں گے اور انہیں جنت کے درجوں کی خوشخبری سنائیں گے عیسیٰ علیہ السلام اسی حالت

فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيْسٰى

میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجیں گے

اِنِّيْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ

کہ میں نے ایسے بندے زمین میں نکالے ہیں۔ جن کے مقابلہ کرنے کی کسی کو تاب نہیں

بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ

ہے۔ میرے بندوں کو طور پر جا کر محفوظ کردے اور اللہ تعالے

---

[1] بعض روایتوں میں آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس میں اتریں گے۔ اور بعض روایتوں میں ہے کہ مسلمانوں کے لشکرگاہ میں اتریں گے ان روایتوں میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ اس لئے کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق ہے۔ اور وہ لشکرگاہ مسلمانوں کی بھی ہے اور اگر آج بیت المقدس میں مینار نہیں ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے بن جائیگا۔ ۱۲

[2] جیم کی پیش اور میم کی تخفیف سے چاندی کے دانے جو بڑے موتیوں کی صورت میں بنے ہوئے ہوں۔ ۱۲

[3] لام کی پیش اور دال کی شد سے ہے۔ لُدّ شام کے ایک پہاڑ کا نام ہے۔ یا بیت المقدس کی بستیوں میں سے ایک بستی ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ فلسطین میں ایک قریہ ہے ۱۲

يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ

یاجوج اور ماجوج کو بھیجیگا وہ ہر بلند جگہ سے دوڑتے آئیں گے۔ پھر

فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ

ان کا ابتدائی حصہ بحیرہ طبریہ پر گذرے گا وہ پہلے اس بحیرہ کا سارا

مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ

پانی پی جائیں گے اور ان کا آخری لشکر گذریگا وہ کہینگے اس بحیرہ میں کسی زمانہ میں پانی ہوگا

مَرَّةً مَّاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ

پھر وہ چلتے جائیں گے یہاں تک جبل خمر تک جا پہنچیں گے اور

الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ

وہ بیت المقدس میں ایک پہاڑ کا نام ہے پھر وہ کہیں گے ہم نے

قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ

سب زمین والوں کو قتل کر دیا ہے آؤ تو اس سے لڑیں جو آسمان میں ہے

فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

پھر وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون سے

نُشَّابَهُمْ مَّخْضُوْبَةً دَمًا وَّيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَ

بھرے ہوئے لوٹائے گا اور اللہ کا نبی (عیسیٰ علیہ السلام) اور اس کے ساتھی

اَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا

طور میں محصور ہونگے یہانتک کہ بیل کا ایک سر سو دینار سے انکے حق میں بہتر ہوگا جس طرح کہ آج تمہارے

مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِّاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ

ہاں سو دینار کی قدر ہے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی ان لوگوں

عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ[2]

کی ہلاکت کی دعا کریں گے پھر اللہ تعالیٰ ان پر ان کی گردنوں میں کیڑے

فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ

بھیجے گا پھر مردہ ہو جائیں گے مثل مرنے ایک شخص کے (یعنی ایک آدمی کے مرنے کی دیر میں سب مرجائینگے)

---

[1] بحیرہ تصغیر بحرہ کی ہے جس کی معنی دریا کی ہے۔ یعنی چھوٹا سا دریا جس کا طول دس کوس ہوگا طبریہ شام میں ایک قصبہ کا نام ہے ۱۲۰

[2] وہ کیڑے جو اونٹ اور بکری کی ناک میں پڑ جاتے ہیں ۱۲

ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا

پھر اللہ کا نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے

يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ

پھر ساری زمین میں ایک بالشت بھر بھی خالی نہیں پائیں گے مگر ہر جگہ ان کی چربی اور

وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى

بدبو پھیلی ہوئی ہوگی پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی بارگاہ الٰہی میں دعا

اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ

کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجیگا جنکی گردنیں بختی اونٹوں کی گردنوں کی

فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ

طرح ہونگی۔ پھر وہ ان کی لاشوں کو اٹھا کر وہاں پھینکیں گے جہاں اللہ چاہیگا اور ایک روایت میں ہے

بِالنَّهْبَلِ[1] وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَ

انہیں نہبل میں پھینکینگے اور مسلمان ان کی کمانیں اور تیر اور ترکشوں

نُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ

کو سات سال جلائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ مینہ

مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ

بھیجیگا اس سے کوئی گھر اینٹ روڑے کا اور صوف کا نہیں چھپیگا پھر وہ زمین

الْاَرْضَ حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ

کو دھو دیگا یہانتک کہ مثل آئینہ کے صاف کر دے گا۔ پھر زمین سے کہا جائے گا۔

اَنْبِتِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ

اپنے پھل اگا دے اور اپنی برکت لوٹا پھر اس دن کھا وے گی

الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَ

ایک جماعت[2] ایک انار اور اس کے چھلکے کے سایہ میں بیٹھ سکینگے اور

يُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِيْ

دودھ میں برکت دی جائے گی یہانتک کہ دودھ والی ایک اونٹنی آدمیوں کی ایک

---

[1] کہتے ہیں بیت المقدس میں ایک موضع ہے اگرچہ روایات میں نہبیل ہی مذکور ہے بعض حضرات کی یہ رائے ہیں۔ کہ لفظ صحیح منہل ہے ۱۲۰

[2] جس کی تعداد دس سے لیکر چالیس تک ہو سکتی ہے ۱۲

الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي

ایک قبیلہ اور دودھ والی ایک گائے جماعت کیلئے کافی ہوگی

الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةُ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي

آدمیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت اور ایک بکری دودھ والی ہوگی کافی کے لئے

الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ

کے لئے کافی ہوگی وہ لوگ اسی حالت میں ہونگے کہ اللہ تعالیٰ ایک

رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَيَقْبِضُ

خوشبودار ہوا بھیجیگا وہ ان کی بغلوں کے نیچے آ داخل ہوگی پھر ہر مومن کے

رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰى شِرَارُ

روح کو قبض کرے گی اور ہر مسلم کی روح کو اور بدترین لوگ باقی

النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ

رہ جائیں گے مرد عورتوں سے باہمی علی الاعلان اسطرح اختلاط کرینگے جسطرح گدھے کرتے

تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رض

ہیں ان لوگوں پر قیامت قائم ہوگی ۔ ابی سعید رض الخدری سے

الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ لہ مِنَ

فرمایا دجال نکلے گا پھر مومنوں میں سے ایک شخص اس کی طرف

الْمُؤْمِنِينَ فَيَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ

جائے گا پھر اسسے ہتھیار بند ملیں گے جو دجال کے نگہبان ہونگے

فَيَقُولُونَ لَهُ أَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلٰى هٰذَا

وہ اس سے کہینگے کہاں جا رہے ہو وہ کہیگا یہ شخص جو نکلا ہے اسکی طرف

الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوَمَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا

جانیکا ارادہ ہے آپنے فرمایا وہ اسے کہیں گے کیا تو ہمارے رب پر ایمان نہیں لاتا

لہ بعض حضرات کی رائے ہے کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں جمہور فقہاء اور محدثین اور بعض صوفیائے کرام کا خیال ہے کہ وہ وفات
٥٦ پا گئے ہیں اور جمہور صوفیائے کرام اور بعض فقہاء کا خیال ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ امام نووی کے ہاں اخیر قول صحیح ہے ۱۲

فَيَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خِفَآءٌ فَيَقُوْلُوْنَ اُقْتُلُوْهُ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ

وہ کہیگا ہمارا رب پوشیدہ نہیں ہے پھر کہینگے اسے مار ڈالو پھر آپس میں کہیں گے

لِبَعْضٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوْٓا اَحَدًا

کیا تمہیں تمہارے رب نے اس کی اجازت کے سوا کسی کو بھی قتل کرنے سے منع نہیں کیا

دُوْنَهٗ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهٖٓ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُ

پھر اسے دجال کے پاس لے جائیں گے جب اسے مومن دیکھے گا -

قَالَ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَكَرَ

کہے گا اے لوگو! یہ وہی دجّال ہے جس کا ذکر رسول

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَاْمُرُ[1]

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپؐ نے فرمایا پھر دجال اس کے

الدَّجَّالُ بِهٖ فَيُشَبَّحُ فَيَقُوْلُ خُذُوْهُ وَشُجُّوْهُ[2] فَيُوْسَعُ

چت لٹانے کا حکم کرے گا پھر چت لٹا دیا جائیگا پھر دجال کہیگا اسے پکڑو اور اس کا سر توڑ دو

ظَهْرُهٗ وَبَطْنُهٗ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُوْلُ اَوَمَا تُؤْمِنُ بِیْ

پھر اس کی پیٹھ اور پیٹ مار مار کر کشادہ کر دی جائیگی آپؐنے فرمایا دجال کہیگا کیا اب بھی تو مجھ پر ایمان

قَالَ فَيَقُوْلُ اَنْتَ الْمَسِيْحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهٖ

لاتا ہے یا نہیں مومن کہیگا تو ہی مسیح کذاب ہے آپؐ نے فرمایا پھر اسکے متعلق حکم

فَيُؤْشَرُ بِالْمِيْشَارِ مِنْ مَّفْرَقِهٖ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ

دیا جائیگا پھر اسے آرے سے سر کیطرف سے چیرا جائیگا یہاں تک اس کے دونوں پاؤں تک دو ٹکڑے

قَالَ ثُمَّ يَمْشِی الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ

کردیئے جائینگے آپنے فرمایا پھر دجال ان دو ٹکڑوں کے درمیان چلے گا پھر اسے کہیگا -

لَهٗ قُمْ فَيَسْتَوِیْ قَآئِمًا ثُمَّ يَقُوْلُ لَهٗٓ اَتُؤْمِنُ بِیْ

کھڑا ہو جا پھر وہ سیدھا کھڑا ہو جائیگا تب اسے کہیگا کیا اب تو مجھ پر ایمان لاتا ہے -

فَيَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُّ فِيْكَ اِلَّا بَصِيْرَةً قَالَ ثُمَّ

مومن کہیگا. اب تو مجھے تیرے متعلق اور بصیرت زیادہ ہو گئی ہے آپنے فرمایا پھر وہ مومن

[1] مضارع مجہول کا صیغہ ہے شین معجمہ اور ب موحدہ مشددہ اور ح مہملہ ہے مصدر اسکی تشبیح ہے یعنی چوڑا کرنے کسی چیز کے ۱۲ مصدری تحقیق میں لکھا ہے

[2] شین معجمہ کی پیش اور جیم کی تشدید سے صیغہ امر ہے مصدر اس کی شج ہے ۱۲

يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يُفْعَلُ بَعْدِيْ بِأَحَدٍ
کہیگا اے لوگو۔ میرے بعد اب کسی شخص کو ایسی تکلیف نہیں دے سکیگا

مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ
آپ نے فرمایا پھر اُسے دجال پکڑ لے گا تا کہ اُسے ذبح کرے

فَيُجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلَا
پھر تانبا کر دیجائے گی وہ جگہ کہ درمیان گردن اسکی کے ہے اس ہڈی تک جو درمیان منحر اور اس کے

يَسْتَطِيْعُ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَ
کندھے کے ہے پھر اس کے قتل کرنے کی دجال کو کوئی صورت نظر نہیں آیگی پھر دجال اسکے دونوں ہاتھ اور پاؤں

رِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسَبُ النَّاسُ إِنَّمَا قَذَفَهُ
کو پکڑے گا پھر اسے پھینک دیگا لوگ خیال کریں گے کہ اسے دوزخ میں

إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
پھینکا ہے حالانکہ سوئے اس کے نہیں کہ اسے بہشت میں پھینکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً
وسلم نے فرمایا رب العالمین کے ہاں یہ شخص بہت

عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
بڑا شہید ہے ؁ ابی سعید رض الخدری سے روایت

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ
کہ دجال آئے گا حالانکہ اس پر مدینہ کے راستوں سے داخل ہونا حرام ہوگا

الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِيْ تَلِي الْمَدِيْنَةَ
پھر اُترے گا بعض شور زمین میں جو مدینہ کے متصل ہوگی ۔

فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَّهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ
پھر اس کی طرف ایک شخص نکل کر جائے گا اور بہترین آدمی

۵۷

؁ نقاب نون کے کسرہ سے نقب کی جمع ہے جس کی معنی راستہ ہے ۱۲

؁ ہماری تحقیق میں صحیح قول یہی ہے کہ یہ حضر علیہ السلام ہونگے ۱۲

النَّاسِ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا

ہوگا۔ وہ کہیگا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو دجال ہے جس کے متعلق ہمیں

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَهٗ فَيَقُولُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام نے اطلاع دی تھی دجال کہیگا

الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهٗ

بتلاؤ تو سہی اگر میں اسے قتل کرکے پھر زندہ کردوں

هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْاَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهٗ ثُمَّ

آیا تمہیں میری الوہیت کے معاملہ میں پھر بھی شک رہیگا لوگ کہینگے ہرگز نہیں پھر اسے قتل

يُحْيِيْهِ فَيَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيْكَ اَشَدَّ بَصِيْرَةً

کرکے زندہ کردیگا پھر وہ مومن کہیگا خدا کی قسم ہے آج مجھے تیرے متعلق اتنی سخت بصیرت حاصل

مِّنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيْدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَّقْتُلَهٗ فَلَا يُسَلَّطُ

ہوئی ہے جو آج سے پہلے بھی نہیں تھی پھر دجال اسے قتل کرنے کا ارادہ کریگا مگر اس پر

٥٨ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

قابو نہیں پاسکیگا: ابی ہریرہؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسیح مشرق کی طرف سے

الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ

آئے گا اس کا ارادہ مدینہ میں پہنچنے کا ہوگا یہانتک کہ اُحد پہاڑ کے پیچھے آکر اتریگا

ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ

پھر فرشتے اس کے مُنہ کو شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہیں جاکر

٥٩ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

ہلاک ہوگا: ابی بکرہؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ رُعْبُ الْمَسِيْحِ

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مسیح دجّال کا خوف مدینہ والوں پر نہیں

سلہ یہ الفاظ کہنے والے اگر وہی بدبخت ہیں۔ جو اس پر ایمان لانے والے ہیں۔ تو یہ کلام حقیقت پر مبنی ہے۔ اور اگر اہل حق کہہ رہے ہیں۔ تو توریہ کر رہے ہوں گے۔ کہ پھر تو تیرے کذاب ہونے میں کوئی شک ہی باقی نہیں رہے گا اور دجال خیال کرے گا۔ کہ میری تائید کر رہے ہیں۔ حالانکہ اس کا خیال غلط ہے۔۱۲

سلہ اس حدیث میں دجال کے باطل پرست ہونے کی دلیل ہے اس کی بدبختی کے باعث سیدالمرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدفن میں قدم رکھنا اُسے نصیب نہ ہوگا۔ اس سے بڑھکر اور کونسی بدبختی ہوسکتی ہے کہ دروازہ پر آئے اور خالی جائے۔۱۲

الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ

ہوگا مدینہ کے ان دنوں سات دروازے ہوں گے ہر دروازے

٦٠ مَلَكَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ

پر دو فرشتے ہوں گے۔ فاطمہؓ بنت قیس سے روایت ہے کہا

سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کو سُنا

يُنَادِي اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ[1] فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ

یہ کہہ رہا تھا نماز جمع کرنے والی ہے پھر میں مسجد کی طرف نکلی۔

فَصَلَّيْتُ[2] مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی

فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ

جب آپ نے نماز ختم کی تو ممبر پر بیٹھ گئے درآنحالیکہ آپ ہنس رہے تھے

فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ

پھر آپ نے فرمایا ہر شخص اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے پھر آپ نے فرمایا تمہیں

تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ

معلوم ہے میں نے تمہیں کیوں اکٹھا کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول اچھی طرح

اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ[3] وَّلَا لِرَهْبَةٍ[4] وَّلٰكِنْ

جانتے ہیں آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں نے تمہیں کسی رغبت کی چیز اور دشمن کے خوف کے سبب سے جمع نہیں کیا

جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمَا[5] الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا

بلکہ میں نے تمہیں اسلئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری ایک نصرانی شخص تھا وہ آکر مسلمان ہو گیا

فَجَاءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِيْ حَدِيْثًا وَّافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ

ہے۔ اُس نے مجھے ایک بات سنائی ہے وہ بات اس بات کے موافق ہے جو میں تمہیں

اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَكِبَ

مسیح دجال کے متعلق سنایا کرتا تھا تمیم داری نے مجھے واقعہ سنایا ہے کہ وہ نیس آدمیوں

---

[1] یہ کلمہ نماز کی ترغیب کیلئے کہا کرتے ہیں۔ ۱۲

[2] ممکن ہے۔ کہ نماز نفل ہو یا فرض ۱۲۔

[3] کسی عطیہ یا مال غنیمت دینے کے لئے ۱۲

[4] نہ دشمن کے خوف سے اطلاع دینے کے لئے ۱۲

[5] یعنی میں نے چاہا۔ کہ تمہیں تمیم داری کا واقعہ سُنا دوں۔ تاکہ اس کے سُننے کے علاوہ تمہیں دجال کے مشاہدہ عینی کا مشاہدہ کرا دیا جائے ۱۲

فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ[1] مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِّنْ لَخْمٍ[2] وَّ

کے ساتھ بحری کشتی میں سوار ہوا تھا اور وہ تیس آدمی قبیلہ لخم اور جذام

جُذَامٍ[3] فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَارْفَأُوْا[4]

کے تھے پھر ان آدمیوں کے ساتھ سمندر کی موج ایک مہینہ بھر کھیلتی رہی۔ پھر سورج کے

اِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوْا فِيْ اَقْرُبِ[5]

غروب ہونے کے قریب وہ کشتی کو ایک جزیرہ کے قریب لیگئے پھر چھوٹی کشتیوں میں

السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَهُمْ دَآبَّةٌ اَهْلَبُ

بیٹھے پھر جزیرے میں جا اترے پھر انہیں ایک چارپایہ ملا۔ بالوں والا

كَثِيْرُ الشَّعْرِ لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ

بہت بالوں والا تھا لوگ زیادہ بالوں کے باعث اس کا آگا پیچھا نہیں معلوم

كَثْرَةِ الشَّعْرِ قَالُوْا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ[6]

کر سکتے تھے انہوں نے کہا تیرے لئے افسوس ہے تو کیا چیز ہے اُسنے کہا میں جاسوسی

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ[7] فَاِنَّهٗٓ اِلٰى

کرنیوالا ہوں تم اس شخص کی طرف اس دیر میں جاؤ کیونکہ وہ تمہاری باتیں سننے کا

خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا

بڑا شوق رکھتا ہے تمیم داری کہتے ہیں جب اُسنے ایک اور آدمی کا نام بتلایا

فَرِقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا

تو ہم ڈر گئے ممکن ہے کہ وہ شیطان انسان کے لباس میں ہو کہتے ہیں کہ پھر ہم جلدی اس کے

سِرَاعًا حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ

ہاں گئے یہانتک کہ دیر میں جا داخل ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک بہت بڑا انسان ہے

مَا رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَّاَشَدُّهٗ وِثَاقًا مَّجْمُوْعَةٌ يَدَاهُ

ہم نے ایسا انسان اتنا قوی ہیکل کبھی نہیں دیکھا تھا اور سخت مضبوط بندھا ہوا ہے اس کے

اِلٰى عُنُقِهٖ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ

ہاتھ اسکی گردن کیساتھ جکڑے ہوئے ہیں گھٹنوں سے لے کر ٹخنوں تک لوہے سے بندھا ہوا ہے

---

[1] اونٹ سفینۃ البر یعنی خشکی کی کشتی کہلاتا ہے ۱۲۔

[2] یمن میں ایک قبیلہ ہے ۱۲

[3] نجد میں ایک قبیلہ ہے ۱۲

[4] یعنی سمندر کی موجوں نے انہیں بجائے منزل مقصود پر پہنچانے کے کسی اور طرف جا پھینکا ۱۲۔

[5] ہمزہ کی زبر اور راء کی پیش سے ہے۔ قارب کی جمع ہے قارب چھوٹی کشتی کو کہتے ہیں۔ جو بڑی کشتی کے ساتھ ہوتی ہے ۱۲۔

[6] ادھر ادھر کے حالات معلوم کر کے دجال کو بتلایا کرتا تھا۔ قرآن مجید میں جس دابۃ الارض کا ذکر ہے۔ وہ یہی ہے ۱۲۔

[7] دیر دال کی زیر اور یاء کے سکون کے ساتھ ہے نصاریٰ کے معبد کو دیر کہتے ہیں ۱۲

قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ

ہم نے کہا تیرے لئے افسوس ہے تو کون ہے اُسنے کہا میری اطلاع پانے کیلئے تم آہی گئے ہو

فَأَخْبِرُوْنِيْ مَا أَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ أُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ

تم بتلاؤ[1] تم کون ہو انہوں نے کہا ہم عرب کے رہنے والے ہیں۔

رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا

ہم ایک دریائی کشتی پر سوار ہوئے تھے ایک مہینہ ہمیں سمندر کی موجیں لئے

فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ فَقَالَتْ

پھریں پھر ہم اس جزیرہ میں داخل ہوئے پھر ہمیں ایک بہت زیادہ بالوں والا جانور ملا اس نے کہا

أَنَا الْجَسَّاسَةُ اِعْمِدُوْا إِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ

میں تو جاسوسی کرنے والا ہوں تم اس شخص کے ہاں جاؤ جو دیر میں ہے ۔ پھر

فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا فَقَالَ أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَّخْلِ

ہم جلدی تیری طرف آگئے اس نے کہا مجھے بیسان[2] کے کھجور کے درختوں کے

بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهَا تُوْشِكُ

متعلق بتلاؤ آیا ان میں پھل آتا ہے ہم نے کہا ہاں اُس نے کہا خبردار قریب ہے کہ وہ کھجوریں

أَنْ لَّا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ

پھل نہیں دیں گی اس نے کہا مجھے بحیرہ طبریہ[3] کے متعلق بتلاؤ ۔ کیا

هَلْ فِيْهَا مَاءٌ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ إِنَّ مَاءَهَا

اس میں پانی ہے ہم نے کہا اس میں بہت سا پانی ہے اُس نے کہا اس کا پانی

يُوْشِكُ أَنْ يَّذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ[4]

عنقریب خشک ہو جائے گا اُس نے کہا مجھے زغر کے چشمے کے متعلق اطلاع دو

هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ

کیا اس چشمہ میں پانی ہے اور کیا وہاں کے لوگ اس چشمے کے پانی پر کھیتی کرتے ہیں

قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ أَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَّائِهَا

ہم نے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس پانی پر کھیتی باڑی کرتے ہیں۔

---

[1] یعنی میں تو تمہیں سب حال اپنا بتلا ہی دوں گا پہلے تم مجھے بتلاؤ۔ ۱۲

[2] بیسان باء کی زیر اور سکون یا سے ہے۔ شام میں ایک بستی کا نام ہے اور یمامہ میں بھی ایک موضع کا نام ہے۔ صاحب مشارق الانوار کی تحقیق ہے کہ جساسہ کی روایات میں جس بیسان کا ذکر ہے حجاز کے شہروں میں سے ہے ۱۲

[3] بحیرہ بحر کی تصغیر ہے۔ اور طبریہ اردن میں ایک قصبہ ہے۔ ۱۲

[4] زاء معجمہ اور غین معجمہ کیساتھ ایک شہر ہے۔ جس میں کھیتی باڑی کم ہوتی ہے۔ لوط علیہ السلام کی ایک بیٹی کا نام زغر تھا ۔ وہ یہاں ٹھیری تھی ۔ اس کے نام پہ اس شہر کا نام رکھ دیا گیا۔ ۱۲

قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَبِیِّ الْاُمِّیِّیْنَ مَا فَعَلَ قُلْنَا قَدْ

کہا مجھے ان پڑھوں کے نبی کے متعلق بتلائے اس نے کیا کیا ہم نے کہا

خَرَجَ مِنْ مَّکَّةَ وَنَزَلَ یَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ

وہ مکہ سے نکل آیا ہے اور یثرب میں آکر ٹھہرا ہے کہا کہ کیا عرب نے اسکے ساتھ لڑائی کی

قُلْنَا نَعَمْ قَالَ کَیْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ

ہے ہم نے کہا۔ ہاں۔ کہا کہ پھر اس نے عرب کیساتھ کیا کیا ہم نے اُسے اطلاع دی کہ اپنے قریب والے

عَلٰی مَنْ یَّلِیْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ

عربوں پر تو غالب آگیا ہے اور انہوں نے اس کی اطاعت کرلی ہے کہا ان کے حق میں یہی

خَیْرٌ لَّهُمْ اَنْ یُّطِیْعُوْهُ وَاِنِّیْ مُخْبِرُکُمْ عَنِّیْ اِنِّیْ اَنَا

بہتر تھا کہ اس کی اطاعت کرلیتے اب میں تمہیں اپنے متعلق خبر دیتا ہوں۔ میں

الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ وَاِنِّیْ یُوْشِكُ اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فِی

مسیح الدجال ہوں اور عنقریب مجھے یہاں سے نکلنے کی اجازت دی جائے گی۔

الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِیْرُ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ قَرْیَةً

پھر میں نکلوں گا اور ساری زمین میں سیر کروں گا اور چالیس دن میں

اِلَّا هَبَطْتُهَا فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً غَیْرَ مَکَّةَ وَطَیْبَةَ هُمَا

کوئی ہر بستی میں پھر جاؤں گا سوائے مکہ اور طیبہ کے ان

مُحَرَّمَتَانِ عَلَیَّ کِلْتَاهُمَا کُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ

دونوں کا داخلہ میرے لئے حرام کیا گیا ہے جب کبھی کسی ایک میں داخل ہونے کا ارادہ

وَاحِدًا مِّنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِیْ مَلَكٌ بِیَدِهِ السَّیْفُ صَلْتًا

کروں گا تو میرے سامنے ایک فرشتہ آجائے گا جس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تلوار

یَصُدُّنِیْ عَنْهَا وَاِنَّ عَلٰی کُلِّ نَقْبٍ مِّنْهَا مَلٰٓئِکَةً

ہوگی جو مجھے وہاں داخل ہونے سے روکدیگا اور ان دونوں شہروں کے ہر راستہ پر فرشتے ہوں گے

یَحْرُسُوْنَهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

جو اس شہر کی حفاظت کرتے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ـــــــــــــــــــــــــــــ

؎ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لفظ اس بے ایمان نے طنزاً کہا ہو ۱۲

وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِی الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ هٰذِهٖ طَيْبَةُ

اور اپنی لاٹھی منبر پر ماری - یہی طیبہ ہے یہی طیبہ ہے

هٰذِهٖ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ

یہی طیبہ ہے یعنی مدینہ خبردار ہیں تمہیں یہی بات بتلایا کرتا تھا

فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ اَلَا اِنَّهٗ فِيْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ

سب لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ خبردار تحقیق وہ دجال دریائے شام میں ہے یا دریائے یمن

الْيَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَاَ

میں ہے نہیں بلکہ مشرق۱؎ کی طرف سے نکلیگا اور آپ نے مشرق۲؎

بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کی طرف اشارہ کیا۔

بَابُ قِصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

یہ باب ابن صیاد۳؎ کے قصہ میں ہے

٦١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ

عبد اللہ رضی ابن عمر رضی سے روایت ہے تحقیق عمر رضی ابن خطاب صحابہ کرام کی ایک

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ

جماعت کی معیت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ

ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے انہوں نے بنی مغالہ کے محل میں

فِيْ اُطُمِ بَنِيْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ

اُسے بچوں میں کھیلتے پایا ان دنوں ابن صیاد بلوغ کے قریب

الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

تھا۔ اسے پتہ ہی نہیں لگا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ

نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ مارا پھر آپ نے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے

۱؎ ما کا لفظ ما ھو میں زائدہ ہے۔ نافیہ نہیں ہے ۱۲۰

۲؎ جسطرح اللہ تعالیٰ نے قیامت کے قائم ہونے کے وقت کو مبہم رکھا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دجال کے مقام کو تین جگہوں میں مشتبہ کر دیا ہے۔ ۱۲۰

۳؎ ابن صیاد مدینہ منورہ کے یہود میں سے ہے اس کا نام صاف ہے بعض کہتے ہیں اسکا نام عبد اللہ تھا بعض کہتے ہیں۔ یہود میں دخیل تھا۔ اس کو کچھ کہانت اور سحر کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ شخص ایک فتنہ بن گیا تھا۔ بعض کا خیال تھا کہ یہ دجال معہود ہے۔ جو آخیر زمانہ میں نکلیگا اور بعض کا خیال تھا۔ کہ وہ بڑا دجال تو نہیں ہے البتہ چھوٹے دجالوں میں سے ایک ضرور ہے۔ دوسرے گروہ اپنی تائید میں یہ پیش کرتے ہیں کہ وہ آخیر میں مسلمان ہوگیا تھا۔ مسلمانوں کے ساتھ مل کر اس نے جہاد بھی کیا اور حج بھی کیا اور اس کی اولاد بھی ہوئی کبھی مکہ معظمہ اور کبھی مدینہ طیبہ میں رہتا تھا۔ بڑا دجال ہوتا تو اسے یہ نعمتیں نصیب نہ ہوتیں وہ کافر ہی رہے گا۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہوگا اور اسکی اولاد نہیں ہوگی ۱۲۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ اَشْہَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ

کہ میں اللہ کا رسول ہوں آپ نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ تو امیوں کا رسول ہے

ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ اَتَشْہَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَرَصَّہُ النَّبِیُّ

پھر ابن صیاد نے کہا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں آپ نے اس

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِرُسُلِہٖ ثُمَّ

کے اعضاء کو پکڑ کر خوب دبایا پھر آپ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا ہوں

قَالَ لِابْنِ صَیَّادٍ مَّاذَا تَرٰی قَالَ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَّکَاذِبٌ

آپ نے ابن صیاد سے فرمایا تو کیا دیکھتا ہے اُس نے کہا کبھی سچی بات دکھائی دیتی ہے اور کبھی

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَیْکَ الْاَمْرُ قَالَ

جھوٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا معاملہ مخلوط کر دیا گیا ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَبَاْتُ لَکَ خَبِیْئًا وَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرے لئے ایک بات دل میں چھپائی

خَبَاَلَہٗ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ فَقَالَ ھُوَ الدُّخُّ

ہے اور آپ نے یہ آیت چھپائی تھی یوم تاتی السماء بدخان مبین تو اُس نے کہا وہ لفظ دخ ہے

فَقَالَ اِخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَکَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

آپ نے فرمایا ذلیل ہو تو اپنے مرتبے سے نہیں بڑھیگا عمر رضہ نے عرض کی یا رسول اللہ!

اَتَاْذَنُ لِیْ فِیْہِ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا اگر یہ وہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّکُنْ ھُوَ لَا تُسَلَّطُ عَلَیْہِ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ

(یعنی دجال) ہے تو تو اس پر قابو نہیں پائے گا اور اگر یہ وہ نہیں ہے

ھُوَ فَلَا خَیْرَ لَکَ فِیْ قَتْلِہٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ

تو تمہیں اسکے قتل کرنے میں کوئی بھلائی نہیں ہے عبداللہ بن عمر رضہ نے فرمایا اس کے بعد رسول اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ الْاَنْصَارِیُّ یَؤُمَّانِ

صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب الانصاری گئے دونوں حضرات ان کھجور کے درختوں کا

ے رسالت کا دعویٰ کرنے کے باوجود آپ نے اُسے قتل نہیں کرایا۔ کہ وہ نابالغ لڑکا تھا۔ ۱۲

ے معلوم ہوا کہ وہ کاہن ہے جنہیں شیطان ایک غیر مکمل بات بتلا دیتے ہیں۔ علاوہ اس کے شیطان انہیں کوئی سچی اور کوئی جھوٹی بات بتلاتے ہیں۔ ۱۲

النَّخلَ الَّتِي فِيهَا ابنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

قصد کرتے تھے جہاں ابن صیاد تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخلِ وَهُوَ يَختِلُ اَن

کھجور کے درخت کی شاخوں میں چھپتے تھے آپ یہ حیلہ اسلئے فرمارہے تھے کہ

يَسمَعَ مِن ابنِ صَيَّادٍ شَيئًا قَبلَ اَن يَّرَاهُ وَابنُ

ابن صیاد سے کوئی چیز سنیں۔ اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے اور ابن صیاد

صَيَّادٍ مُّضطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِي قَطِيفَةٍ لَّهٗ فِيهَا

اپنے بستر پر چادر اوڑھے لیٹا ہوا تھا اس چادر میں ایک آواز تھی جو سمجھ

زَمزَمَةٌ فَرَاَت اُمُّ ابنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ

میں نہیں آتی تھی ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخلِ فَقَالَت اَي صَافِ

دیکھ لیا حالانکہ آپ کھجور کی شاخوں میں چھپ کر آرہے تھے اُس نے کہا اے صاف

وَهُوَ اسمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهَى ابنُ صَيَّادٍ قَالَ

یہ اس کا نام ہے یہ محمدؐ آرہا ہے پھر ابن صیاد خاموش ہو گیا رسول اللہ صلی

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَو تَرَكَتهُ بَيَّنَ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کی ماں چھوڑ دیتی تو ظاہر ہو جاتا۔

قَالَ عَبدُ اللّٰهِ بنُ عُمَرَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهلُهٗ

لوگوں میں کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان اس کی تعریف فرمائی

ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّي اُنذِرُكُمُوهُ وَمَا مِن

اس کے بعد آپ نے دجال کا ذکر فرمایا آپ نے فرمایا میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی

نَبِيٍّ اِلَّا وَقَد اَنذَرَ قَومَهٗ لَقَد اَنذَرَ نُوحٌ قَومَهٗ

نہیں گذرا مگر اس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

وَلٰكِنِّيْ سَاَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَّمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِّقَوْمِهٖ

لیکن میں تمہیں اس کے متعلق ایسی بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو وہ بات نہیں

تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہی تم جانتے ہو۔ کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالےٰ تو کانا نہیں ہے ؁

بَابُ نُزُوْلِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ

یہ بات عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے بیان میں ہے

۶۲ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابی ہریرۃؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ

نے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ ضرور قریب ہے

يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ

کہ ابن مریم تم میں اتریں گے درآنحالیکہ حاکم عادل ہوں گے پھر صلیب کو توڑ دیں گے

وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ

اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ اور جزیہ ہٹا دیں گے اور مال بہت ہو جائے گا

حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ

یہانتک کوئی اسے قبول نہیں کرے گا یہانتک کہ ایک سجدہ ساری دنیا اور اسکے

خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا

سازوسامان سے بہتر ہوگا۔ پھر ابو ہریرۃ نے فرمایا اگر تم چاہو۔

اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ

تو یہ آیت پڑھو کوئی بھی اہل کتاب میں نہیں بچیگا مگر عیسیٰ علیہ السلام

۶۳ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

پر ان کی موت سے پہلے ایمان لے آئیگا ؁ ابی ہریرۃؓ سے روایت ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ہے

۱؎ یعنی موجودہ دین نصرانیت کو باطل کریں گے اور ملت حنیفیہ پر حکم کریں گے۔ ۱۲

۲؎ یعنی اس کا پالنا اور کھانا حرام کر دیں گے ۱۲

۳؎ اہل کتاب سے جزیہ نہیں لیا جائے گا۔ یا تو دین اسلام کو قبول کریں گے۔ ورنہ قتل کر دیے جائیں گے۔ ۱۲

۴؎ یعنی اسلام کی ایسی رونق ہو جائے گی۔ اور آپس میں محبت و دوستی ایسی ہوگی۔ اور عبادت کا ایسا ذوق و شوق ہو جائیگا کہ ایک سجدہ ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہوگا۔ جس طرح اللہ والوں کے ہاں آج بھی ایک سجدہ کی یہی قیمت ہے ۱۲

لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ

البتہ ضرور ابن مریم نازل ہوگا ایسے حال میں کہ وہ انصاف کرنیوالا حاکم ہوگا پھر وہ صلیب کو

وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيُتْرَكَنَّ

توڑ دیگا اور خنزیر کو قتل کردیگا اور جزیہ ہٹا دے گا اور جوان اونٹنیاں چھوڑ دی

الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَ

جائیں گی ان پر [1] سواری نہیں کی جائے گی اور نہ کوئی اور کام لیا جائیگا اور البتہ لوگوں میں

التَّبَاغُضُ [2] وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا

سے کینہ اور بغض اور حسد جاتا رہے گا اور عیسٰی علیہ السلام لوگوں کو مال کیطرف بلائینگے مگر

يَقْبَلُهٗ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ

کوئی قبول نہیں کرے گا۔ اور بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں ہے تمہارا کیا حال ہوگا

اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ [3] مِنْكُمْ

جبکہ ابن مریمؑ تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ۴۴

جابر رضؓ سے روایت ہے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى

ہے میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی

الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ

درآنحالیکہ وہ قیامت تک غالب رہنے والے ہونگے آپؐ نے فرمایا پھر عیسٰی بن مریم

عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا

نازل ہوں گے مسلمانوں کا امیر ان سے کہیگا آئیے ہمیں نماز پڑھائیے

فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ [4] اُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ

عیسٰی علیہ السلام کہیں گے نہیں تم میں سے بعض بعض کا امام ہوگا یہ عزت اللہ تعالیٰ نے اس

اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

امت کو عطا فرمائی ہے۔

---

[1] یا اس لئے کہ اور سواریاں بہت ہونگی۔ یا یہ کہ زکوٰۃ کیلئے انہیں جمع نہیں کیا جائے گا کیونکہ زکوٰۃ لینے والا ہی کوئی نہیں ہوگا۔

[2] یہ سب چیزیں دنیا کی محبت سے ہوتی ہے۔ جب وہ دلوں سے نکل جائے گی۔ تو یہ چیزیں خود بخود مفقود ہو جائیں گی۔ ۱۲

[3] بعض حضرات نے امام سے مراد عیسٰی علیہ السلام لئے ہیں اور منکم سے یہ مراد لی ہے۔ کہ وہ شریعت محمدیہ پر عمل کرنے کے باعث ان میں سے شمار ہونگے ۱۲

[4] حاکم اور خلیفہ تو حضرت عیسٰی علیہ السلام ہی ہوں گے مگر نماز پڑھانے کے امام مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ اور عیسٰی علیہ السلام نماز میں ان کی اقتدا کریں گے۔ ۱۲

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَاِنَّ مَنْ مَّاتَ فَقَدْ

یہ باب قیامت کے قریب ہونے کے بیان میں ہے اور اس چیز کے بیان میں کہ جو مر گیا

۶۵ قَامَتْ قِيَامَتُهٗ ۔ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

اس کی قیامت آ گئی ہے شعبہ قتادہ سے اور قتادہ انس رضؓ سے روایت

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کرتے ہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ

فرمایا ہے میں اور قیامت ان دونوں کی طرح یوں بھیجے گئے ہیں آپ نے تشہد والی انگلی اور درمیانی انگلی

وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ فِىْ قَصَصِهٖ كَفَضْلِ اِحْدٰهُمَا

کو ملا کر فرمایا شعبہ کہتے ہیں میں نے قتادہ سے بیان کرتے سنا جس طرح ایک دوسری سے بڑھی ہوئی

عَلَى الْاُخْرٰى فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَهٗ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهٗ قَتَادَةُ

ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا انس سے یہ نقل کی ہے یا قتادہ نے کہی ہے

۶۶ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

جابر رضؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُوْنِيْ

وسلم کو وفات سے ایک مہینہ پہلے فرماتے سنا ہے تم مجھ سے قیامت

عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ

کے متعلق سوال کرتے ہو حالانکہ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے اور میں خدا کی

مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَّفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ يَّاْتِيْ عَلَيْهَا

قسم کھا کر کہتا ہوں زمین پر کوئی نفس موجود نہیں ہے جس پر سو

۶۷ مِائَةُ سَنَةٍ وَّهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَائِشَةَ

سال گذر جائیں اور وہ اس دن زندہ ہو عائشہ رضؓ سے روایت

قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ يَاْتُوْنَ النَّبِيَّ

ہے۔ کہا کئی دیہاتی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

۵۱ یعنی جس طرح درمیانی انگلی شہادت والی انگلی سے ذرا سی بڑھی ہوئی ہے۔ اسی طرح میں بھی قیامت سے تھوڑا عرصہ پہلے آ گیا ہوں۔ اور قیامت جلدی میرے پیچھے آ رہی ہے۔ ۱۲

۵۲ تم مجھ سے قیامت کبریٰ کے متعلق پوچھتے ہو۔ اس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں۔ ہاں قیامت صغریٰ اور وسطیٰ کے متعلق جانتا ہوں وہ بیان کر دیتا ہوں۔ وہ وہی ہے جس کا ذکر آگے قسم کھا کر بیان فرمایا ہے۔ ۱۲

۵۳ مطلب اس کا یہ ہے۔ جو آج زندہ موجود ہے ان میں سے سو سال تک کوئی زندہ نہیں رہے گا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اغلب یہ ہے کہ یہی ہوگا ورنہ بعض صحابہ کرام ایک صدی کے بعد بھی پائے گئے ہیں بعضوں کی رائے ہے کہ اس حدیث کے فرمانے کے وقت سے سو سال تک کوئی زندہ نہیں رہا۔ محققین کا اسی حدیث سے بابا رتن ہندی کے صحابی ہونے کا انکار صحیح ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں صحابی ہوں اور دو سو سال میری عمر ہے۔ البتہ خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام کے زندہ ہونے کا ثبوت اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ وہ زمین پر نہیں پانی پر رہتے ہیں۔ ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُوْنَهُ عَنِ السَّاعَةِ

کے ہاں آتے تھے پھر آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے تھے۔

فَكَانَ يَنْظُرُ اِلٰى اَصْغَرِهِمْ فَيَقُوْلُ اِنْ يَّعِشْ هٰذَا

پھر آپ ان میں سب سے چھوٹی عمر والے کو دیکھتے تھے اور فرماتے تھے اگر یہ زندہ رہا اسے ابھی

لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُوْمَ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

بڑھاپا نہیں آئے گا کہ تمہاری قیامت تم پر قائم ہو جائے گی۔

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

یہ باب اس بیان میں ہے کہ قیامت نہیں قائم ہوگی۔ مگر بدترین لوگوں پر

٦٨ عَنْ اَنَسٍ رضؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس رضؓ سے روایت ہے کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ

فرمایا قیامت نہیں آئے گی مگر اس وقت کہ زمین میں اللہ اللہ کہنے والا

اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى

کوئی نہیں ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ ایسے شخص پر قیامت نہیں آئیگی

٦٩ اَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

جو اللہ اللہ کہنے والا ہو۔ ابی ہریرۃ سے روایت

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ

قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ دوس کے قبیلہ کی عورتوں کے سرین

حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ

ذی الخلصہ کے گرد ہلیں گے اور ذو الخلصہ قبیلہ دوس کے بت کا نام

الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ہے۔ جسے وہ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے۔

؁ یعنی یہ ابھی بوڑھا نہیں ہوگا کہ تم سب مر جاؤ گے۔ اس میں اس طبقہ اور اس قرن کے فنا ہو جانے کی طرف اشارہ ہے اس لئے ساعتکم کا لفظ فرمایا۔ بظاہر یہ ہے کہ سائل کا سوال قیامت کبریٰ کے متعلق تھا۔ اور آپ نے جواب میں قیامت صغریٰ کے متعلق جواب دیا۔ بعض شارحین اسے قیامت وسطیٰ کہتے ہیں۔ ۱۲

؁ اس سے معلوم ہوا کہ اس جہان کا بقاء اللہ اللہ کرنے والوں کی برکت سے ہے۔ جب اس قسم کے ذاکر نہیں ہیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ جہان کو تباہ کر دیں گے۔ ۱۲

؁ دوس یمن کا ایک قبیلہ ہے ذو الخلصہ ان کے بت کا نام تھا جسے قبیلہ دوس خثعم اور بجیلہ پوجا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جریر بن عبد اللہ بجلی کو اس بتخانہ کے خراب کرنے کیلئے بھیجا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اخیر زمانہ میں یہ قبائل مرتد اور بت پرست ہو جائیں گے۔ پھر ان کی عورتیں اس بت کے گرد طواف کرینگی۔ ۱۲

۷۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ

سے سُنا ہے فرماتے تھے رات اور دن نہیں جائیں گے

حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ

یہانتک کہ پھر لات اور عزیٰ کی عبادت کی جائیگی میں نے عرض کی یا رسول اللہ

اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْٓ

میں تو خیال کرتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی ہے

أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى

اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا ہے تاکہ اسے تمام دینوں

الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ إِنَّ ذٰلِكَ تَامًّا

پر غالب کردے اگرچہ مشرک اسے ناپسند کریں تو یہ اعلان قیامت تک پورا ہونیوالا ہے

قَالَ إِنَّهٗ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ

آپنے فرمایا جب تک اللہ چاہے گا یہی ہوگا پھر اللہ تعالیٰ ایک

اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتُوُفِّيَ كُلُّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ

خوشبودار ہوا بھیجیگا اس ہوا کی خوشبو سے جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ

مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ إِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَّا

جتنا بھی ایمان ہوگا اُسے بھی وفات دیدی جائے گی پھر وہی باقی رہیں گے جن

خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

میں کوئی بھلائی نہیں ہوگی پھر وہ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ

یہ باب نرسنگا میں پھونکے جانے کے بیان میں ہے

۷۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابی ہریرۃ رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وسلم

۱؎ جن میں نہ ایمان نہ اسلام اور نہ کوئی انسانی خوبی اخلاقی یا معاشرتی وغیرہ ہوگی ۱۲۔

۲؎ یعنی کفر و بت پرستی میں مبتلا ہوجائیں گے اس کے بعد یہ موجود رہیں گے۔ اور نیک دنیا سے رخصت ہوجائیں گے۔ پھر قیامت انہیں بدنصیبوں پر آئے گی ۱۲۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا يَا
نے فرمایا دو نفخوں کے درمیان چالیس ہیں لوگوں نے کہا اے

اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ
ابوہریرہ چالیس دن کہا میں اس کا انکار کرتا ہوں انہوں نے کہا چالیس ماہ

شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ
مراد ہیں کہا میں اس کا بھی انکار کرتا ہوں انہوں نے کہا چالیس سال کہا میں اسکا بھی انکار کرتا

ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ
ہوں پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا پھر آدمی اسطرح اگیں گے جسطرح سبزی

الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلٰى اِلَّا
ترکاری اگتی ہے آپ نے فرمایا کوئی چیز انسان کے وجود میں ایسی نہیں ہے جو پرانی نہ ہو سوائے

عَظْمًا وَّاحِدًا وَّهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ
ایک ہڈی کے اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اور اس ہڈی سے تمام اعضاء

الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ
قیامت کے دن ترکیب دیئے جائیں گے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا

كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ
کہ سارے انسان کو مٹی کھا جاتی ہے مگر ریڑھ کی ہڈی اسی سے

مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ
اول خلقت میں پیدا کیا گیا ہے اور اسی سے ترکیب دیا جائیگا۔ عبداللہ رضؓ بن عمر رضؓ سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ قیامت

اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ
کے دن آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں

الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ
پکڑ لیگا پھر فرمائیگا میں بادشاہ ہوں جابر کہاں ہیں متکبر

ل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجمل سنا تھا۔ اس لئے تعین نہیں کرتے یا مفصل سنا تھا۔ مگر مقدار بھول گئے ہیں اس لئے تعین نہیں کرتے لیکن دوسری روایت سے ثابت ہے کہ دو نفخوں کے درمیان فاصلہ چالیس برس کا ہے ۱۲

ت عین کی زبر جیم کی سکون اور ذال کی زبر سے ہے اور وہ ہڈی دریان دو سرین کے آخری ہڈی ہے۔ ۱۲

ت ید یا ساق یا اس قسم کے در الفاظ کتاب اللہ تعالیٰ یا حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوتا ہیں۔ ان کے متعلق اہل السنت والجماعۃ کا یہ مذہب ہے کہ نؤمن کما جاء ولا نسئل عن کیفیتہ ترجمہ جس طرح جو لفظ آیا ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور ہم اس کی کیفیت دریافت نہیں کرتے۔ ۱۲

ت یعنی ظالم کہاں ہیں ۱۲

ت اپنے جاہ و حشم پر تکبر کرنے والے کہاں ہیں ۱۲

الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَّاْخُذُهُنَّ

کہاں ہیں پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لپیٹ لیگا اور ایک روایت میں ہے انہیں دوسرے

بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ

ہاتھ میں پکڑے گا تب فرمائے گا میں بادشاہ ہوں جابر کہاں ہیں متکبر

٧٣ الْمُتَکَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ

کہاں ہیں عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا

حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ

یہود کا ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا اور کہا یا محمدؐ

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ[1] وَّ

بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر نگاہ رکھے گا اور

الْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّ

تمام زمینوں کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور

الْمَآءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّسَآئِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ

پانی اور خاک نمناک کو ایک انگلی پر اور بقیہ تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر پھر ان انگلیوں کو

فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہلادیگا اور کہیگا میں بادشاہ ہوں میں اللہ ہوں اس یہود کے عالم نے جو کچھ کہا اس پر تعجب

وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا

کرکے آپ ہنسے اور یہ ہنسنا اس عالم کی تصدیق کے خیال سے تھا پھر آپ نے یہ آیت

اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ

پڑھی اور ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسی قدر کرنی چاہئے تھی نہیں کی اور ساری زمین قیامت کے دن

٧٤ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ

اس کی مٹھی میں ہوگی اور سب آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہونگے اللہ تعالیٰ پاک و بلند ہے ان چیزوں سے جسے اس کا شریک

عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

عائشہؓ سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت

[1] یہ تمام کنایہ اور تمثیل اللہ تعالیٰ کے غلبۂ قدرت اور اس کی عظمت کی ہے۔ ۱۲

قوله يوم تبدل الارض غير الارض والسموت فاين

کا مطلب دریافت کیا۔ جس دن اس زمین کے سوا اور زمین اور اور آسمان بدل دیئے

يكون الناس يومئذ قال على الصراط رواه مسلم

جائینگے تو آدمی اس دن کہاں ہوں گے آپؐ نے فرمایا لوگ پل صراط پر ہوں گے۔

باب الحشر

یہ باب حشر کے بیان میں ہے

عن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله

ابی سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم تكون الارض يوم القيمة

نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی ہوگی

خبزة واحدة يتكفأها الجبار بيده كما يتكفأ

اس کو جبار اپنے ہاتھ میں الٹ پلٹ کرے گا جس طرح ایک تمہارا

احدكم خبزته في السفر نزلا لاهل الجنة فاتى

اپنی روٹی کو سفر میں الٹ پلٹ کرتا ہے (یعنی جلدی پکانا چاہتا ہے) درآنحالیکہ یہ روٹی

رجل من اليهود فقال بارك الرحمن عليك يا

بہشتیوں کیلئے مہمانی ہوگی پھر ایک شخص یہودیوں سے آیا اور کہا اے ابو القاسم تم میں رحمٰن برکت

ابا القاسم الا اخبرك بنزل اهل الجنة يوم القيمة

دے۔ کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں بہشتیوں کی مہمانی کیا ہوگی۔

قال بلى قال تكون الارض خبزة واحدة كما

آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا زمین ایک روٹی ہوگی جس طرح آنحضرت

قال النبي صلى الله عليه وسلم فنظر النبي صلى

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم الينا ثم ضحك حتى بدت نواجذه

وسلم نے ہماری طرف دیکھا پھر ہنسے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں ظاہر ہوئیں

لہ طیبی نے کہا ہے تبدیلی دو طرح کی ہوتی ہے ایک تبدیلی ذات میں مثلاً کہا جائے کہ میں نے دراہم کو دیناروں سے تبدیل کر لیا ہے اور دوسری تبدیلی صفات میں ہوتی ہے مثلاً یہ کہا جائے کہ میں نے چھلہ سے انگوٹھی بنوا لی ہے یہاں دونوں صورتوں میں ذات ایک ہی ہے اور ہیئت بدل گئی ہے زمین و آسمان کی تبدیلی دونوں احتمال رکھتی ہے اخبار اور آثار صفات کی تبدیلی کے حق میں زیادہ ہیں۔ ابن عباس فرماتے ہیں۔ زمین یہی رہے گی۔ اس کی صفات میں تبدیلی ہو جائے گی ابو ہریرہؓ نے کہا کہ زمین کو ایسا بنا دیں گے کہ اس میں نشیب و فراز نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی قادر ہے کہ زمین اور آسمان بدل جائے۔ بعض اخبار و آثار اس پر بھی دلالت کرتے ہیں عبد اللہ بن مسعود سے منقول ہے کہ زمین ایسی مفید اور پاکیزہ پیدا کریں گے کہ جس پر کسی نے گناہ نہ کیا ہو۔ حضرت عائشہؓ کی روایت سے بظاہر تبدیلی ذات کا ذکر معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲

لہ کیونکہ جو کچھ آپ نے فرمایا تھا یہودی نے اس کی تصدیق کی اور وہ اپنی توراۃ میں سے کہہ رہا تھا۔ ۱۲

ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاِدَامِھِمْ بَالَامُ وَالنُّوْنُ قَالُوْا

پھر اُس یہودی نے کہا کہ بہشتیوں کا سالن بتلاؤں انکا سالن بالام اور مچھلی ہوگا صحابہ کرام

وَمَا ھٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُوْنٌ یَأْکُلُ مِنْ زَائِدَۃِ کَبِدِھِمَا

نے پوچھا بالام کیا ہے اس نے کہا بالام کا ترجمہ بیل ہے اور مچھلی ہوگی انکے گوشت کے ٹکڑے سے جو جگر پر

۷۶ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِیِّ

بڑھا ہوتا ہے اُسے ستر ہزار آدمی کھائیں گے ۔ ابن عباس رض سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاۃً

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ

عُرَاۃً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ کَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُہٗ

جمع کئے جاؤ گے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جیسا کہ اول پیدائش میں ہم نے پیدا کیا تھا ویسا ہی

وَعْدًا عَلَیْنَا اِنَّا کُنَّا فٰعِلِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ یُّکْسٰی یَوْمَ

پھر پیدا کرینگے یہ ہمارا وعدہ ہے ہم یہی کرنیوالے ہیں سب سے پہلے جس شخص کو کپڑے پہنائے جائینگے

الْقِیٰمَۃِ اِبْرَاھِیْمُ وَاِنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِیْ یُؤْخَذُ بِھِمْ

وہ ابراھیم ع ہوں گے اور کئی آدمی میرے صحابہ میں سے انہیں پکڑ کر بائیں طرف یعنی

ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَیْحَابِیْ اُصَیْحَابِیْ فَیَقُوْلُ

دوزخ کی طرف لیجائیں گے پھر میں کہوں گا یہ میرے اصحاب ہیں یہ میرے اصحاب ہیں

اِنَّھُمْ لَنْ یَّزَالُوْا مُرْتَدِّیْنَ عَلٰٓی اَعْقَابِھِمْ مُنْذُ فَارَقْتَھُمْ

اللہ تعالیٰ فرمائیگا جب سے تو ان سے جدا ہوا تھا یہ اپنی ایڑیوں کے بل دین سے پھر جانیوالے ہیں پھر

فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَکُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا

میں کہوں گا جسطرح اللہ کے نیک بندے (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا تھا میں ان پر گواہ رہا ۔

مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ اِلٰی قَوْلِہٖ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

جبتک ان میں موجود تھا آپ نے اس آیت کو العزیز الحکیم تک پڑھا ؛

۷۷ عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عائشہ رض سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱؎ یہ عبرانی لفظ ہے ۔ اس کا ترجمہ بیل ہے ۔ ۱۲

۲؎ غالباً یہ بلا حساب جنت میں جانے والے ہیں ۔ ۱۲

۳؎ یعنی جس طرح ماں کے پیٹ سے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ پیدا کئے تھے ۔ اسی طرح قبر سے اٹھنے کے وقت ایسے ہی پیدا ہوں گے ۔ ۱۲

۴؎ شاید یہ اس لئے ہو کہ سب سے اول راہ خدا میں یہ ننگے کئے گئے تھے ۔ جس دن نمرود انہیں آگ میں ڈال رہا تھا ۔ ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً
سے سنا کہ قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ جمع
عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ
کئے جائیں گے میں نے کہا یارسول اللہ مرد اور عورتیں سب اکٹھے ہوں گے
جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ
تو ایک دوسرے کو دیکھیں گے آپؐ نے فرمایا اے عائشہؓ
اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلَى الْبَعْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وہ معاملہ اس سے زیادہ سخت ہے کہ ایک[۱] دوسرے کو دیکھ سکیں ؛

۷۸ عَنْ اَنَسٍ رضؓ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ
انس رضؓ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کی اے اللہ کے نبی قیامت کے دن کافر
الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ
کو مونہہ کے بل کس طرح چلایا جاوے گا آپؐ نے فرمایا کیا وہ اللہ جس نے اسے
اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلٰى اَنْ
دنیا میں دو پاؤں پر چلایا تھا۔ اس بات پر قادر نہیں ہے کہ اسے
يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
قیامت کے دن مونہہ کے بل چلا دے ؛

۷۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابی ہریرہؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں
قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى
آپؐ نے فرمایا ابراہیمؑ اپنے باپ آزر سے قیامت کے دن ملیں گے اور آزر کے
وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ
مونہہ پر سیاہی (غم کے باعث) اور غبار چھایا ہوا ہوگا ابراہیمؑ اس سے فرمائیں گے کیا میں نے تم سے کہا
لَكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ
نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کر ان کا باپ کہے گا آج تیری نافرمانی نہیں کروں گا

[۱] اس دن جلال اور غضب الٰہی کے ظہور پذیر ہونے کے باعث ہر شخص اس قدر خائف اور غم میں مبتلا ہوگا۔ کہ کسی کو کسی کی طرف دیکھنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی ۱۲۰

فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَارَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِىْٓ اَلَّا تُخْزِيَنِىْ

پھر ابراہیمؑ کہیں گے اے میرے رب تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ جس دن لوگ

يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَىُّ خِزْىٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِى الْاَبْعَدِ

اٹھائے جائینگے تو مجھے خوار نہیں کریگا اس سے بڑھ کر اور کون سی بڑی خواری ہو سکتی ہے کہ میرا باپ تیری رحمت سے

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّىْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ

دور ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے کافروں پر بہشت کو حرام کیا ہے

ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرَاهِيْمَ مَاتَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا

پھر ابراہیمؑ سے کہا جائے گا تیرے دو پاؤں کے نیچے کیا ہے جب وہ دیکھینگے تو

هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَآئِمِهٖ فَيُلْقٰى فِى

ناگہاں وہ بصورت کفتار یعنی بجو کے ہوگا جو خون یا مٹی میں آلودہ ہوگا اسکی چاروں ٹانگوں سے پکڑا جائیگا اور

۸۰ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ عَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

آگ میں پھینکدیا جائیگا۔ مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُدْنَى الشَّمْسُ

علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے قیامت کے دن سورج کو

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْهُ كَمِقْدَارِ

لوگوں کے قریب لایا جائے گا یہانتک کہ ایک میل کی مسافت پر آجائیگا

مِيْلٍ فَيَكُوْنُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِى الْعَرَقِ

پھر لوگ اپنے اعمال کے لحاظ سے پسینہ میں ہوں گے بعض ایسے

فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ

ہوں گے جن کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا بعض کا پسینہ گھٹنوں تک ہوگا

اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّكُوْنُ اِلٰى حِقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ

بعض ایسے ہوں گے جن کا پسینہ کمر تک ہوگا بعض ایسے ہونگے

مَنْ يُّلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا وَّاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

جنہیں پسینہ مونہہ میں لگام کی طرح آجائیگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۱؎ ذال معجمہ کے کسرہ یائے تحتانیہ کے سکون اور آخر میں خاء معجمہ ہے آذر کی صورت اس لئے مسخ کردی جائے گی۔ تاکہ ابراہیم علیہ السلام کے دل سے محبت پدری کا اثر جاتا رہے۔ ۱۲

۲؎ بعض نے میل سے مراد سرمہ کی سلائی لی ہے۔ مگر یہ بعید از قیاس ہے۔ ۱۲

۳؎ یہ وہ لوگ جن کے اعمال بہت ہی اچھے ہیں ۱۲

۴؎ اگر کوئی شخص یہ کہے۔ کہ جب بعضوں کا پسینہ مونہہ تک آیا ہوا ہے۔ تو دوسروں کا ٹخنوں یا گھٹنوں تک کیسے رہ سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بطور خرق عادت کے ایسا ہی ہوگا۔ کہ ہر شخص کا پسینہ اسی کے گرد جمع رہے گا دوسروں تک نہیں پہنچیگا۔ ۱۲

81 اللہ علیہ وسلم بیدہ الی فیہ رواہ مسلم عن ابی

وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے مونہہ کی طرف اشارہ کیا۔ ابی سعید رضہ

سعید الخدری رضی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الخدری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

قال یقول اللہ تعالیٰ یا آدم فیقول لبیک و

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے آدم آدم کہیں گے میں حاضر ہوں اور

سعدیک والخیر کلہ فی یدیک قال اخرج بعث

تیری خدمت میں مستعد ہوں اور سب بھلائیاں تیرے دونوں ہاتھوں میں ہیں اللہ تعالیٰ فرمائیگا جو دوزخ

النار قال وما بعث النار قال من کل الف تسعمائۃ

کیطرف بھیجنے ہیں وہ نکال دے آدم علیہ السلام کہینگے دوزخ میں جانیوالوں کی کیا مقدار ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا ہر ہزار میں سے

وتسعۃ وتسعین فعندہ یشیب الصغیر وتضع

نوسو ننانوے۔ اس وقت خوردسال بھی بوڑھا ہو جائے گا اور ہر حمل والی

کل ذات حمل حملہا وتری الناس سکاریٰ وما

کا حمل ساقط ہو جائے گا اور تو اے مخاطب لوگوں کو مست دیکھیگا حالانکہ وہ

ہم بسکاریٰ ولکن عذاب اللہ شدید قالوا یا

مست نہیں ہیں بلکہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے جسکے باعث مدہوش ہیں لوگوں

رسول اللہ وایّنا ذلک الواحد قال ابشروا فان

نے عرض کی یا رسول اللہ ہم میں سے وہ ایک کونسا ہوگا آپ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو

منکم رجلا ومن یاجوج وماجوج الف ثم قال

تم میں سے ایک ہوگا اور یاجوج ماجوج میں سے ہزار ہونگے پھر آپ نے فرمایا

والذی نفسی بیدہ ارجو ان تکونوا ربع اہل

اس اللہ کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں امید کرتا ہوں کہ تم بہشتیوں میں سے ایک

الجنۃ فکبرنا فقال ارجو ان تکونوا ثلث اہل

چوتھائی ہو پھر ہم نے اللہ اکبر کہی پھر آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم بہشتیوں میں سے ایک تہائی

لہ ابوہریرۃ والی روایت میں ہے کہ ہر سومیں سے ننانوے دوزخ کے لئے ہوں گے۔ لہذا ابوہریرۃ کی روایت ابی سعید کی روایت کے مخالف ہوئی تطبیق ان دونوں میں یہ ہے کرمانی کی رائے ہے کہ مفہوم عدد کا معتبر نہیں ہے۔ مراد یہ ہے کہ مومنین کی تقلیل ہوگی۔ اور کفار کی تکثیر ہوگی شیخ ابن حجر نے کہا ہے ابوسعید کی روایت کو تمام ذریۃ آدم پر محمول کر دیا جائے اور ابوہریرۃ کی روایت کو ماسوائے یاجوج اور ماجوج پر محمول کیا جائے۔ اس محمل کا قرینہ بھی ہے کہ ابوسعید کی روایت میں یاجوج اور ماجوج کا ذکر ہے اور ابوہریرۃ کی روایت میں نہیں ہے ۱۲۔

لہ یعنی اگر بچہ ہوتا تو دہشت کے باعث بوڑھا ہو جاتا۔ اور اگر بالفرض وہاں کوئی حاملہ ہوتی تو اس کا حمل ساقط ہو جاتا ۱۲۔

الجنة فكبرنا فقال ارجو ان تكونوا نصف اهل

ہوگے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا پھر آپ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم بہشتیوں میں سے آدھے

الجنة فكبرنا فقال ما انتم في الناس الا كالشعرة

ہو پھر ہم نے اللہ اکبر کہا پھر آپ نے فرمایا تمہاری مقدار لوگوں میں اس سے زیادہ نہیں ہے مگر

السوداء في جلد ثور ابيض او كشعرة بيضاء في

جسطرح سفید بیل کی کھال میں سیاہ بال ہو۔ یا سیاہ بیل کی کھال میں سفید

۸۲ جلد ثور اسود متفق عليه عن ابي سعيد رض قال

بال ہوں ۔ ابی سعید رض سے روایت ہے کہا کہ

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے۔

يكشف ربنا عن ساقه ويسجد له كل مؤمن و

ہمارا رب اپنی پنڈلی سے کھولے گا اور ہر مومن اور مومنہ اس کو

مؤمنة ويبقى من كان يسجد في الدنيا رياء وسمعة

سجدہ کریں گے اور وہ شخص باقی رہ جائے گا جو دنیا میں دکھلانے اور سنانے کیلئے سجدہ

فيذهب ليسجد فيعود ظهره طبقا واحدا متفق عليه

کیا کرتا تھا وہ سجدہ کرنا چاہیگا تو اسکی پیٹھ ایک ہڈی بغیر جوڑ کے ہو جائیگی (یعنی وہ جھکنے اور اٹھنے کیوقت ..

۸۳ عن ابي هريرة رض قال قال رسول الله صلى الله

ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم ليأتي الرجل العظيم السمين يوم

فرمایا ہے البتہ ایک بڑا شخص (جاہ وجلال میں) موٹا قیامت کے دن آئے گا۔

القيمة لا يزن عند الله جناح بعوضة وقال

اللہ کے ہاں مچھر کے پر جتنی بھی اس کی قدر نہیں ہوگی اور آپ نے فرمایا

اقرءوا فلا نقيم لهم يوم القيمة وزنا متفق عليه

یہ آیت پڑھو ان کیلئے قیامت کے دن کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔

ك متعدد بار اس واسطے فرمایا شاید کہ اولاً چوتھائی ہوں۔ پھر تہائی ہو جائیں پھر اور داخل ہوں اور آدھے ہو جائیں یعنی آپ کی امت کا داخلہ کئی بار ہو۔ یا اس لئے بار بار فرمایا کہ بار بار وحی آتی رہی ہو۔ ۱۲

ع یہ متشابہات میں سے ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی کیفیت سے بحث نہیں کرتے۔ اہل السنت والجماعت کا یہی مسلک ہے۔ ۱۲

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيْزَانِ

یہ باب حساب۔ قصاص اور میزان کے بیان میں ہے

٨٤ عَنْ عَائِشَةَ رضـ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عائشہ رضـ سے روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا

لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ

شخص نہیں ہے جس سے قیامت کے دن حساب لیا جائے مگر وہ ہلاک ہوگا میں نے کہا

اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا

کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا پس قریب ہے کہ اس سے حساب آسان لیا جائے گا

فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَّنْ نُّوْقِشَ فِي

آپ نے فرمایا۔ سوائے اس کے نہیں کہ یہ پیش کرنا ہے لیکن جس کے حساب میں جرح

الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ٨٥ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضـ

کی گئی وہ ہلاک ہوگا۔ عدی رضـ بن حاتم سے روایت ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے

مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا سَيُكَلِّمُهٗ رَبُّهٗ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَ

کوئی ایسا شخص نہیں ہے مگر ہر ایک سے اس کا رب کلام کریگا اللہ تعالیٰ اور اس کے

بَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ وَّلَا حِجَابٌ يَّحْجُبُهٗ فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ

درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا اور نہ کوئی حجاب ہوگا۔ انسان اپنے دائیں طرف اپنے

مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهٖ وَيَنْظُرُ اَشْاَمَ

کئے ہوئے اعمال دیکھے گا اور بائیں بھی اپنے کئے ہوئے

مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى

اعمال دیکھے گا اور اپنے سامنے سوائے آگ کے

اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

اور کچھ نہیں دیکھے گا پس تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے ہو

ـلہ حساب کے معنی گننا ہے اور یہاں مراد بندوں کے اعمال کا گننا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہے مگر اس لئے گنیں گے تاکہ انسانوں پر یہ چیز واضح ہو جائے۔ قصاص سے مراد یہ ہے۔ کہ انسان کے ساتھ ویسا سلوک کرنا جیسا کہ اس نے عمل کیا ہے۔ مثلاً مار ڈالنے کے عوض میں مار ڈالنا اور زخمی کرنے کے عوض میں زخمی کرنا۔ میزان وہ چیز ہے جس سے اعمال کی مقداریں معلوم ہو سکیں اور جمہور اس پر ہیں۔ کہ اس کے دو پلڑے ہوں گے۔ اور ایک زبان ہوگی جسے پکڑ کر تولتے ہیں۔ اس میں اعمال نامے تلیں گے ایک پلڑے میں نیکیاں ہونگی اور دوسرے میں برائیاں ۱۲۔

ـلہ اس کا نامہ اعمال اسے دکھا دیں گے کہ تو نے فلاں فلاں کام کئے ہیں۔ پھر درگذر فرمائیں گے ۱۲۔

ـلہ اور جس سے باقاعدہ ذرہ ذرہ چیز کے متعلق باز پرس کی گئی۔ تو وہ ہلاک ہوگا ۱۲۔

ـلہ کیونکہ بعض روایات میں آیا ہے۔ کہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے ۱۲۔

٨٦ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

عبد اللہ رضہ ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْنِى الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ

وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ مومن کو قریب[1] کریگا پھر اس پر

عَلَيْهِ كَنَفَهٗ وَيَسْتُرُهٗ فَيَقُوْلُ اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا

اپنی محافظت رکھیگا اور اسے ڈھانک[2] لیگا پھر کہیگا کیا تو فلاں گناہ کو پہنچانتا ہے

اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَىْ رَبِّ حَتّٰى

کیا تو فلاں گناہ کو پہنچانتا ہے پھر مومن کہیگا ہاں اے میرے رب یہانتک کہ اللہ تعالیٰ

قَرَّرَهٗ بِذُنُوْبِهٖ وَرَاٰى فِىْ نَفْسِهٖ اَنَّهٗ قَدْ هَلَكَ قَالَ

اسکے سب گناہوں کا اقرار کرا دیگا اور مومن دل میں خیال کرے گا کہ وہ ہلاک[3] ہو گیا اللہ تعالیٰ

سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِى الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ

فرمائیگا میں نے تیرے گناہ دنیا میں ڈھانک[4] دیئے تھے اور آج میں تیرے سارے گناہ بخشتا ہوں

فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهٖ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُوْنَ

پھر اُسے نیکیوں کا عملنامہ دیدیا جائے گا اور کافر اور منافق

فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ

انہیں تمام لوگوں کے سامنے پکارا جائے گا اور کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے

كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا خبردار ظالموں پر لعنت ہے[5]

٨٧ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابی سعید رضہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوْحٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ لَهٗ

وسلم نے فرمایا نوح (علیہ السلام) کو قیامت کے دن لایا جائیگا پھر اُسے کہا جائیگا

هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْاَلُ اُمَّتُهٗ هَلْ

کیا تم نے پہنچا دیا تھا وہ کہینگے ہاں اے میرے رب[6] پھر انکی اُمت سے سوال کیا جائیگا کیا

---

[1] یعنی اپنی رحمت سے ۱۲

[2] تاکہ اہل محشر نہ دیکھیں ۱۲

[3] یعنی بسبب گناہوں کی سزا ملنے کے ۱۲

[4] دوسرے لوگوں کو انپر مطلع نہیں کیا تھا ۱۲

[5] یہ اس آیت کے منافی نہیں ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب کیونکہ اجابت اور چیز ہے اور تبلیغ دوسری چیز ہے ۱۲

بَلَّغَكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ مَا جَآءَنَا مِنْ نَذِيْرٍ فَيُقَالُ مَنْ

انہوں نے تمہیں پہنچایا تھا وہ کہیں گے ہمارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا پھر انہیں کہا جائیگا تیرے

شُهُوْدُكَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

گواہ کون لوگ ہیں وہ کہیں گے محمدؐ اور اس کی امت پھر رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُوْنَ اَنَّهٗ

علیہ وسلم نے فرمایا پھر تمہیں لایا جائیگا پھر تم گواہی دوگے کہ انہوں

قَدْ بَلَّغَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے پہنچایا تھا پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى

اور اسی طرح ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو

النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا (رواه البخاری)

اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر گواہ ہوں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ

ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہا کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہم اپنے

نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ هَلْ تُضَآرُّوْنَ فِيْ

رب کو قیامت کے دن دیکھینگے آپؐ نے فرمایا کیا تم سورج کے دیکھنے میں

رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِيْ سَحَابَةٍ

ایکدوسرے کو تکلیف دیتے ہو جبکہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہو اور سورج کے سامنے ابر بھی

قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تُضَآرُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ

نہ ہو انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا چودھویں رات کا چاند جس کے سامنے ابر بھی نہ ہو

الْبَدْرِ لَيْسَ فِيْ سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ

اس کے دیکھنے میں ایکدوسرے کو تکلیف دیتے ہو۔ انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اس الله کی قسم

بِيَدِهٖ لَا تُضَآرُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَآرُّوْنَ

جس کے قبضہ میں میری جان ہے اپنے رب کے دیکھنے میں تم کوئی تکلیف نہیں اٹھاؤگے مگر جسطرح سورج اور

سلہ نہ نوح نہ کوئی اور ۱۲۰

سلہ ممکن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بطور گواہ کے پیش ہوں ۱۲۰

سلہ یعنی جسطرح سورج کو دوپہر کے وقت ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے بیٹھے دیکھ لیتا ہے۔ اسیطرح اللہ تعالیٰ کے دیدار میں بھی قیامت کے دن نہ کوئی ہجوم ہوگا۔ نہ کوئی دیکھنے میں تکلیف ہی ہوگی۔ ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیگا ۱۲

سہ بعض روایتوں میں تضامون کا لفظ بھی آیا ہے۔ پھر ترجمہ یہ ہوگا۔ کیا سورج اور چاند کے دیکھنے میں کہیں انبوہ کرتے ہو ۱۲

فِیْ رُؤْیَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَیَلْقَی الْعَبْدَ فَیَقُوْلُ اَیْ

چاند کے دیکھنے میں تکلیف اٹھاتے ہو آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک بندے سے ملیگا اُسے فرمائیگا اے

فُلْ اَلَمْ اُکْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ

فلاں! کیا میں نے تمہیں بزرگی[1] نہیں دی تھی کیا مینے تمہیں سرداری[2] نہیں دی تھی کیا مینے تمہیں نکاح نہیں کر دیا

الْخَیْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَیَقُوْلُ

تھا کیا مینے گھوڑے اور اونٹ تمہارے تابع نہیں کر دیئے تھے کیا مینے تمہیں چھوڑ نہیں دیا تھا کہ تو اپنی قوم کا رئیس بنے

بَلٰی قَالَ فَیَقُوْلُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَیَقُوْلُ لَا

اور ان سے چوتھائی غنیمت کی[3] نہیں لیا کرتا تھا آدمی کہیگا ہاں آپنے فرمایا اللہ فرمائیگا تمہیں یہ خیال تھا کہ تو مجھ

فَیَقُوْلُ فَاِنِّیْ قَدْ اَنْسَاكَ کَمَا نَسِیْتَنِیْ ثُمَّ یَلْقَی

سے ملیگا وہ کہیگا نہیں اللہ تعالیٰ اسے فرمائیگا تو نے جسطرح مجھے بھلا دیا تھا اسیطرح میں تجھے بھلاتا ہوں پھر

الثَّانِیَ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ ثُمَّ یَلْقَی الثَّالِثَ فَیَقُوْلُ لَهٗ

دوسرے سے ملیگا اسکے ساتھ بھی بعینہٖ وہی قصہ پیش آئیگا پھر تیسرے سے ملیگا اسے بھی اسی طرح

مِثْلَ ذٰلِكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اٰمَنْتُ بِكَ وَبِکِتَابِكَ

کہے گا۔ وہ کہیگا اے میرے رب میں تجھ پر اور تیری کتاب پر ایمان لایا اور

وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّیْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَیُثْنِیْ

تیرے رسولوں پر ایمان لایا میں نے نمازیں پڑھیں روزے رکھے اور میں نے صدقہ کیا یہ شخص اپنے

بِخَیْرٍ مَّا اسْتَطَاعَ فَیَقُوْلُ هٰهُنَا اِذًا ثُمَّ یُقَالُ اَلْاٰنَ

نفس کے متعلق جہانتک بھلائی ہو سکتی ہے اسکی تعریف کریگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا یہاں ٹھیرو پھر اسے کہا جائیگا ابھی تجھ پر

نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَیْكَ وَیَتَفَکَّرُ فِیْ نَفْسِهٖ مَنْ ذَا

گواہ کھڑے کر دیتے ہیں وہ اپنے دل میں خیال کرے گا۔ مجھ پر کون

الَّذِیْ یَشْهَدُ عَلَیَّ فَیُخْتَمُ عَلٰی فِیْهِ وَیُقَالُ لِفَخِذِهٖ

گواہ لایا جائے گا پھر اُس کے منہ پر مُہر لگا دیجائیگی اور اس کی ران سے کہا

اِنْطِقِیْ فَتَنْطِقُ فَخِذُهٗ وَلَحْمُهٗ وَعِظَامُهٗ بِعَمَلِهٖ وَذٰلِكَ

جائیگا کہ تو بول پھر اس کی ران بولے گی اور اسکا گوشت اور اسکی ہڈیاں بولینگی جو اسکے اعمال ہونگے تا کہ

---

[1] سارے حیوانات پر ۱۲

[2] کم از کم ہر شخص اپنے گھر میں اپنے بال بچوں کا سردار تو ہے ہی ۱۲

[3] جاہلیت میں یہ رسم تھی کہ قوم کا سردار مال غنیمت میں سے چوتھائی لے لیتا تھا ۱۲

لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِيْ

اللہ صاحب عذر ہواس بندے کے نفس کیطرف سے اور یہ منافق ہوگا اور یہ وہی ہے جس پر

سَخِطَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ رح

اللہ تعالیٰ ناراض ہوا ؁

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

یہ باب[۲] حوض کوثر اور شفاعت[۳] کے بیان میں ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ٨٩

انس رض سے روایت ہو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ

میں (معراج کی رات) بہشت میں سیر کر رہا تھا ناگہاں میں ایک نہر پر پہنچا اس کے

قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ قَالَ

دونوں طرف اندر سے خالی موتی کے گنبد تھے میں نے کہا اے جبرائیل یہ کیا ہے اس نے کہا

هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ فَاِذَا طِيْنُهٗ

یہی وہ کوثر ہے۔ جو تیرے رب نے تجھے دیا ہے ناگہاں اس کی مٹی خالص کستوری

مِسْكٌ اَذْفَرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ رح عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رض ٩٠

کی سخت خوشبودار تھی ؁ عبداللہ رض بن عمرو رض سے روایت ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِيْ

کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض

مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ مَاؤُهٗ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ

مقدار سیر ایک ماہ کی ہے اور اس کے کونے[۴] برابر ہیں اسکا پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید

وَرِيْحُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيْزَانُهٗ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ

ہے اور اسکی خوشبو کستوری سے بھی زیادہ عمدہ ہے اور اسکے آبخورے آسمان کے ستاروں کیطرح

مَنْ يَّشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَاُ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ اَبِيْ رض ٩١

ہیں (یعنی کثرت اور روشنی میں) جو شخص اس سے پئیگا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا ؁ ابی رض

---

[۱] تاکہ اس کے نفس کو کہہ سکے کہ تیرے ہی بیان کردہ گناہوں کے سبب سے میں نے تمہیں عذاب کیا ہے۔ ۱۲

[۲] لغت میں حوض پانی کے جمع ہونے اور بہنے کو کہتے ہیں۔ اور یہاں وہ حوض مراد ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قیامت کے دن ہوگا۔ قرطبی نے کہا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو حوض ہوں گے ایک موقف میں ہوگا! اور دوسرا جنت میں۔ دونوں کا نام کوثر ہی ہے۔ کوثر عربی زبان میں خیر کثیر کو کہتے ہیں۔ صحیح یہ بات ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام قبروں سے نکلنے کے بعد اور میزان پر جانے سے پہلے اپنی اپنی امتوں کو اپنے اپنے حوض سے پانی پلائیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہوں گے۔ ۱۲

[۳] شفاعت شفع سے مشتق ہے۔ اس کی اصل معنی یہ ہے کہ چیز کا دوسری کے ساتھ ملنا یہ شفع مقابلہ وتر کے ہے۔ شفاعت میں شفیع کا مجرم سے ملنا برائے درخواست عفو گناہوں کے بدرگاہ رب العزت کے ہے دونوں ملکر دربار الٰہی میں جاتے ہیں کہ اے اللہ تو گناہ بخش!

[۴] یعنی طول و عرض میں برابر ہونے کے لحاظ سے مربع ہیں ۱۲

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ حَوْضِيْ اَبْعَدُ مِنْ اَيْلَةَ مِنْ عَدَنٍ لَهُوَ اَشَدُّ

تحقیق میرا حوض (دونوں طرف کی دوری میں) ایلہ سے عدن تک کی دوری سے بھی زیادہ دور ہے البتہ اس کا

بَيَاضًا مِّنَ الثَّلْجِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَلَاٰنِيَتُهٗ

پانی برف سے زیادہ سفید ہے اور دودھ میں شہد ملا ہوا اس سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کے برتن

اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُوْمِ وَاِنِّيْ لَاَصُدُّ النَّاسَ عَنْهُ

ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ ہیں اور تحقیق میں اس حوض سے لوگوں کو روکوں گا

كَمَا يَصُدُّ الرَّجُلُ اِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهٖ قَالُوْا

جس طرح کوئی شخص لوگوں کے اونٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے۔ انہوں نے کہا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْرِفُنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِيْمَاءُ

یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ہمیں اس دن پہچانینگے آپ نے فرمایا ہاں تمہاری ایک علامت

لَيْسَتْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْاُمَمِ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ

ہوگی تمہارے سوا کسی اور امت کو نہیں ہوگی تم میرے پاس ایسی حالت میں

٩٢ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

آؤ گے کہ سفید پیشانی ہوگی اور ہاتھ اور پاؤں بھی وضو کی برکت سے سفید ہونگے۔ سہل بن سعد سے روایت

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ

ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق میں

فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَّرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ

تمہارا حوض کوثر پر میر سامان ہوگا جو شخص مجھ پر گذرے گا وہ پئیگا اور جو پئیگا کبھی

لَمْ يَظْمَأْ اَبَدًا لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُوْنِيْ

پیاسا نہیں ہوگا البتہ کئی قومیں میرے پاس آنا چاہینگی میں انہیں پہچانوں گا۔

ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَاَقُوْلُ اِنَّهُمْ مِّنِّيْ فَيُقَالُ

وہ مجھے پہچانینگے پھر میرے اور انکے درمیان رکاوٹ کردیجائیگی پھر میں کہونگا تحقیق وہ مجھ سے ہیں پھر کہا جائیگا

١ یعنی میری امت میں سے

٢ یعنی میری امت میں ١٢

إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَأَقُوْلُ سُحْقًا سُحْقًا
تحقیق تو نہیں جانتا کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کی تھیں پھر میں کہونگا دوری
لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ ٩٢
ہو دوری ہو اس شخص کیلئے جس نے میرے بعد دین کو بدل دیا۔ انس رضؓ سے روایت ہے تحقیق رسول
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن قیامت کے دن رو کے
الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُهَمُّوْا بِذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا
جائیں گے یہانتک کہ اس سبب سے فکر میں ڈالے جائینگے پھر کہیں گے کاش کہ ہم کسی سے ہمارے رب
إِلٰى رَبِّنَا فَيُرِيْحُنَا مِنْ مَّكَانِنَا فَيَأْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ
کے ہاں جاکر سفارش کرنیکی درخواست کرتے پھر ہمیں اس جگہ سے راحت دیتا پھر آدمؑ کے پاس آئینگے اور کہینگے
أَنْتَ اٰدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَأَسْكَنَكَ
تو آدم سب لوگوں کا باپ ہے تجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا تھا اور تجھے اپنی
جَنَّتَهٗ وَأَسْجَدَ لَكَ مَلٰٓئِكَتَهٗ وَعَلَّمَكَ أَسْمَآءَ
بہشت میں ٹھیرایا اور تجھے اپنے فرشتوں سے سجدہ کرایا تھا اور تمہیں ہر چیز کے نام سکھائے
كُلِّ شَيْءٍ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتّٰى يُرِيْحَنَا مِنْ
تھے۔ تو ہماری اپنے رب کے ہاں شفاعت کر یہانتک کہ ہمیں اس جگہ سے
مَّكَانِنَا هٰذَا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ
راحت دے پھر آدمؑ کہینگے میں اس مرتبہ میں نہیں ہوں اور یاد کرینگے وہ گناہ جو
الَّتِيْ أَصَابَ أَكْلَهٗ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نُهِيَ عَنْهَا وَ
انہوں نے درخت کھانے والا کیا تھا حالانکہ اس کے کھانے سے منع کئے گئے تھے
لٰكِنِ ائْتُوْا نُوْحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ
لیکن نوحؑ کے پاس جاؤ وہ سب سے پہلے نبی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی
فَيَأْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ
طرف بھیجا تھا پھر نوحؑ کے پاس آئینگے تو نوحؑ کہینگے میرا یہ مرتبہ نہیں ہے اور اپنا وہ گناہ یاد کریں گے

ا؎ یعنی مرتد ہو گئے تھے ورنہ مومن کو حوض کوثر پر آنے اور پانی پینے سے گناہ منع نہیں کریں گے ۱۲

۲؎ ظاہر یہ ہے کہ یہ کہنے والے اہل حشر کے سردار ہوں گے سب کے سب اگرچہ محتاج ہوں گے مگر منہ سے کہنے والے سرگروہ لوگ ہوں گے ۱۲

۳؎ انہیں سب سے پہلا نبی کیوں کہا گیا ہے۔ حالانکہ ان سے پہلے آدم علیہ السلام شیث علیہ السلام ادریس علیہ السلام وغیرہم انبیاء علیہم السلام آچکے تھے۔ اس کے جواب کئی ہیں۔ ہمارے ہاں تحقیقی جواب یہ ہے کہ شرک اور بت پرستی میں جب انسان مبتلا ہوئے۔ تو ان کی اصلاح کے لئے سب سے پہلے نبی نوح علیہ السلام ہیں۔ ان سے پہلے لوگ فطرت سلیمہ پر کاربند تھے تھوڑی بہت راہ نمائی جو انبیاء علیہم السلام کر دیتے تھے اس کو وہ مان جاتے تھے۔ شرک اور بت پرستی اور کجروی اور ہٹ دھرمی طبائع میں نہیں تھی یہ برائیاں جب طبائع میں آئیں۔ تب نوح علیہ السلام مبعوث ہوئے

۴؎ تمام بڑے بڑے انبیاء علیہم السلام کے ہاں سے لوگوں کو پھرا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں لانا۔ اس میں آپ کی فضیلت کا اظہار ہے ورنہ براہ راست پہلے بھی آسکتے تھے۔ ۱۲

الَّتِىْ اَصَابَ سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلٰكِنِ ائْتُوْا

جو اپنے رب سے ناواقفیت کی حالت میں سوال کرنے کا کیا تھا لیکن تم ابراہیم

اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَيَأْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ

کے پاس جاؤ جو رحمٰن کے خلیل ہیں آپ نے فرمایا پھر ابراہیمؑ کے پاس جائیں گے

فَيَقُوْلُ اِنِّىْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ ثَلٰثَ كَذِبَاتٍ

ابراہیمؑ کہیں گے میرا یہ رتبہ نہیں ہے اور تین اپنے جھوٹ یاد کریں گے

كَذِبَهُنَّ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُوْسٰى عَبْدًا اٰتَاهُ اللّٰهُ

جو انہوں نے بولے تھے لیکن تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ اللہ کا بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے

التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهُ وَقَرَّبَهُ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى

توراۃ دی تھی اور ان سے ہمکلام بھی ہوئے تھے اور انہیں اپنے قرب میں سرگوشی کیلئے بلایا تھا آپ نے فرمایا

فَيَقُوْلُ اِنِّىْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِىْ

پھر موسیٰؑ کے پاس لوگ آجائینگے وہ فرمائینگے میرا یہ مرتبہ نہیں ہے اور اپنا وہ گناہ یاد کریں گے جو ایک

اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ

شخص کو قتل کر دینے کا کیا تھا ولکن تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے

وَرَسُوْلَهُ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى

اور اس کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کی روح ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہیں آپ نے فرمایا پھر عیسیٰ علیہ السلام

فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا

کے پاس جائینگے وہ کہینگے میرا یہ مرتبہ نہیں ہے لیکن تم محمدؐ کے پاس جاؤ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں

غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ

جن کے اللہ تعالیٰ نے اگلے پچھلے گناہ بخشد ئے ہیں آپ نے فرمایا

فَيَأْتُوْنِىْ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّىْ فِىْ دَارِهِ فَيُؤْذَنُ

پھر لوگ میرے پاس آئینگے میں اپنے رب کے پاس جانے کی اجازت طلب کرونگا پھر مجھے اجازت دے

لِىْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِىْ مَا

دیجائے گی پھر جب میں اسے دیکھونگا سجدہ میں گر پڑونگا پھر مجھے چھوڑے رکھیگا۔

۱؎ اپنے بیٹے کے کشتی پر سوار کرنے کا جو سوال کیا تھا ۱۲

۲؎ حقیقت میں وہ جھوٹ نہیں ہیں۔ توریہ ہیں۔ مگر انبیاء علیہم السلام کے مقام عالی ہونے کے باعث اس پر بھی مواخذہ ہوتا ہے ۱۲

۳؎ قبطی کا قتل کرنا ۱۲

۴؎ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنا عذر بیان نہیں فرمایا۔ شاید اس شرمندگی کے باعث عذر کیا ہو کہ لوگوں نے انہیں ابن اللہ بنایا ہوا ہے ۱۲

شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِیْ فَیَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ

جبتک چاہے گا۔ پھر کہیگا ارفع محمد اے محمد اپنا سر اٹھا اور کہ تیری بات سُنی جائیگی

وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِیْ

شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجاویگی اور تو مانگ تجھے دیا جائیگا آپنے فرمایا پھر میں سر اٹھاؤنگا

فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ بِثَنَاءٍ وَّتَحْمِیْدٍ یُّعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ

پھر میں اپنے رب کی وہ تعریف کرونگا جو مجھے وہاں سکھائے گا۔ پھر میں

اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُہُمْ مِّنَ النَّارِ

شفاعت کرونگا پھر میرے لئے ایک حد مقرر کردیجائیگی پھر وہاں سے نکلوں گا پھر میں انہیں دوزخ سے نکالکر

وَاُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِیَۃَ فَاَسْتَاْذِنُ

بہشت میں داخل کرادوں گا پھر میں دوبارہ جاؤں گا اپنے رب کے ہاں اس کے گھر میں داخل

عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ فَیُؤْذَنُ لِیْ عَلَیْہِ فَاِذَا رَاَیْتُہٗ

ہونے کی اجازت طلب کروں گا پھر مجھے اجازت دیدی جائیگی جب میں اُسے دیکھونگا

وَقَعْتُ سَاجِدًا فَیَدَعُنِیْ مَاشَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّدَعَنِیْ

تو سجدہ میں گر پڑوں گا پھر جبتک مجھے چاہے گا سجدہ میں چھوڑے رکھیگا

ثُمَّ یَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ

پھر کہیگا اے محمد سر اٹھا اور کہو۔ جو تو کہیگا۔ سُنی جائے گی اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی

وَسَلْ تُعْطَہْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِیْ فَاُثْنِیْ عَلٰی رَبِّیْ

جائیگی اور مانگ تمہیں دیا جائیگا آپنے فرمایا پھر میں سر اٹھاؤں گا پھر اپنے رب کی وہ حمد وثنا کرونگا

بِثَنَآءٍ وَّتَحْمِیْدٍ یُّعَلِّمُنِیْہِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَیَحُدُّ لِیْ حَدًّا

جو مجھے وہاں سکھائے گا پھر میں شفاعت کرونگا پھر میرے لئے ایک حد مقرر

فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُہُمْ مِّنَ النَّارِ وَاُدْخِلُہُمُ الْجَنَّۃَ ثُمَّ

کردیجائیگی پھر نکلوں گا پھر انہیں دوزخ سے نکالکر بہشت میں داخل کردوں گا۔ پھر تیسری دفعہ

اَعُوْدُ الثَّالِثَۃَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰی رَبِّیْ فِیْ دَارِہٖ

جاؤں گا۔ پھر اللہ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت چاہونگا

عہ اس سے معلوم ہوا کہ شفاعت کرنیوالے کو پہلے اس ذات کی حمد ثنا کرنی چاہئے جس نے شفاعت قبول کرنی ہے تاکہ عرض سے پہلے اُسے مقام رضا حاصل ہوجائے ۱۲

سے بعض حضرات کی یہ رائے ہے کہ یہ وہ مقام ہے جسے مقام محمود یا مقام شفاعت کہتے ہیں وہاں پہنچکر جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوجاتی ہے اور اس مقام پر کھڑے ہونے والے اور رب کے درمیان حجاب نہیں رہتا شفاعت کیلئے حضرتؐ کی نقل مکانی کی یہ حکمت ہے کہ موقف مقام سیاست ہے اور شفیع کا حق یہ ہے کہ مقام کرامت میں کھڑا ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ یہ رہنمائی فرمائے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام خوف سے مقام کرامت پر لے آئے ۱۲

سے قاضی نے کہا ہے کہ حضرت انسؓ اور ابوہریرہؓ کی روایت میں آیا ہے کہ آپ سجدہ اور اذن شفاعت کے بعد یہ الفاظ فرمائیں گے۔ امتی امتی ۱۲

فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي
پھر مجھے اجازت دیدیجائے گی جب اُسے دیکھونگا تو سجدہ میں گر پڑوں گا پھر جب تک

مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ
چاہیگا مجھے چھوڑے رکھیگا　پھر کہیگا اے محمدؐ اپنا سر اُٹھا　اور کہہ تیری بات

تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهُ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي
سُنی جائے گی اور شفاعت کر تیری شفاعت قبول کیجاویگی اور مانگ تجھے دیا جائیگا آپؐ نے فرمایا پھر میں سر

فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ
اٹھاؤنگا پھر اللہ تعالیٰ کی وہ حمد و ثنا کروں گا جو مجھے سکھائے گا - پھر میں شفاعت کرونگا

فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ
پھر میرے لئے حد بندی کر دیجائیگی پھر میں نکلونگا پھر انہیں دوزخ سے نکالکر بہشت میں داخل

الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ
کردوں گا یہانتک کہ دوزخ میں اور کوئی نہیں رہیگا سوائے اسکے جسے قرآن نے دوزخ میں ڈالا

أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ عَسٰى أَنْ
ہو اور اس پر ہمیشہ رہنا لازم کر دیا ہو - پھر آپ نے یہ آیت پڑھی - قریب ہے - کہ تیرا رب

يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ
تجھے مقام محمود پر اُٹھائے　آپ نے فرمایا مقام محمود یہی ہے

٩٤ الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ نَبِيَّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ
جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی سے وعدہ کیا تھا　عبداللہؓ بن عمروؓ

بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بن العاص سے روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

تَلَا قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى فِي إِبْرَاهِيمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ
آیت پڑھی جس میں ابراہیمؑ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی ہے اے میرے پروردگار ان بتوں نے بہت سارے آدمیوں کو

كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَقَالَ عِيسٰى
گمراہ کردیا ہے پس جو شخص توحید اور اخلاص میں میرا تابعدار ہوا وہ مجھ سے ہے اور عیسیٰؑ نے فرمایا

۱ے طیبی نے لکھاہے کہ اگر کوئی کہے - کہ ابتداءً تو حدیث شریف سے معلوم ہوا تھا کہ موقف میں کھڑے ہونے والوں کے لئے شفاعت کی ضرورت تھی - کہ ان کا حساب وکتاب شروع ہو - اور اب معلوم یہ ہوتا ہے - کہ دوزخ سے نکالنے کیلئے شفاعت کی تھی - ایک جواب یہ ہے - کہ یہاں اسی شفاعت کبریٰ حساب وکتاب شروع کرانے والی کا ذکر ہے یہ مومن جو رہا ہو رہے ہیں وہ سورج کے قریب کی آگ جو محشر میں ہے اس سے رہائی پا رہے ہیں ۱۲ -

۲ے یعنی قرآن مجید کا حکم ان کے کفر کے باعث ان پر خلود نار کا ہے وہ لوگ شفاعت سے محروم رہیں گے - اللّٰھم اعذنا منہ وجمیع المسلمین آمین یا رب العالمین ۱۲

۳ے آنحضرتؐ نے یا انسؓ نے یا قتادہؓ نے ۱۲

۴ے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی اس مقام پر خاص حمد کریں گے - اسی لئے اسے مقام محمود کہا گیا ہے - واللہ اعلم ۱۲

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ

اگر تو انہیں عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ

اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا جِبْرَئِيْلُ اِذْهَبْ

میری امت میری امت اور روئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبرائیل ! تو محمد کے

اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّرَبُّكَ اَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ فَاَتَاهُ

پاس جا حالانکہ تیرا رب خوب جاننے والا ہے اس سے پوچھ اسے کون سی چیز رلا رہی

جِبْرَئِيْلُ فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہے آپ کے پاس جبرائیل آئے آپ سے پوچھا آپ نے اسے بتلایا جو کچھ آپ نے کہا تھا یعنی رونے کا

وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ لِجِبْرَئِيْلَ اِذْهَبْ اِلٰى

سبب بتلایا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ

کے پاس جا اور کہدے تحقیق ہم قریب ہیں کہ راضی کر دیں گے تجھے تیری امت کے معاملہ میں اور تجھے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا ۵۹

مغموم نہیں کریں گے ؛ ابی سعید الخدری رض سے روایت ہے تحقیق چند آدمیوں نے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ رَسُوْلُ

عرض کی یا رسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھینگے رسول اللہ صلی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کیا کھلی ہوئی دوپہر کے وقت سورج

رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ

کے دیکھنے میں ضرر پہنچائے جاتے ہو کہ اس میں ابر بھی نہ ہو۔ اور

وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا

کیا تم ضرر پہنچائے جاتے ہو کھلی ہوئی چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں۔ جس

لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا

میں ابر بھی نہ ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ نہیں آپ نے فرمایا قیامت کے

۱ے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نبیوں کا اپنی امتوں کے متعلق جو ذکر فرمایا ہے۔ وہ بیان فرما کر اپنا خیال اپنی امت کے متعلق بیان فرمایا ۱۲

۲ے آپ نے اپنی امت کے متعلق دعا خیر فرمائی ۱۲

۳ے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تالیفات میں ذکر کیا ہے۔ کہ موقف میں تمام مردوں اور عورتوں کو رویت حاصل ہوگی۔ یہانتک بعضوں نے کہا ہے۔ کہ منافقوں اور کافروں کو بھی حاصل ہوگی۔ اس کے بعد پھر محجوب ہو جائیں گے۔ تا کہ ان کو حسرت ہو ۱۲

تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا كَمَا

دن اللہ کے دیکھنے میں بھی تم ضرر نہیں پہنچائے جاؤ گے مگر جس طرح کہ ضرر

تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَآ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ

پہنچائے جاتے ہو ان دونوں کے دیکھنے میں (یعنی جسطرح یہاں سورج چاند کے دیکھنے میں ضرر

اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ اُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا

نہیں ہے) وہاں بھی نہیں ہوگا، جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنیوالا پکاریگا ہر ایک جماعت کو چاہیئے

يَبْقٰى اَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ[2]

کہ جسکی عبادت کرتی تھی اسکے پیچھے لگ جائے پس کوئی باقی نہیں رہیگا جو غیر اللہ کی عبادت کرتا تھا خواہ

اِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا مَنْ

وہ بت ہوں یا کھڑے کئے ہوئے پتھر یا درخت ہوں۔ مگر سب دوزخ میں گر جائینگے یہانتک کہ اور کوئی باقی

كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ اَتَاهُمْ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ[3]

نہیں رہیگا سوائے ان لوگوں کے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک یا بد تھے انکے پاس رب العالمین آئیگا

قَالَ فَمَاذَا تَنْتَظِرُوْنَ يَتْبَعُ كُلُّ اُمَّةٍ مَّا كَانَتْ تَعْبُدُ

فرمائیگا کس کا انتظار کر رہے ہو ہر جماعت تو اس کے پیچھے لگ گئی جسکی وہ عبادت کرتے

قَالُوْا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَآ اَفْقَرَ مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ

تھے وہ کہینگے اے ہمارے رب! ہم لوگوں سے دنیا میں جدا رہے حالانکہ اس وقت ہم انکے ساتھ رہنے کے

وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ[4] وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا

بہت زیادہ محتاج تھے اور ہم نے ساتھ نہیں دیا اور ابو ہریرۃ کی روایت میں ہے وہ کہینگے ہم تو یہیں رہینگے۔

حَتّٰى يَاْتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ رضـ

یہانتک کہ ہمارا رب آئے جب ہمارا رب آئیگا ہم اُسے پہچان لینگے اور ابی سعید رضـ کی روایت

سَعِيْدٍ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ آيَةٌ تَعْرِفُوْنَهٗ فَيَقُوْلُوْنَ

میں ہے۔ اللہ فرمائے گا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی علامت بھی ہے جس سے پہچانو گے۔ وہ

نَعَمْ[5] فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ[6] فَلَا يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ

کہینگے ہاں، پھر اللہ تعالیٰ اپنی ساق سے کھولیگا پس کوئی بھی ایسا باقی نہیں رہیگا جو اللہ تعالیٰ کو اپنے دل کے

[1] یعنی آفتاب اور ماہتاب کے دیکھنے میں کوئی ضرر نہیں ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں بھی کوئی ضرر نہیں ہوگا۔ اور جس رؤیۃ کا یہاں ذکر ہے۔ یہ اس رؤیۃ کے علاوہ ہے۔ جو بہشتیوں کو بہشت میں نصیب ہوا کرے گی۔ یہ رؤیت خدا پرست اور بت پرست کے امتیاز کے لئے ہے ۱۲

[2] جو پتھر یا درخت نصب کیا جائے۔ اور اس کی عبادت کی جائے۔ اور بقصد تقرب اس کے پاس ذبح کیا جائے وہ نصب ہے۔ ۱۲

[3] یہ متشابہات میں سے ہے۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس کی پوری کیفیت کے متعلق کوئی بحث نہیں کرتے ۱۲

[4] ہم نے تیرے لئے ان سے قطع تعلق کئے رکھا۔ بلکہ ان سے لڑتے اور جھگڑتے رہے تاکہ تیری خوشنودی اور رضا ہمیں حاصل ہو ۱۲

[5] اور وہ نشانی معرفت اور محبت ہے۔ جو توحید کا نتیجہ ہے۔ اور ایمان اور تصدیق کا ثمرہ ہے۔

[6] ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور کیفیت میں بحث نہیں کرتے ۔۱۲

مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰهُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْقٰى

شوق سے سجدہ کرتا تھا مگر اللہ تعالیٰ اُسے سجدہ کرنے کی اجازت دیگا اور کوئی بھی

مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَّرِيَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ظَهْرَهٗ

باقی نہیں رہیگا جو اللہ تعالیٰ کو لوگوں کے ڈر کے مارے یا دکھلانے کیلئے سجدہ کرتا تھا مگر اللہ تعالیٰ

طَبَقَةً وَّاحِدَةً كُلَّمَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰى قَفَاهُ

اسکی پیٹھ ایک تختہ کر دیگا وہ شخص جب سجدہ کرنے کا ارادہ کریگا۔ تو چت گر پڑے گا۔

ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ

پھر دوزخ پر پل رکھدیا جائے گا　　اور شفاعت واقع ہو جاوے گی اور انبیا علیہم السلام

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَ

اپنی امتوں کیلئے سلامتی کی دعا کرینگے اے اللہ سلامتی سے گذار اے اللہ سلامتی سے گذار پھر بعض مومن آنکھ کے جھپکنے

كَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَ

کی دیر میں گذر جائینگے بعض بجلی کیطرح بعض آندھی کیطرح بعض پرندے کیطرح اور بعض تیز رو گھوڑے اور

الرِّكَابِ فَنَاجٍ مُّسَلَّمٌ وَّمَخْدُوْشٌ مُّرْسَلٌ وَّمَكْدُوْسٌ

اونٹوں کی طرح پس بعض مسلمان نجات پانیوالے سلامتی دیئے گئے ہونگے اور بعض زخمی کر کے خلاصی دیئے گئے ہونگے

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ

اور بعض باندھکر جہنم میں ڈالدیئے جائینگے یہانتک کہ جب مومن دوزخ سے نجات پا جائیں گے۔ پھر

فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ

قسم اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے پھر تم سے یعنی مومنوں سے بڑھکر کوئی اپنے حق کے لئے

مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

زیادہ مناظرہ کرنیوالا اللہ کے ساتھ قیامت کے دن نہیں ہوگا۔ وہ حق جو تمہارے لئے ظاہر

لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ

ہوگا۔ مناظرہ ان بھائیوں کے لئے کروگے جو دوزخ میں جا چکے ہونگے کہینگے

رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ

اے ہمارے پروردگار وہ ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے اور نمازیں پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے پھر کہے

۱؎ منافق اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھیں گے۔ کیونکہ وہ خوشی سے سجدہ نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ریاء کا کرتے تھے ۱۲

۲؎ یہ پل شریعت کی صراط مستقیم ہے۔ جو دنیا میں اس سے گذرتے تھے۔ وہ یہاں بھی گذریں گے اور جو دنیا میں اس پر گذرنے سے منکر تھے۔ مثلاً کفار و مشرکین۔ وہ اب بھی اس پر نہیں گذریں گے بلکہ دوزخ کے دروازہ سے دوزخ میں چلے جاویں گے ۱۲

۳؎ دنیا میں جس طرح کسی شخص نے اور جتنا شریعت پر عمل کیا ہوگا۔ اسی طریقہ اور اسی رفتار اور اسی پختگی یا ڈگمگاتی صورت سے اس پل پر سے گذریں گے ۱۲

۴؎ یہ وہ لوگ ہوں گے۔ کہ شریعت پر عمل کرتے ہوئے کبھی کسی خلاف شرع چیز کو اس میں داخل کر لیتے تھے۔ لیکن شریعت کا دامن کلیتہً ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ واللہ اعلم ۱۲

۵؎ یہ وہ لوگ ہوں گے۔ جو کبھی کبھی اپنی خواہشات نفسانی اور دنیوی اغراض کے باعث شریعت کا دامن چھوڑ بھی دیتے تھے۔ واللہ اعلم ۱۲

۶؎ یعنی دنیا میں اپنے مقابل سے اپنا حق لینے کے لئے جسطرح پوری ہمت اور سختی سے کام لیتے ہو اسیطرح اپنے مومن بھائیوں کو چھڑانے کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پورا زور لگاؤ گے ۱۲

لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ

کہا جائیگا جاؤ جسے پہچانتے ہو نکال لاؤ ان لوگوں کی صورتیں آگ پر حرام کردی جائیں گی

فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ

پھر یہ مومن بہت سارے لوگوں کو نکال کر لے آئیں گے پھر کہیں گے جن کے نکال کر لانے کا تو

فِيْهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ

نے ہمیں حکم دیا تھا۔ انہیں سے کوئی باقی نہیں رہا پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا واپس جاؤ جس کے دل

وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ

میں دینار جتنی بھی بھلائی پاؤ ان لوگوں کو بھی نکال لاؤ۔ پھر بہت سارے

فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ

لوگوں کو نکال کر لے آئیں گے پھر فرمائیگا جاؤ جس کے دل میں آدھے

فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ

دینار جتنی بھی بھلائی ہو۔ اس کو بھی نکال کر لے آؤ۔

فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ

پھر بہت سارے لوگوں کو نکال کر لے آئینگے پھر فرمائے گا جس کے دل میں ذرہ

وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ

جتنی بھی نیکی ہو۔ اس کو بھی نکال کر لے آؤ۔ پھر وہ

فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا

بہت سارے لوگوں کو نکال کر لے آئینگے پھر کہیں گے اے ہمارے پروردگار اب تو

خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ

ہم نے اس میں کوئی نیکی نہیں چھوڑی پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا فرشتوں نے شفاعت کرلی اور انبیاء علیہم السلام

وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

اور مومنوں نے بھی شفاعت کرلی۔ اب ارحم الراحمین کے سوا اور کوئی باقی نہیں رہا

فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَّمْ

پھر دوزخ سے ایک مٹھی بھر کر نکالے گا۔ پھر اس دوزخ سے ایسے لوگوں کو

ے۱ ان کے منہ نہ جلیں گے اور نہ ہی سیاہ ہوں گے ۱۲

ے۲ شراح حدیث کا خیال ہے۔ کہ یہ نیکی ایمان سے زائد چیز ہے۔ اور یہ اعمال ہیں۔ خواہ جوارح کے ہوں۔ یا قلب کے۔ ۱۲۔

يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ

نکالیگا جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی اور جل کر کوئلے ہو گئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ انہیں اس نہر

فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهَرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُونَ

میں ڈالیگا جو جنت کے دروازوں پر ہوگی اسے نہر الحیٰوۃ کہا جائے گا پھر اس طرح نکلیں گے

كَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ

جسطرح دانہ سیلاب کے پانی پر کوڑے کرکٹ میں اگتا ہے پھر وہ موتی کی طرح نکلیں گے

فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰٓؤُلَاۤءِ

انکی گردنوں میں مہریں یا علامتیں ہونگی پس بہشت والے کہیں گے - یہ رحمٰن کے

عُتَقَاۤءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ

آزاد کئے ہوئے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے سوائے کسی عمل کے داخل کر

وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَّا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ

لیا ہے اور نہ کوئی خیر ہی ہے جو انہوں نے آگے بھیجا ہو پھر انسے کہا جائیگا تمہارے ہی لئے ہے جو کچھ تم نے

96 مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

دیکھ لیا اور اس جتنا اور بھی اسکے ساتھ ہی دینگے ؛؛ ابن مسعود رضؓ سے روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے آخر میں جو شخص بہشت میں

الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَّيَكْبُو مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ

جائے گا وہ دوزخ میں کسی وقت چلیگا اور کسی وقت منہ کے بل گر پڑے گا اور اسے ایک دفعہ

النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ

آگ جلس دیگی - جس وقت دوزخ سے باہر نکل جائیگا - اسکی طرف دیکھ کر کہیگا اللہ تعالیٰ برکت

الَّذِي نَجَّانِي مِنْكَ لَقَدْ أَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَّا

والا ہے جس نے مجھے تجھ سے نجات دی مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ نعمت دی ہے کہ اولین اور آخرین

أَعْطَاهُ أَحَدًا مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ فَتُرْفَعُ لَهُ

میں سے کسی کو نہیں دی - پھر دور سے اس کے سامنے

۱؎ ان کے دل میں ایمان تو موجود تھا - مگر اس سے زائد انہوں نے کوئی نیکی نہیں کی - ان کی شفاعت کرنے کی کسی کو اجازت نہیں ملے گی - اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے - کہ شفاعت کے لئے ہر شفیع سے تعلق من وجہ ہونا ضروری ہے - اسی قانون کے ماتحت شفاعت کے مسئلہ کو بآسانی حل کیا جاسکتا ہے - کہ ہر نبی اس شخص کی شفاعت کرے گا جس کا اس پر ایمان تھا - تمام انبیا علیہم السلام فقط اپنی اپنی امتوں کو شفاعت سے نکالیں گے - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو - اگرچہ چنیں نہ ہوتی تو ایک رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی سب کو نکال کر لانے کے لئے کافی تھے - اب یہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نکال رہا ہے ان کا خدا تعالیٰ پر تو ایمان ہے - مگر کسی نبی سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے انہیں اللہ تعالیٰ ہی نکالے گا - کیونکہ ان کا تعلق بھی اسی سے ہے - واللہ اعلم ۱۲ -

۲؎ یعنی جسطرح وہ جلدی اور تر و تازہ نکلتا ہے - اسی طرح یہ جلدی اور تر و تازہ نکلیں گے ۱۲

۳؎ بر صفحہ آئندہ -

حاشیہ صفحہ ۷۰ ؎ کیونکہ وہ اپنے ساتھ کسی دوسرے کو اس طرح نکلتا نہیں دیکھیگا اور اسے یہ علم شائد نہیں ہے۔ کہ اللہ کے نیک بندے جنت میں آرام پا رہے ہیں ۱۲۔

شَجَرَةٌ فَيَقُولُ اَىْ رَبِّ اَدْنِنِىْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ

ایک درخت بلند کیا جائیگا پھر کہیگا اے میرے رب مجھے اس درخت کے قریب کر دے

فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا فَيَقُولُ اللّٰهُ

تاکہ اس کے سایہ میں آرام لوں اور اس کے پاس جو پانی ہو وہ پیوں اللہ تعالیٰ فرمائیگا

يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّىْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِىْ غَيْرَهَا

اے بیٹے آدم کے شائد کہ میں تمہیں اس درخت تک پہنچا دوں تو پھر تو کچھ اور مانگے ۔

فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَ

پھر کہیگا ۔ اے میرے رب نہیں مانگونگا اور اللہ تعالیٰ سے عہد کریگا کہ اس درخت کے سوا اور کچھ نہیں

رَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا

مانگیگا اور اسکا رب اسے معذور سمجھتا ہے کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھتا ہے کہ جس پر وہ صبر کر ہی نہیں سکتا پھر اللہ تعالیٰ

فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ

اُسے اس درخت کے قریب کر دیگا اور وہ اسکے سایہ میں آرام پائیگا اور اس کے پانی سے پئیگا پھر اس کے سامنے ایک

شَجَرَةٌ هِىَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُولُ اَىْ رَبِّ

اور درخت بلند کیا جائیگا وہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہوگا ۔ پھر کہیگا اے میرے رب مجھے

اَدْنِنِىْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا وَ

اس درخت کے قریب کر دے تاکہ اس کے پانی سے پیوں اور

اَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْئَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ اٰدَمَ

اسکے سایہ میں آرام کروں میں اسکے سوا اور کوئی چیز تم سے نہیں مانگونگا اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے ابن آدم

اَلَمْ تُعَاهِدْنِىْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِىْ غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلِّىْ

کیا تم نے مجھ سے عہد نہیں کیا تھا کہ اس پہلے درخت کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگیگا پھر فرمائے گا شائد کہ

اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْاَلُنِىْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا

اگر میں تجھے اس درخت کے قریب کردوں تو مجھ سے اور کچھ مانگیگا پھر وہ شخص اللہ سے عہد کریگا کہ اس کے

يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ

سوا اور کچھ نہیں مانگیگا اور اس کا رب اسے معذور سمجھتا ہے کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھیگا جس پر اسے صبر آ ہی نہیں سکتا

عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ

پھر اللہ تعالیٰ اُسے اس درخت کے قریب کردیگا اسکے سایہ میں بیٹھیگا اور اس کا پانی

مِنْ مَّآئِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ

پیئے گا۔ پھر اُس کے لئے ایک اور درخت بہشت کے دروازے کے پاس بلند کیا جائیگا

هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ

وہ پہلے دونوں درختوں سے خوبصورت[1] ہوگا۔ پھر کہے گا اے میرے رب مجھے اس

مِنْ هٰذِهٖ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّآئِهَا

درخت کے قریب کردے تاکہ اس کے سایہ میں آرام کروں اور اس کا پانی پیئوں ۔ اس کے

لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ

سوا اور کچھ نہیں مانگوں گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے آدم کے بیٹے کیا تم نے مجھ سے عہد

اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهٖ لَا

نہیں کیا تھا کہ اور کچھ نہیں مانگے گا وہ کہیگا ہاں اے رب یہ سوال پورا کردیجئے اس

اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا

کے سوا اور کچھ نہیں مانگونگا اور اس کا رب اُسے معذور خیال کرے گا۔ کیونکہ وہ ایسی چیز

صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ

دیکھیگا۔ جس پر وہ صبر کرہی نہیں سکتا پھر اللہ تعالیٰ اس درخت کے اُسے قریب کردیگا جب اللہ تع

اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا

اس درخت کے قریب اُسے کردیگا تو بہشتیوں کی آوازیں سنیگا پھر کہیگا اے میرے رب مجھے اس بہشت میں

فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ

داخل کردے اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے آدم کے بیٹے کونسی چیز میرا تجھ سے پیچھا چھڑا دے آیا تو پسند کرتا ہے

اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ اَيْ رَبِّ

کہ میں تمہیں بہشت میں دنیا اور دنیا کی مثل جتنی مسافت دے دوں ۔ آدمی کہیگا ۔ اے

اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَضَحِكَ

میرے رب تو رب العالمین ہوکر مجھ سے مذاق کرتا ہے پھر عبداللہ ابن مسعود ہنسے

[1] حاصل یہ ہے کہ ہر دفعہ اسے پہلے سے بہتر درخت دکھائینگے اور وہ اس کا قرب طلب کرے گا۔ اور عہد کرے گا کہ اور کچھ طلب نہیں کروں گا اور ہر دفعہ عہد شکنی کریگا جب اللہ تعالیٰ اس کی بے صبری دیکھے گا۔ تو اسے معذور سمجھیگا حتی کہ اسے تیسرے درخت تک پہنچا دے گا ۱۲

ابنُ مسعودٍ فقالَ الا تسألوني مِمَّا اَضحكُ فقالوا
اور فرمایا تم مجھ سے یہ پوچھتے کیوں نہیں کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں لوگوں نے کہا
مِمَّ تضحكُ فقالَ هكذا ضحكَ رسولُ اللهِ صلّى
آپ کس سبب سے ہنس رہے ہیں تب فرمایا اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
اللهُ عليهِ وسلّمَ فقالوا مِمَّ تضحكُ يا رسولَ اللهِ
سلم ہنسے تھے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کس سبب سے ہنس رہے ہیں ؟
قالَ مِن ضحكِ ربِّ العلمينَ حينَ قالَ اَتستهزئُ
آپ نے فرمایا رب العالمین کے ہنسنے کے سبب سے جبکہ اس نے کہا کہ تو رب العالمین ہو کر مجھ
مِنّي وانتَ ربُّ العلمينَ فيقولُ اِنّي لا استهزئُ
سے تمسخر کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم سے تمسخر نہیں کرتا - لیکن
مِنكَ ولكنّي على ما اشاءُ قديرٌ رواهُ مسلمٌ وفي روايةٍ
میں جو چاہوں کر سکتا ہوں اسے مسلم نے روایت کیا ہے اور مسلم کی ایک
لهُ عن ابي سعيدٍ نحوهُ الّا انّهُ لم يذكرْ فيقولُ يا ابنَ
روایت میں ہے ابی سعیدؓ سے اس کی مثل مگر اس نے یہ ذکر نہیں کیا اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے آدم
آدمَ ما يصريني مِنكَ الى آخرِ الحديثِ وزادَ فيهِ
کے بیٹے کونسی چیز میرا تجھ سے پیچھا چھڑائے گی اور اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں -
ويذكّرهُ اللهُ سلْ كذا وكذا حتّى اِذا انقطعتْ بهِ
اور اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائیگا فلاں چیز مانگ فلاں چیز مانگ یہانتک کہ جب اس کی آرزوئیں ختم ہو
الاَمانيُّ قالَ اللهُ تعالى هوَ لكَ وعشرةُ امثالِهِ
جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی اور اس سے دس گنا زائد تیرے لئے ہے - آپ
قالَ ثمَّ يدخلُ بيتَهُ فتدخلُ عليهِ زوجتاهُ مِن
نے فرمایا پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا تو اس پر اس کی دو بیویاں سفید رنگ والی اور
الحورِ العينِ فتقولانِ الحمدُ للهِ الذي احياكَ لنا
موٹی آنکھوں والی داخل ہونگی اور کہیں گی اس اللہ کا شکر ہے جس نے تمہیں ہمارے لئے پیدا کیا

۱ اللہ تعالیٰ کے ہنسنے سے ممکن ہے۔ یہ مراد ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی باتوں سے بہت ہی راضی اور خوش ہے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا از راہِ تعجب اور سرور ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک گنہگار بندے پر کمال رحمت اور لطف فرما رہے ہیں اور ابن مسعودؓ کا ہنسنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور خوشی کے باعث تھا واللہ اعلم ۱۲

وَاَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا اُعْطِيَ اَحَدٌ مِّثْلَ مَآ

اور ہمیں بتانے لئے پیدا کیا آپ نے فرمایا پھر وہ کہیگا کسی پر ایسی عنایت نہیں کی گئی جیسی مجھ پر

اُعْطِيْتُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى ٩٧

کی گئی ہے۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَ

علیہ وسلم نے فرمایا جب بہشتی بہشت میں جا پہنچیں گے اور

اَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ جِيْئَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ

دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائینگے تو موت کو لایا جائے گا یہانتک کہ بہشت اور دوزخ

الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ يَآ اَهْلَ

کے درمیان کھڑا کرکے ذبح کر دیا جائیگا پھر ایک پکارنیوالا پکارے گا اے بہشتیو!

الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَآ اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ

اس کے بعد موت نہیں ہے اور اے دوزخیو! اس کے بعد موت نہیں ہے پھر بہشتیوں کو تو خوشی

اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ

پر اور خوشی زیادہ ہوگی اور دوزخیوں کو غم پر اور غم

حَزَنًا اِلٰى حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

زیادہ ہو جائے گا۔

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِهَا

یہ باب بہشت اور بہشتیوں کی صفت میں ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ٩٨

ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ

نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیکوکار بندوں کے لئے

الصّٰلِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَآ اُذُنٌ سَمِعَتْ وَ

وہ چیزیں تیار کی ہیں جو آنکھوں نے کبھی دیکھی نہیں اور کانوں نے کبھی سنی نہیں اور

لَاخَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَّاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ

کسی انسان کے دل پر ان کا خیال بھی نہیں آتا اگر تم چاہو تو یہ پڑھ لو۔ پس کوئی نفس نہیں

۹۹ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ رض

جانتا جو اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے پوشیدہ کی گئی ہے ابو ہریرۃ سے روایت

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ

ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک کوڑے کی جگہ

۱۰۰ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ رض قَالَ قَالَ

دنیا اور دنیا کی ساری نعمتوں[۱] سے بہتر ہیں ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

[۱] اس لئے کہ دنیا و مافیہا فانی ہے۔ اور آخرت و مافیہا باقی ہے۔ واللہ اعلم ۱۲

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہشت میں ایک ایسا درخت

شَجَرَةً يَّسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَّا يَقْطَعُهَا

ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو سال چلتا ہے تو بھی اُسے ختم نہیں کر سکے گا۔ اور

وَلَقَابَ قَوْسِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ

البتہ مقدار ایک تمہارے کی کمان کی بہشت میں ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج

۱۰۱ الشَّمْسُ اَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ

طلوع ہوتا ہے یا غروب کرتا ہے ابی موسیٰ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کیلئے بہشت میں ایک ہی خالی

الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِّنْ لُؤْلُؤَةٍ وَّاحِدَةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا وَ

موتی کا ایک خیمہ ہوگا جس کا عرض اور بعض روایتوں میں اس کا طول

فِيْ رِوَايَةٍ طُوْلُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِّنْهَا

ساٹھ میل ہوگا۔ اس کے ہر ایک کونے میں اس کا اہل ہوگا

اَهْلٌ مَّا يَرَوْنَ الْاٰخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَ

دوسرے کو وہ نہیں دیکھیں گے مومن ان سب کے ہاں پھرا کرے گا اور

جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ اٰنِيَتُهُمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ اٰنِيَتُهُمَا

دو بہشت ہوں گے ان دونوں میں برتن وغیرہ اشیاء سب چاندی کی ہونگی اور دو بہشت سونے کے ہونگے ان کے

وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ اَنْ يَّنْظُرُوْا اِلٰى

برتن وغیرہ سب سونے کے ہونگے اور بہشتیوں کیلئے بہشت میں اپنے رب کی طرف دیکھنے میں[1] اس کی ذات پر

رَبِّهِمْ اِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

بزرگی اور عظمت کی چادر کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں ہو گی ؛

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۰۲

انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَّاْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ

بہشت میں ایک بازار ہے بہشتی ہر جمعہ کو وہاں آئیں گے پھر شمال[2] کی ہوا

الشَّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ

چلے گی پھر وہ ان کے مونہوں اور کپڑوں میں طرح طرح کی خوشبوئیں ڈالیگی پھر وہ لوگ

حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا

حسن اور جمال میں زیادہ ہوجائینگے پھر اپنے اہل کی طرف لوٹیں گے حالانکہ حسن اور جمال میں

حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ

بڑھے ہوئے ہوں گے ان کے اہل و عیال ان سے کہیں گے خدا کی قسم ہم سے جدا ہونے کے

ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ

بعد تم میں اور حسن اور جمال ہوگیا ہے ۔ وہ کہیں گے اور تم بھی خدا کی قسم

لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَّجَمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ ۱۰۳

ہمارے جانے کے بعد حسن اور جمال میں زیادہ[3] ہو گئے ہو ؛

جَابِرٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق

اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا

بہشتی بہشت میں کھائیں گے ، پئینگے اور نہیں تھوکیں گے اور نہ

---

[1] یعنی جب بہشتی بہشت میں داخل ہو جائیں گے ۔ تو تمام حجابات جسمانی جو بندے اور رویت رب میں حائل تھے سب اٹھ جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے پردے باقی ہوں گے ۔ پھر وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے رفع ہو جائینگے اور دیدار سے مشرف ہوا کرینگے ۱۲

[2] خین کی زیر اور زبر دونوں طرح سے آیا ہے وہ ہوا جب آدمی رو بقبلہ کھڑا ہو ۔ تو اس کے دائیں طرف سے آوے اور یہاں مراد ہے شل ہو شمال کے ۔ ۱۲

[3] یہ بات یا تو اس لئے ہے کہ ان کو بھی وہ ہوا پہنچی ہے اور یا ان بہشتیوں کا عکس پڑنے کے باعث یہ صورت نظر آ رہی ہے ۔ ۱۲

يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا
پیشاب کریں گے اور نہ پاخانہ پھریں گے اور نہ ناک چھینکیں گے لوگوں نے عرض

بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ
کی کہ فضلہ طعام کا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا طعام کا فضلہ ڈکار[1] اور پسینہ ہوگا مثل پسینہ[2] کستوری کے

يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ
بہشتیوں کو سبحان اللہ اور الحمد للہ کا الہام کیا جاوے گا اور وہ ذکر الٰہی ایسا سہولت سے ان سے ہوگا جس

104 النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
طرح سانس لینے میں آسانی ہوتی ہے ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَبْلَى
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بہشت میں داخل ہوگا وہ چین میں رہے گا اور فکر مند اور محتاج نہیں

105 ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ
ہوگا اور نہ اس کے کپڑے پرانے ہونگے اور نہ اسکی جوانی ختم ہوگی ابی سعید اور ابی ہریرہ سے

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا
کہ (بہشتیوں کو) ایک پکارنے والا پکاریگا تمہارے لئے یہ فیصلہ ہے کہ ہمیشہ تندرست ہی رہو کبھی بیمار نہ ہو

وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ
اور ہمیشہ ہی زندہ رہو اور کبھی نہ مرو اور تم ہمیشہ جوان

تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا
ہی رہو اور کبھی بوڑھے نہ ہو اور تم ہمیشہ چین میں رہو اور کبھی

106 تَبْأَسُوا أَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ
محنت اور مشقت نہ دیکھو ابی سعید سے روایت ہے کہا کہ رسول

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ

[1] یعنی بعض فضلہ ڈکار کے ذریعہ سے نکل جائے گا۔ اور بعض پسینہ کے ذریعہ سے ممکن ہے کہ ڈکار فضلہ طعام کا ہو اور پسینہ پانی کا فضلہ ہو۔ واللہ اعلم ۱۲

[2] یعنی پسینہ میں خوشبو کستوری کی سی ہوگی واللہ اعلم ۱۲

يَقُوْلُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَآ اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ

بہشتیوں سے فرمائے گا اے بہشتیو! پھر وہ کہیں گے اے

لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ

رب ہمارے ہم تیری خدمت میں حاضر اور موجود ہیں اور بھلائی ساری تیرے ہی قبضہ میں ہے پھر فرمائیگا

هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى يَا رَبِّ

آیا تم راضی ہوگئے ہو وہ کہیں گے اور ہم کیوں راضی نہوں ہمیں تو نے وہ

وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ

کچھ عطا فرمایا ہے کہ اپنی مخلوقات میں سے کسی کو نہیں دیا پھر فرمائیگا

اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبِّ وَ

کیا میں تمہیں اس سے بہتر ایک چیز نہ دوں وہ کہیں گے اس سے بہتر

اَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ

اور کیا چیز ہوسکتی ہے اللہ تعالیٰ فرمائیگا میں تم پر اپنی رضا[1]

رِضْوَانِيْ فَلَآ اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نازل کرتا ہوں اس کے بعد کبھی میں تم پر ناراض نہیں ہوں گا :

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

یہ باب اللہ تعالےٰ کی رویت کے بارے میں ہے

107 عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

جریر رضؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَّفِيْ

علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق قریب ہے کہ تم اپنے رب کو آشکارا دیکھو گے اور ایک

رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت میں ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں بیٹھے ہوئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ

تھے آپؐ نے چودھویں رات کے چاند کی طرف دیکھا پھر آپؐ نے فرمایا عنقریب تم

[1] جب مولیٰ اپنے بندے سے راضی ہوگیا۔ تو تمام سعادتیں اسے نصیب ہوگئیں اور دیدارِ الٰہی بھی اسی رضا ہی کا نتیجہ ہے۔ اوّل ان سے دریافت تھا کہ تم مجھ سے راضی ہو اس کے بعد اپنی رضا کا شرف انہیں عطا فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بندہ خدا تعالےٰ سے راضی ہو۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے ۱۲

سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ

اپنے رب کو دیکھو گے جسطرح اس چاند کو دیکھ رہے ہو اللہ تعالیٰ کے دیکھنے میں تم

فِيْ رُؤْيَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ

ایذا نہیں دیئے جاؤ گے پس اگر اس بات کی طاقت رکھو کہ تم سورج نکلنے سے پہلے کی نماز

قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ

(یعنی فجر) اور غروب سے پہلے کی نماز (یعنی عصر) پر غلبہ نہ کئے جاؤ

قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

تو کرو پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اور تسبیح پڑھ ساتھ حمد اپنے رب کی سورج کے نکلنے سے پہلے اور اس

١٠٨ قَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ

کے غروب ہونے سے پہلے ؛ صہیب رض سے روایت ہے وہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب بہشتی بہشت میں داخل ہو

الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا اَزِيْدُكُمْ

جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کوئی اور چیز چاہتے ہو تو وہ تمہیں اور دوں

فَيَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا

وہ عرض کریں گے کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا کیا تو نے ہمیں بہشت میں

الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ

داخل نہیں کیا کیا تو نے ہمیں دوزخ سے نجات نہیں دی آپ نے فرمایا پھر پردہ اٹھا دیا جائیگا پھر

فَيَنْظُرُوْنَ اِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ فَمَآ اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ

اللہ کی طرف دیکھیں گے پھر وہ کوئی چیز نہیں دیئے گئے محبوب تر ان

اِلَيْهِمْ مِّنَ النَّظَرِ اِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ

کے ہاں اللہ کے دیدار سے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جو لوگ نیکی کریں گے ان

اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کیلئے نیکی ہے۔ یعنی ثواب نیک ہے اور زیادہ اس سے ؛

۱؎ یعنی جس طرح چاند کے دیکھنے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اسی طرح ذات باری عزاسمہٗ کو دیکھنے میں بھی کوئی شک نہیں ہوگا

۲؎ فجر اور عصر کی نماز باقاعدہ اپنے پورے شرائط کے ساتھ ادا کیا کرو۔ اسی کی برکت سے دیدار الٰہی نصیب ہوگا۔ اگرچہ تمام نمازوں کی حفاظت کا یہی درجہ ہے۔ ان دو نمازوں کو اسلئے خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ کہ نماز صبح کا وقت استراحت اور نیند کے غلبہ کا وقت ہے اور نماز عصر کا وقت دن کے اختتام کا وقت ہے۔ دن کے قریب الاختتام ہونے کے باعث دل چاہتا ہے۔ کہ جلدی جلدی کام کو تمام کریں کیونکہ رات آرہی ہے اس لئے کام چھوڑ کر جانے کو دل نہیں چاہتا ۱۲

۳؎ اللہ تعالیٰ تو محجوب غیر محجوب ہے۔ دیکھنے والوں کی آنکھوں سے پردہ اٹھایا جاوے گا ۱۲

۴؎ یعنی بہشت ۱۲

۵؎ یعنی دیدار الٰہی ۱۲

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَاَهْلِهَا

یہ باب دوزخ اور اہل دوزخ کے بیان میں ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ۱۰۹
ابی ہریرۃ سے روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنْ
نے فرمایا تمہاری آگ کی گرمی دوزخ کی آگ کے ستر حصوں میں سے
نَارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً
ایک حصہ ہے عرض کی گئی یا رسول اللہ یہ دنیا کی آگ بھی کافی تھی
قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءً
آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ اس آگ سے انہتر حصہ زیادہ کی گئی ہے
كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رض ۱۱۰
ہر ایک حصہ دنیا کی آگ جیسا گرم ہے ابن مسعود سے روایت ہے
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ
دوزخ کو اس دن لایا جائے گا اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گی
مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
ہر ایک باگ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچیں گے
عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ۱۱۱
نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق سب سے ہلکے عذاب والا دوزخیوں میں سے
عَذَابًا مَنْ لَّهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَّارٍ يَغْلِيْ
وہ شخص ہوگا جس کے دو جوتے یعنی دو تلوے پاپوش کے اور دو تسمے آگ کے ہونگے ان

ف۱ یعنی دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انہتر حصہ زیادہ گرم ہے ۱۲

ف۲ ابتداء حصہ حدیث میں بھی یہی مضمون تھا تاکید کیلئے تکرار آیا ہے ۱۲۰

ف۳ یعنی اسے کھینچکر ایسی جگہ پر لاکر رکھیں گے کہ بہشت میں جانے کی کوئی راہ باقی نہیں رہیگی سوائے اس پل کے جو جہنم پر رکھی جائے گی ۱۲۰

مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى أَنَّ أَحَدًا

سبب سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا جسطرح کہ ہانڈی کھولتی ہے وہ یہ خیال ہی نہیں کرتا کہ اس

أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَّإِنَّهٗ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سے زیادہ سخت عذاب میں کوئی اور بھی ہے حالانکہ وہ سب دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب[1] میں ہے ؛

۱۱۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابن رضؓ عباس رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُوْ طَالِبٍ وَّهُوَ

نے فرمایا دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب میں ابوطالب[2] ہے وہ فقط جوتا

مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

دوزخ کا پہننے والا ہے جس کے سبب سے اس کا دماغ کھولتا ہے ؛

۱۱۳ عَنْ أَنَسٍ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ

فرمایا دنیاداروں میں جو سب سے زیادہ نعمتوں والا تھا اور وہ دوزخیوں میں سے ہے اپنے اعمال کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا

لحاظ سے قیامت کے دن ہوگا اُسے لایا جائیگا پھر اُسے دوزخ میں ایک غوطہ دیا جائیگا پھر کہا جائیگا اسے

ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّبِكَ نَعِيْمٌ

آدم کے بیٹے کبھی کوئی بھلائی یا آرام بھی تم نے دیکھا کبھی کوئی نعمت اور راحت بھی تم پر گذری

قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِأَشَدِّ النَّاسِ

وہ کہیگا۔ خدا کی قسم اے میرے رب میں نے کبھی راحت نہیں دیکھی اور اس شخص کو بھی لایا جائے گا جو

بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي

بہشتیوں میں سے دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں تھا اسے بہشت میں ایک غوطہ دیا جائیگا ۔ پھر

الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ

اُس سے پوچھا جائے گا۔ کیا تم نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی

[1] اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دوزخیوں کے عذاب میں کئی درجے ہیں ۱۲

[2] ابوطالب کا دوزخ میں جانا قابل عبرت ہے۔ کہ سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰة والسلام کا چچا ہونے کے باوجود جب اپنے اعمال نجات دلانے کے قابل نہیں ہیں۔ تو دوزخ میں بھیجدیا جاتا ہے ۱۲

وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا

اور آیا تجھ پر کبھی سختی آئی ہے پھر کہے گا۔ خدا کی قسم نہیں آئی اے میرے رب

مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ رح

مجھ پر کبھی کوئی سختی نہیں آئی ورنہ میں نے کبھی تکلیف ہی دیکھی ہے ؛

۱۱۴ وَعَنْهُ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ

اور انس رض سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اللہ

اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ

تعالیٰ قیامت کے دن سب سے ادنیٰ درجے والے عذاب کے دوزخی سے فرمائیگا جو چیزیں زمین

لَكَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِیْ بِهٖ

میں ہیں اگر وہ تیری ملکیت میں ہوں کیا تو وہ دے کر اس عذاب سے نجات پاتا۔

فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُّ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا

وہ کہیگا ہاں اللہ فرمائیگا میں نے تجھ سے اس سے ادنیٰ چیز چاہی تھی

وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِیْ شَيْئًا

حالانکہ تو آدم کی پیٹھ میں تھا یہ کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنا

فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پھر تونے انکار کیا مگر یہ کہ میرے ساتھ تو شریک کرے ؛

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

یہ باب بہشت اور دوزخ کے پیدا کرنے کے بیان میں ہے

۱۱۵ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابی رض ہریرۃ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ

نے فرمایا کہ بہشت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا دوزخ نے کہا مجھے

اُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ

متکبروں اور گردن کشوں کے لئے ترجیح دی گئی ہے اور بہشت نے کہا

۱؎ طیبی نے کہا ہے ظاہر یہ ہے کہ ارادہ یہاں میثاق کے لینے پر محمول کیا جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے۔ واذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذريتهم اور اس معنی کے مراد لینے پر یہ قرینہ دال ہے وانت فی صلب آدم۔ اور اباء کو یہاں نقض عہد پر محمول کیا جائے ۱۲

۲؎ تو نے عہد توڑا اور میری فرمانبرداری نہ کی۔ میرے امر و نہی کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اور تو میرے ساتھ شریک بنانے کے سوا باز نہ آیا ۱۲

۳؎ ہر ایک نے اپنے حال کے متعلق اظہار شکایت کیا کہ ایسا کیوں ہوا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ یہ میری مشیّت ہے کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔ ایک کو میں نے رحمت اور لطف کا محل بنایا اور دوسری کو محل قہر و غضب ٹھیرایا ۱۲۔

فَمَالِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَ

کہ میرے لئے یہ کیا ہوا کہ مجھ میں سوائے کمزوروں اور گمنام اور لوگوں کی نظروں سے گرے ہوئے ناتجربہ کار

غِرَّتُهُمْ قَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ اِنَّمَآ اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ

لوگوں کے اور کوئی داخل نہ ہوگا اللہ نے بہشت سے فرمایا سوائے اسکے نہیں تو میری رحمت ہے تیرے ذریعہ

بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَآ اَنْتِ

سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہوں رحمت کرتا ہوں اور دوزخ سے فرمایا سوائے اس کے نہیں تو

عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَآءُ مِنْ عِبَادِیْ وَ

میرا عذاب ہے تیرے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہوں عذاب کرتا ہوں اور

لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ

واسطے ہر ایک کے تم میں سے اس کا بھراؤ ہے ا پس دوزخ پس نہیں بھرے گی

حَتّٰی یَضَعَ اللّٰهُ رِجْلَهٗ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ

یہانتک کہ اللہ اپنا قدم اس میں رکھیگا پھر کہے گی بس۔ بس۔ بس پس اس وقت

تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُهَا اِلٰی بَعْضٍ فَلَا یَظْلِمُ اللّٰهُ

بھری جائے گی اور اس کے بعض اجزاء بعض کیطرف جمع کیے جائینگے یعنی سمٹ آویگی پھر اللہ تعالیٰ

مِنْ خَلْقِهٖ اَحَدًا وَّاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللّٰهَ یُنْشِئُ لَهَا

اپنی مخلوقات میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ ا پس جنت پس تحقیق اللہ اس کیلئے ایک نئی مخلوق پیدا

خَلْقًا مُّتَّفَقٌ عَلَیْهِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ ۱۱۶

کرے گا ۲ انس رض سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ یُلْقٰی فِیْهَا وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ

سے روایت کرتے ہیں، ہمیشہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور وہ کہتی جائے گی اور کچھ

مَّزِیْدٍ حَتّٰی یَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِیْهَا قَدَمَهٗ فَیَنْزَوِیْ بَعْضُهَا

زیادہ ہے۔ یہانتک کہ رب العزت اس میں اپنا قدم رکھیگا پھر اس کے بعض اجزاء بعض

اِلٰی بَعْضٍ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا یَزَالُ

کی طرف سمٹ آئینگے پھر کہے گی بس۔ بس مجھے تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم ہے اور بہشت

ا حاصل یہ ہے کہ جنت اور دوزخ مومن اور کافر اللہ تعالیٰ کے جمال اور جلال کے مظاہر ہیں ۱۲

۲ انہیں اعمال صالحہ کئے بغیر بہشت میں داخل فرمائیگا ۱۲

فِی الْجَنَّۃِ فَضْلٌ حَتّٰی یُنْشِئَ اللّٰہُ لَھَا خَلْقًا

میں ہمیشہ بچی ہوئی جگہ رہے گی یہانتک کہ اللہ اس کے لئے ایک مخلوق پیدا کرے گا اس

فَیُسْکِنُھُمْ فَضْلَ الْجَنَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

بہشت کی بچی ہوئی جگہ میں بسائے گا۔

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِکْرِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

یہ باب ابتدائے پیدائش اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے بارہ میں ہے

۱۱۷ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

عمرؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں

وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی دَخَلَ اَھْلُ[۱]

کھڑے ہوئے بڑا کھڑا ہونا پھر آپ نے خبر دی ابتدائے پیدائش سے آخر تک یہاں تک کہ بہشتی

الْجَنَّۃِ مَنَازِلَھُمْ وَاَھْلُ النَّارِ مَنَازِلَھُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ

بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوں یاد رکھا اس ساری چیز کو

۱۱۸ مَنْ حَفِظَہٗ وَنَسِیَہٗ[۲] مَنْ نَسِیَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّؒ عَنْ عَائِشَۃَؓ

جس نے یاد رکھا اور اسے بھلایا جس نے اسے بھلا دیا۔ عائشہؓ سے

عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ

روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا فرشتے نور

الْمَلٰۤئِکَۃُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ[۳] مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ

سے پیدا کئے گئے ہیں اور جان پیدا کیا گیا ہے شعلۂ آگ دھوئیں ملے ہوئے

۱۱۹ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَکُمْ[۴] رَوَاہُ مُسْلِمٌؒ عَنْ اَنَسٍؓ

کے سے اور آدمؑ کو پیدا کیا گیا ہے اس چیز سے جو تمہارے لئے بیان کی گئی ہے۔ انسؓ سے

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا

روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے آدمؑ کو

صَوَّرَ اللّٰہُ اٰدَمَ فِی الْجَنَّۃِ[۵] تَرَکَہٗ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ

بہشت میں صورت دی جب تک اللہ نے چاہا اسے چھوڑ دیا

---

[۱] یعنی مبدأ اور معاد کے حالات سب اول سے آخر تک بیان فرمائے۔ دوسری امتوں کے حالات بیان فرمائے اور اپنی امت پر خیر و شر جو کچھ گذرنے والا ہے وہ بھی بیان فرمایا ۱۲

[۲] حاصل یہ ہے کہ بعض نے وہ تفصیل یاد رکھی اور بعض نے بے توجہی سے فراموش کر دی ۱۲

[۳] جان سے مراد جن ہے یا جنوں کا باپ جس طرح آدم بشر کے باپ ہیں ۱۲

[۴] یعنی قرآن مجید میں خلقہ من تراب ہے ۱۲

[۵] ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش اور صورت بہشت میں عطا ہوئی حالانکہ اخبار اس امر پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کی پیدائش اور صورت وادی نعمان میں ہوئی جو عرفات کے جنگلوں میں سے ہے۔ اس کے درست کرنے اور روح پھونکنے کے بعد اسے بہشت میں لے گئے لہذا فی الجنۃ کا لفظ باعتبار عاقبت حال کے ہے۔ یعنی پیدا کر کے بہشت میں رکھا۔ اور توربشتی نے کہا ہے کہ میرے خیال میں لفظ فی الجنۃ راوی کا سہو ہے ۱۲

يتركه فجعل ابليس يطيف به ينظر ما هو فلما

پھر ابلیس نے ان کے پتلے کے گرد پھرنا شروع کیا دیکھتا تھا کہ یہ کیا ہے جب اسے

رأه اجوف عرف انه خلق خلقا لا يتمالك رواه مسلم

اندر سے خالی دیکھا تو یہ سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو غیر مضبوط ہے ؏

۱۲۰ عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه

ابی ہریرۃ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وسلم اختتن ابراهيم النبي وهو ابن ثمانين

ابراہیمؑ نبی نے اسّی (۸۰) سال کی عمر میں قدومؑ

۱۲۱ سنة بالقدوم متفق عليه وعنه قال قال رسول الله

کے ساتھ ختنہ کیا ؏ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم ان موسى كان رجلا حييا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق موسیٰؑ بہت شرم والے بدن کے بہت ڈھانکنے

ستيرا لا يرى من جلده شيء استحياء فاذاه من

والے تھے انکے بدن کی کھال سے انکی شرم کے باعث کچھ نظر نہیں آتا تھا پھر بنی اسرائیل میں سے جس

اذاه من بني اسرائيل فقالوا ما يستتر هذا التستر

نے چاہا ان کو ایذا دی انہوں نے کہا اس قدر سخت ڈھانکنا ان کی

الا من عيب بجلده اما برص او ادرة وان

کھال میں کسی عیب کے سوا نہیں ہوسکتا، یا کوڑھ ہے یا فوطوں کے پھولے ہونے کے باعث کرتے

الله اراد ان يبرئه فخلا يوما وحده ليغتسل

ہیں اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے انہیں اس عیب سے بری کرنا چاہا پس ایکدن موسیٰؑ لوگوں سے نہانے کیلئے الگ ہوئے

فوضع ثوبه على حجر ففر الحجر بثوبه فجمح

اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھے وہ پتھر موسیٰؑ کے کپڑے لیکر بھاگ نکلا پس موسیٰؑ اس پتھر

موسى في اثره يقول ثوبي يا حجر ثوبي يا حجر

کے پیچھے یہ کہتے ہوئے دوڑے اے پتھر میرے کپڑے دے اے پتھر میرے کپڑے

۱ؔ برھئی کے آلہ یعنی بسولہ کو کہتے ہیں۔ اور شام کی ایک بستی کا نام بھی ہے یعنی مراد یہ ہے کہ اس آلہ سے کیا یا اس بستی میں کیا ۱۲

حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا

یہانتک کہ وہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت تک جا پہنچا پھر انہوں نے موسیٰؑ کو ننگا دیکھ لیا

اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ

بہترین پیدائش خدا کی اور کہا خدا کی قسم موسیٰؑ ہیں تو کوئی

بَاْسٍ وَّاَخَذَ ثَوْبَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ اِنَّ

عیب نہیں موسیٰؑ نے کپڑے لئے لئے اور پتھر کو مارنا شروع کیا۔ پھر خدا کی قسم تحقیق

بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا

پتھر میں موسیٰؑ کی مار کے تین یا چار یا پانچ نشان تھے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ رض قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی میں گالی

وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِى اصْطَفٰى

گلوچ تک نوبت پہنچی پس مسلمان نے کہا اس خدا کی قسم جس نے محمدؐ کو جہان

مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِىُّ وَالَّذِى

والوں پر برگزیدہ کیا یہودی نے کہا اس خدا کی قسم ہے جس

اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ

نے موسیٰؑ کو جہان والوں پر فضیلت دی مسلمان نے اس وقت اپنا ہاتھ

عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِىِّ فَذَهَبَ

اٹھایا اور یہودی کے مونہہ پر طمانچہ مارا یہودی رسول اللہ

الْيَهُوْدِىُّ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں چلا گیا جو کچھ اس کے اور

بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِىُّ صَلَّى

مسلمان کے درمیان واقع ہوا تھا اس کی اطلاع دی ۔ آپ (صلی اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ

وسلم) نے مسلمان کو بلایا اس سے اس معاملہ کے متعلق دریافت کیا اس نے آپ

سلہ یعنی اس عیب نقصان سے بری تھے۔ جوان کی طرف نسبت کئے جاتے تھے ۱۲

سلہ۲ ایک ایک لاٹھی مارنے سے ایک نشان پڑجاتا تھا۔ اور موسیٰؑ علیہ السلام نے غصہ میں آکر اس لئے مارا کہ کپڑے اٹھا کر کیوں بھاگ گیا۔ اس واقعہ میں موسیٰؑ کے دو معجزے ہیں ایک پتھر کا چلنا۔ دوسرے مار کے نشان کا پڑجانا۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ خلوت میں ننگا غسل کرنا جائز ہے۔ اگرچہ ستر بدن افضل ہے ۱۲-

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى

کو سارا واقعہ سنایا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے موسیٰؑ پر بزرگی مت

مُوْسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَصْعَقُ

دو کیونکہ قیامت کے دن آدمی بیہوش کیئے جائیں گے میں بھی ان کے ساتھ بیہوش

مَعَهُمْ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُّفِيْقُ فَإِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ[1]

ہو جاؤں گا پھر میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں جو افاقہ پائیگا پس ناگہاں میں موسیٰ علیہ السلام کو عرش

بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ كَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ

کے ایک جانب کو پکڑنے والا پاؤں گا پھر میں نہیں جانتا کہ موسیٰؑ ان لوگوں میں تھے جو بیہوش ہوئے

فَأَفَاقَ قَبْلِيْ أَوْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِيْ

تھے پھر مجھ سے پہلے ہوشیار ہوئے یا ان لوگوں میں تھے جنہیں اللہ نے مستثنیٰ کر دیا تھا اور ایک

رِوَايَةٍ فَلَا أَدْرِيْ أَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ

روایت میں ہے میں نہیں جانتا آیا آج کے دن کی بیہوشی کا حساب طور کے دن کی بیہوشی میں کر دیا گیا ہے

أَوْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا أَقُوْلُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ

یا مجھ سے[2] پہلے ہوشیار ہوئے اور میں نہیں کہتا کہ کوئی یونس بن متی سے

يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى[3] وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَا

افضل ہے اور ابی سعید کی روایت میں ہے ۔ کہ

١٢٣ تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ

انبیاءؑ میں ایک دوسرے کو فضیلت مت دو ۔ ابی ہریرۃؓ نے کہا ۔ کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ[4]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ملک الموت موسیٰؑ بن عمران کے

مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ أَجِبْ رَبَّكَ قَالَ

ہاں آیا اس نے کہا کہ اپنے رب کے حکم کو قبول کر آپؐ نے فرمایا

فَلَطَمَ مُوْسٰى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَأَهَا قَالَ

موسیٰؑ نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا پھر اس آنکھ کو نکال دیا آپؐ نے فرمایا

---

[1] جس طرح کہ اس آیت میں ہے فصعق من فی السمٰوٰت ومن فی الارض الا من شاء اللہ ۱۲

[2] جب موسیٰ علیہ السلام کو یہ فضیلت حاصل ہے تو پھر مجھ کو موسیٰ علیہ السلام پر کیوں فضیلت دیں اور یہ آپ کی تواضع ہے ۔ کیونکہ فضل جزئی فضل کلی کے منافی نہیں ہے ۱۲۔

[3] متّیٰ میم کی زبر اور تا مفتوح مشددہ سے ہے ۱۲

[4] یعنی عزرائیل علیہ السلام ۱۲

فَرَجَعَ الْمَلَكُ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ إِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ

وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے ہاں لوٹ گیا عرض کی کہ تو نے مجھے اپنے

إِلٰى عَبْدٍ لَّكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَأَ عَيْنِيْ قَالَ

ایسے بندے کے ہاں بھیجا جو مرنا ہی نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ نکال دی ہے

فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى عَبْدِيْ

آپ نے فرمایا پھر اللہ نے اسکی آنکھ درست کردی اور فرمایا میرے بندے کے پاس جا۔ اسے

فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ

کہہ زندگی چاہتے ہو اگر تو زندگی چاہتا ہے تو اپنا

يَدَكَ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ

ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھ دے۔ پھر جتنے بال تیرے ہاتھ کے نیچے

شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ

چھپیں گے پھر تو اتنے سال زندہ رہے گا موسیٰؑ نے کہا پھر کیا ہوگا فرمایا

تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ

پھر تو مرے گا فرمایا پھر ابھی جلدی مرنا چاہتا ہوں اے میرے رب مجھے

مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ

ارض مقدسہ سے ایک پتھر پھینکے جانے کی مسافت پر کر دے رسول اللہ صلی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں وہاں ہوتا

لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ إِلٰى جَنْبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ

تو تمہیں اس کی قبر دکھاتا راستہ کے کنارے پر سرخ ٹیلے کے

الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ۱۲۴

پاس ہے ۔ ابی ہریرہ سے روایت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ

سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دو عورتیں تھیں دونوں کے پاس دو بیٹے تھے۔ بھیڑیا

ف ۱ ما استفہامیہ ہے۔ اور ہٰ سکتہ کے لئے ہے ۱۲

ف ۲ یعنی بیت المقدس اور یہ تمنا موسیٰؑ نے اس لئے کی ہو گی۔ کہ وہ مقام بہ نسبت اور جگہوں کے اس زمانہ میں افضل تھا اور انبیاء علیہم السلام کا مدفن تھا۔ اور شاید کہ تیہ میں ہوں۔ اس لئے یہ دعا کی۔ کہ بیت المقدس کے قریب دفن ہوں اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مواضع متبرکہ اور مدافن صلحاء کے قریب دفن ہونا مستحب ہے ۱۲

الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا

آیا اور ایک کا بچہ لے گیا۔ ان دونوں میں سے ایک نے اپنی ساتھ والی

اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ

سے کہا کہ تیرا بیٹا بھیڑیا لے گیا ہے دوسری نے کہا کہ نہیں تیرا بیٹا لے گیا

بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى

ہے دونوں داؤدؑ کے ہاں فیصلہ لائیں آپ نے بیٹا بڑی کو دلایا۔

فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ

پھر وہ دونوں سلیمانؑ بن داؤدؑ کے ہاں گئیں۔ دونوں نے سلیمانؑ کو واقعہ سنایا آپ نے

ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى

فرمایا مجھے چھری لا دو۔ میں اسے چیر کر دونوں کو دے دیتا ہوں چھوٹی نے عرض کی

لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ

اللہ آپ پر رحم کرے اس طرح نہ کیجئے وہ بڑی ہی کا بیٹا ہے آپ نے وہ

۱۲۵ لِلصُّغْرٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

بیٹا چھوٹی کو دیا۔ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب لوگوں سے زیادہ دنیا اور آخرت میں عیسٰیؑ بن

فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ اَلْاَنْبِيَآءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ

مریمؑ کے زیادہ قریب ہوں۔ تمام انبیاء علاتی بھائی ہیں اور انکی

وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَّلَيْسَ بَيْنَنَا

مائیں مختلف ہیں اور ان کا دین ایک ہے میرے اور عیسٰیؑ کے

۱۲۶ نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

درمیان کوئی نبی نہیں آیا۔ ابی موسٰیؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَّلَمْ يَكْمُلْ

سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا مردوں میں سے بہت سے کامل ہوئے ہیں اور عورتوں

۱؎ یا تو اس لئے اسے دلایا کہ لڑکا اس کے پاس تھا۔ پھر اس قاعدہ شرعیہ پر انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ صاحب ید یعنی قابض غیر قابض سے اولٰی ہے۔ یا اس لئے کہ وہ بڑی کے مشابہ تھا یا کسی اور سبب سے یہ فیصلہ صادر فرمایا۔ بہر حال یہ فیصلہ اجتہاد سے تھا۔ وحی سے نہ تھا۔ ورنہ سلیمانؑ کو اس کے خلاف کرنے کی کب گنجائش ہو سکتی تھی۔ ۱۲

۲؎ عیسٰی علیہ السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور عیسٰی علیہ السلام نے آپ کی آمد کی بشارت دی تھی۔ اور آنحضرتؐ کے دین کی بنیاد رکھنے والے تھے کہ وہ تشریف لائیں۔ تو انہیں تسلیم کرو۔ اور آخر زمانہ میں بھی آپؐ کے نائب اور خلیفہ ہوں گے۔ ۱۲

۳؎ تمام انبیاء علیہم السلام کے اصول دین ایک ہی ہیں مثلاً توحید۔ رسالت قیامت کا اقرار اور عبادات بدنیہ اور مالیہ کا التزام کرانا۔ باقی صورتِ احکام ہر قوم کے مناسب حال ہوتی رہی ہے۔ ۱۲

☆

مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَأَةُ

ہیں سے سوائے مریمؑ بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی

فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ

کے اور کامل نہیں ہوئی اور عائشہؓ کی فضیلت باقی عورتوں پر

الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

مثل فضیلت ثرید کے بقیہ طعاموں پر ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ

یہ باب سب پیغمبروں کے سردار کی فضیلتوں میں ہے اللہ کی رحمتیں اور اس کا سلام آپ پر ہو

١٢٧ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

واثلہ بن الاسقع نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ

سنا ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسماعیلؑ کی اولاد میں

مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِّنْ كِنَانَةَ

سے کنانہ کو چنا اور کنانہ میں سے قریش کو چنا

وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ وَّاصْطَفَانِيْ

اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چنا اور مجھے بنی ہاشم

١٢٨ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ

میں سے چنا ۔ ابی ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں آدمؑ کی

وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يَّنْشَقُّ عَنْهُ

اولاد کا قیامت کے دن سردار ہونگا اور میں سب سے پہلا ہونگا جس کی قبر

١٢٩ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ

کھلے گی اور میں پہلے شفاعت کرنے والا ہوں گا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہونگا۔

سلہ بظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو عورتیں باقی تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ حتی کہ فاطمہؓ خدیجہؓ عائشہؓ اور باقی تمام ازواج مطہرات سے بھی۔ اس کا جواب یہ دیتے ہیں۔ یا تو مراد اگلی امتوں کی عورتیں ہیں۔ ان میں ان دو ہی کو فضیلت حاصل ہے۔ یا آپ کا یہ فرمانا ان بیبیوں کے مناقب بذریعہ وحی معلوم ہونے سے پہلے کا ہو۔ یا یہ بیبیاں دوسری احادیث کی بنا پر مستثنیٰ ہیں۔ مثلاً ارشاد ہے۔ فاطمة سيدة نساء اهل الجنة ١٢

سلہ یعنی جمیع صفات کمال میں بہتر اور بزرگ ہونگا ١٢

أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ

قیامت کے دن تمام انبیاء سے بڑھ کر میرے تابعدار زیادہ ہوں گے اور میں سب سے

يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

پہلے بہشت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔ انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰتِيْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بہشت کے دروازہ پر آؤں گا -

فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُوْلُ مُحَمَّدٌ

پھر کھلواؤں گا پھر بہشت کا نگہبان کہیگا تو کون ہے میں کہوں گا محمدؐ

فَيَقُوْلُ بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

پھر وہ کہیگا تیرے متعلق ہی مجھے حکم دیا گیا تھا کہ تجھ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

أَنَا أَوَّلُ شَفِيْعٍ فِي الْجَنَّةِ لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ

میں پہلا شفیع ہونگا اپنی امت کو جنت میں پہنچانے کیلئے کسی نبی کی اتنی تصدیق

الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا

نہیں کیگئی جتنی میری کی گئی ہے اور بعض نبی انبیاء میں ایسے بھی

صَدَّقَهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ

ہیں جن کی تصدیق ان کی امت میں سے سوائے ایک شخص کے کسی نے نہیں کی۔

أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابی ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْيَانُهُ

میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایک محل کی ہے اسکی عمارت بہت عمدہ بنائی گئی ہے

ف۱ بعض احادیث میں پہلے گذر چکا ہے کہ آپ کی امت بہشتیوں کی دو تہائی ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ تابعین کی کثرت متبوع کی فضیلت کا موجب ہے ۱۲

ف۲ انبیاء علیہم السلام اور ان کی شرائع اور ان کی ہدایت اور ارشاد کو ایک محل کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے سب انبیاء علیہم السلام پیدا ہو چکے گویا دین کا محل تیار ہو چکا تھوڑی سی کسر باقی تھی۔ جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود سے پوری ہو گئی ۱۲۔

تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ

اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے پھر دیکھنے والے اسے آکر دیکھتے ہیں اس کی تعمیر کی

مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ

عمدگی سے تعجب کرتے ہیں مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی پاتے ہیں پھر میں نے

أَنَا سَدَدْتُّ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِيَ الْبُنْيَانُ

اس اینٹ کی جگہ بھر دی ہے میرے ذریعہ سے عمارت کی تکمیل ہوگئی ہے

وَخُتِمَ بِيَ الرُّسُلُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَ

اور میرے آنے کے بعد رسول ختم کر دیئے گئے اور ایک روایت میں ہے میں وہ اینٹ ہوں

١٣٣ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ جَابِرٍ رض قَالَ قَالَ

اور میں خاتم النبیین ہوں :: جابر رض نے کہا کہ رسول

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيْتُ خَمْسًا

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں

لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ

دیگئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں ایک مہینہ کی مسافت پر دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈالنے

شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا

سے مدد کیا گیا ہوں اور میرے لئے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی (یعنی تیمم سے) بنادیگئی ہے

فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أُمَّتِيْ أَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ

پس میری امت میں سے جس شخص کو نماز کا وقت آجائے پس جہاں ہو وہیں نماز پڑھ لے

وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَأُعْطِيْتُ

اور میرے لئے غنیمتیں حلال کیگئی ہیں اور مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال نہیں ہوئیں اور مجھے شفاعت عظمیٰ

الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً

عامہ کا مرتبہ دیا گیا ہے اور ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور میں

١٣٤ وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ سَعْدٍ رض

تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں :: سعد رض سے روایت ہے

لے سوائے حمام اور مقبرہ کے کہ ان کا ذکر علیحدہ آچکا ہے پہلی امتوں میں سوائے ایک جگہ معین کے کہ عبادت خانے ان کے تھے نماز درست نہ تھی ۱۲۰

سے پہلی امتیں جو مال غنیمت پائیں۔ جو حیوانات کے سوا باقی مال ایک جگہ اکٹھا کر دیتیں۔ اور آگ آسمان سے آکر جلا دیتی۔ اور اگر حیوانات لوٹتی۔ تو وہ فقط لوٹنے والوں کی ملکیت ہوتے۔ انبیاء علیہم السلام کا ان پر کوئی حق نہیں سمجھا جاتا تھا ۱۲

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ

تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی معٰویہ[۱] کی مسجد کے

بَنِيْ مُعٰوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا

پاس سے گذرے اسمیں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ

مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ

کے ساتھ پڑھی اور بڑی دیر تک[۲] اپنے رب سے دعا کی جب نماز اور دعا سے فارغ ہوئے تب فرمایا میں نے اپنے

رَبِّيْ ثَلٰثًا فَأَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً

رب سے تین دعائیں مانگی تھیں دو تو مجھے دیدیں اور ایک نہیں دی۔ میں

سَأَلْتُ رَبِّيْ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيْهَا

نے اپنے رب سے یہ سوال کیا تھا کہ میری امت کو عام قحط سالی سے ہلاک کرے یہ تو مجھے عطا فرما

وَسَأَلْتُهٗ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيْهَا

دی اور میں نے سوال کیا کہ میری امت کو غرق کرنے کے عذاب[۳] سے ہلاک کرے یہ دعا بھی قبول فرمائی

وَسَأَلْتُهٗ أَنْ لَّا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا

اور میں نے اس سے سوال کیا کہ انکی آپس میں لڑائی بھی نہ ہونے پائے سو یہ قبول[۴] نہ فرمائی۔

١٣٥ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص

بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ أَخْبِرْنِيْ عَنْ صِفَةِ

سے ملا ہیں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ

کی جو صفت توراۃ میں آئی ہے وہ بتلائے۔

فَقَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرٰىةِ

انہوں نے کہا ہاں خدا کی قسم تحقیق وہ توراۃ میں بعض ان صفتوں سے

بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْاٰنِ يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ

موصوف ہے جو قرآن میں ذکر کی گئی ہیں۔ اے نبی ہم نے

---

[۱] بنی معٰویہ انصار کا ایک قبیلہ ہے ۱۲

[۲] التحیات میں یا اس کے بعد دعا کی۔ ۱۲۔

[۳] یعنی جسطرح قوم فرعون بحر قلزم میں غرق ہوئی۔ اور قوم نوح علیہ السلام طوفان میں غرق ہوئی۔ یعنی ایسا عذاب نہ آئے۔ جس سے ساری قوم غرق ہو جائے۔ ۱۲۔

[۴] اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر دعا قبول کرنے کے لئے پابند نہیں ہے ۱۲

أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ

آپ کو شاہد[۱] اور خوشخبری[۲] دینے والا اور ڈرانے[۳] والا اور امیوں کیلئے پناہ بنا کر بھیجا ہے

أَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ

تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے تیرا نام میں نے متوکل رکھا ہے نہ بدخو

بِفَظٍّ وَّلَا غَلِيْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ

ہے اور نہ سخت دل ہے اور نہ بازاروں میں غل مچانے والا اور برائی کا بدلہ

بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ

برائی نہیں کرے گا بلکہ درگذر کرے گا اور بخشدیگا اور اللہ اسے دنیا سے

اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَّقُوْلُوْا لَآ إِلٰهَ

قبض نہیں کرے گا۔ یہانتک کہ اس کے ذریعہ سے ٹیڑھی قوم کو سیدھا کردے بایں طور پر لا الہ

إِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَّأٰذَانًا صُمًّا وَّ

الا اللہ کہدیں اور اللہ اس کلمہ کی برکت سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور پردوں

قُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

میں آئے ہوئے دل کھول دیگا۔

بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ

یہ باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں اور صفتوں کے بیان میں ہے

١٣٦ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

جبیر بن مطعم نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ لِيْ أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَّأَنَا أَحْمَدُ

وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں

وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ

اور میں مٹانے والا ہوں اللہ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹائیگا اور میں حاشر ہوں

الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ

لوگ اٹھائے جائیں گے میرے قدموں پر (یعنی اول قبر سے میں اٹھونگا۔ لوگ میرے بعد اٹھینگے) اور میں عاقب ہوں اور

---

[۱] قیامت کے دن امت کیلئے گواہی دینے والے ہوں گے ۱۲

[۲] صحیح راستہ اختیار کرنے والوں کو خوشخبری دینے والے ۱۲

[۳] غلط راستوں پر جانیوالوں کو ڈرانے والے کہ تمہارے اعمال بد کے یہ نتائج نکلیں گے ۱۲

[۴] امیین سے مراد عرب ہیں عرب کو عذاب الٰہی سے بچانے کے لئے حضور انور کا وجود باجود پناہ ہے۔ حالانکہ آپ سارے جہان کے لئے پناہ ہیں عرب کا نام خصوص طور پر لیا گیا ہے کیونکہ آپ عرب ہی میں پیدا ہوئے اور پہلے ان کی اصلاح فرمائی ۱۲

[۵] سب کام مجھے سونپنے والا۔ اور اپنی قوت پر بالکل بھروسہ نہ کرنے والا ۱۲

[۶] بازار کا خاص طور پر اس لئے نام لیا گیا۔ کہ عام طور پر شور و غوغا وہیں ہوتا ہے ۱۲

[۷] مواہب لدنیہ میں ہے۔ آنحضرت کے القاب اور نام قرآن مجید میں بہت آئے ہیں بعض علماء نے ننانوے نام موافق تعداد اسماء الٰہیہ کے جمع کئے ہیں اور قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تیس نام اپنے ناموں میں سے اپنے حبیب کے ساتھ خاص کئے ہیں بعض نے کہا ہے کہ اگر پہلی کتابوں اور قرآن مجید اور حدیث شریف سے جمع کئے جائیں تو تین یا چار سو تک ہیں سیوطی نے ایک کتاب علیحدہ آپ کے ناموں میں تالیف کی ہے۔ ۱۲

١٣٧ اَلَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی رضؓ

عاقب وہ ہے جس کے بعد نبی کوئی نہیں آئے گا ؏ ابی موسیٰ رضؓ اشعری نے فرمایا

الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات مبارک کے بہت سے

وَسَلَّمَ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَہٗ اَسْمَآءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ[1] وَّاَحْمَدُ[2]

نام فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے میں محمدؐ اور احمدؐ ہوں

وَالْمُقَفِّیْ[3] وَالْحَاشِرُ[4] وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ[5] وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ[6] رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور مقفی اور حاشر اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ ہوں

١٣٨ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

ابی ہریرۃ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ کَیْفَ یَصْرِفُ اللّٰہُ عَنِّیْ شَتْمَ

فرمایا تم تعجب نہیں کرتے کہ اللہ مجھ سے قریش کی گالیاں

قُرَیْشٍ وَّلَعْنَھُمْ یَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّیَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا

اور لعنت کس طرح پھیر دیتا ہے وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور مذمم پر لعنت

١٣٩ وَاَنَا مُحَمَّدٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ رحؒ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ رضؓ قَالَ کَانَ

بھیجتے ہیں حالانکہ میں محمد ہوں ؏ جابرؓ بن سمرۃ نے فرمایا کہ رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ

صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور داڑھی کے اگلے حصہ میں کچھ

رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ وَکَانَ اِذَا ادَّھَنَ لَمْ یَتَبَیَّنْ[7] وَاِذَا

سفید بال نمودار ہوئے تھے جب آپؐ تیل لگاتے تھے تو وہ ظاہر نہیں ہوتے تھے اور

شَعِثَ رَاْسُہٗ تَبَیَّنَ وَکَانَ کَثِیْرَ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ فَقَالَ

جب بال بکھرے ہوئے ہوتے تھے تو وہ سفید بال ظاہر ہوتے تھے اور آپ کی داڑھی بہت بالوں والی تھی ایک

رَجُلٌ وَّجْھُہٗ مِثْلُ السَّیْفِ[8] قَالَ لَا بَلْ کَانَ مِثْلَ

شخص نے کہا کہ آپ کا چہرہ تلوار کی طرح ہے جابرؓ نے کہا نہیں بلکہ آپؐ کا چہرہ مثل

---

[1] محمد۔ بہت اور بے حد اور بے شمار تعریف کیا گیا ۱۲

[2] احمد۔ اپنے مولا کی بہت زیادہ تعریف کرنے والا ۱۲

[3] سب پیغمبروں کے پیچھے آنے والا ۱۲

[4] لوگ میرے قدم پر جمع کئے جائیں گے۔ یعنی سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور دوسرے لوگ میرے بعد اٹھیں گے۔ ۱۲

[5] نبی التوبۃ اس لئے کہ بے حد لوگ آپ کے ہاتھ پر توبہ کرنے والے ہیں۔ یا اس لئے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کی طرف بہت زیادہ رجوع کرنے والے ہیں یا اس لئے کہ آپ کی برکت سے آپؐ کی امت کی زبانی توبہ قبول ہوگی بخلاف باقی امتوں کے کہ ان کی توبہ قتل اور سزا ملنے سے ہوتی تھی ۱۲

[6] نبی الرحمۃ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین ۱۲

[7] تیل لگانے اور کنگھی کرنے سے بال اکٹھے ہو جاتے ہیں تو سفید بال تھوڑے ہونے کے باعث چھپ جاتے تھے اور جب تیل لگا ہوا نہ تو بکھرے ہوئے ہوتے تھے۔ اسلئے وہ سفید بال نظر آنے لگتے تھے اور آپؐ کے سر اور داڑھی میں بیس بالوں سے زیادہ سفید نہیں تھے۔ ۱۲

[8] یعنی چمک اور روشنی میں ۱۲

الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيْرًا وَّرَأَيْتُ الْخَاتَمَ

سورج اور چاند کے نہ تھا اور گولائی مائل تھا اور میں نے مہرِ نبوت کو مانند

عِنْدَ كَتِفِهٖ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

بیضۂ کبوتر کے شانہ کے پاس دیکھا اس مہرِ نبوت کا رنگ آپ کے باقی بدن کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا

١١ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ

ام خالدرضؓ بنت خالدرضؓ بن سعید نے کہا رسول اللہ صلی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ

اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے لائے گئے ان میں ایک چھوٹی سی کالی

صَغِيْرَةٌ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ

کملی تھی آپ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ اُسے اٹھا کر لایا گیا

فَاَخَذَ الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهٖ فَاَلْبَسَهَا قَالَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ

پھر آپؐ نے کملی کو اپنے ہاتھ میں لیا اور ام خالدرضؓ کو اوڑھایا فرمایا پرانا کر اور پرانا کر

ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْ اَصْفَرُ

پھر پرانا کر اور پرانا کر اور اس کملی میں نشان سبز یا زرد تھے آپؐ نے فرمایا

فَقَالَ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ

اے ام خالد یہ کپڑا خوب ہے سناہ کا لفظ حبشی زبان میں حسنہ کے معنی میں ہے

قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِيْ اَبِيْ

ام خالد کہتی ہے پس شروع ہوئی کہ مہرِ نبوت کے ساتھ کھیلتی تھی میرے باپ نے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مجھے ڈانٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اسے چھوڑ دے (یعنی مت ڈانٹ)

١ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

انس سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت

وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَيْسَ

لمبے تھے اور نہ بہت ٹھگنے تھے اور آپ نہایت

بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ

ہی سفید رنگ مثل چونے کے نہ تھے۔ جس میں سرخی کی آمیزش نہ ہو اور نہایت ہی گندم گوں مائل بسیاہی بھی نہ تھے۔

الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ

اور آپ کے بال سخت گھنگرالے[2] نہ تھے۔ اور نہ نرم نیچے لٹکے ہوتے[3]۔ اللہ نے آپ کو چالیس برس کی عمر میں نبوت عطا

سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ

فرمائی۔ پھر آپ مکہ میں دس[4] سال رہے اور مدینہ میں دس سال

سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ

رہے اللہ نے آپ کو ساٹھ[5] سال کی عمر میں وفات دی اور آپ

فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِيْ

کے سر اور داڑھی میں بیس بال سفید بھی نہ تھے اور ایک

رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

روایت میں یوں آیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت یوں بیان کرتے تھے کہ

كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ

آپ قوم میں میانہ قد تھے نہ تو بہت زیادہ لمبے اور نہ بہت زیادہ ٹھگنے

أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روشن اور چمکتے رنگ والے اور کہا کہ آپ کے بال آدھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ

کانوں تک تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ کے بال کانوں اور شانوں

وَعَاتِقِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ

کے درمیان میں تھے متفق علیہ اور امام بخاری کی روایت میں ہے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ بڑے

الرَّأْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَرَ بَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَ

سر اور موٹے قدموں[6] والے تھے آپ کے بعد اور آپ سے پہلے میں نے انکی مثل کوئی نہیں

كَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ وَفِيْ أُخْرٰى كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ

دیکھا اور آپ[7] کشادہ ہتھیلیوں والے تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ کے دونوں قدم

---

[1] بلکہ سرخ سفید گندم گون تھے۔ ۱۲

[2] حبشیوں کی طرح نہ تھے۔ ۱۲

[3] بلکہ ان دونوں صورتوں کے درمیان درمیان تھے۔ ۱۲

[4] مکہ معظمہ میں آپ تیرہ سال تشریف فرما رہے۔ مگر راوی نے دس سے زائد جو کسر ہے۔ اُسے شمار نہیں کیا۔ ۱۲

[5] یہاں بھی راوی نے کسر کو شمار نہیں کیا۔ حالانکہ آپ کے انتقال پُرملال کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال کی تھی۔ ۱۲

[6] یعنی پاؤں مبارک پرگوشت تھا۔ یہ علامت شجاعت اور ثابت قدمی کی ہے۔ ۱۲

[7] سر کا بڑا ہونا عرب کی زبان میں ممدوح ہے۔ کیونکہ یہ سرداری اور عقلمندی پر دلالت کرتا ہے ۱۲

١٤٢ وَالْكَفَّيْنِ عَنِ الْبَرَاءِ رضـ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اور ہتھیلیاں موٹی تھیں . براء رضـ سے روایت ہی کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ

وسلم میانہ قد تھے دونوں کندھوں کے درمیان کافی لمبائی تھی آپ کے

شَعْرٌ بَلَغَ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ

کے بال نرمۂ گوش تک پہنچتے تھے میں نے آپ کو سرخ حلہ (جوڑے) میں دیکھا ہے . میں

لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

نے اس سے بہتر کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی اور مسلم کی ایک روایت میں ہے

قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ

کہ براء رضـ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَضْرِبُ

بہتر کوئی بالوں والا سرخ حلہ والا نہیں دیکھا آپ کے بال آپ کے

مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَ

کندھوں کے قریب پہنچتے تھے دو کندھوں میں کافی دوری تھی آپ نہ بہت لمبے اور

١٤٣ لَا بِالْقَصِيْرِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

نہ پستہ قد تھے سماک رضـ بن حرب جابر رضـ بن سمرۃ سے روایت

سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ

ضَلِيْعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوْشَ الْعَقِبَيْنِ

دہن تھے اور آپکی آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی تھی اور ایڑیاں کم گوشت تھیں

قِيْلَ لِسِمَاكٍ رضـ مَا ضَلِيْعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيْمُ الْفَمِ

سماک سے کہا گیا ضلیع الفم کیا چیز ہے کہا بڑے منہ والے

قِيْلَ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيْلُ شَقِّ الْعَيْنِ قِيْلَ

کہا گیا اشکل العین کیا چیز ہے کہا آنکھ کے لمبے شگاف والے . کہا گیا

ؔ۱ مردوں کے لئے یہ چیز قابل تعریف ہے . کیونکہ یہ قوت اور شجاعت کی علامت ہے ۱۲

ؔ۲ سرخ سے یہ مراد ہے . کہ اس میں سرخ دھاریاں تھیں ۱۲

ؔ۳ عرب میں کشادہ دہنی مرد کے لئے ممدوح ہے . اور تنگ دہنی کو عیب جانتے ہیں اور بعض نے کشادہ دہنی سے فصاحت و بلاغت مراد لی ہے ۱۲

ؔ۴ علماء نے کہا ہے . کہ سماک کا اشکل العین کی یہ معنی بیان کرنا غلطی ہے اور ٹھیک وہی ہے جو ترجمہ کیا گیا ہے چنانچہ علماء لغت اسی پر اتفاق رکھتے ہیں ۱۲

مَا مَنْهُوْشُ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

کہ منہوش العقبین کیا چیز ہے کہا کہ ایڑی پر کم گوشت والے

١٤٤ عَنْ ثَابِتٍ رضؓ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

ثابت رضؓ سے روایت ہے کہا کہ انسؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ[1]

وسلم کے خضاب کے متعلق پوچھا گیا انہوں نے کہا آپ اس حد تک پہنچے ہی نہ تھے

لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهٖ فِيْ لِحْيَتِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ

کہ خضاب لگائیں اگر میں چاہتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کے سفید بال گن لوں تو گن

لَوْ شِئْتُ اَعُدُّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَأْسِهٖ فَعَلْتُ

لیتا اور ایک روایت میں ہے اگر میں چاہتا کہ آپ کے سر کے سفید بال گن لوں تو کر سکتا تھا اور مسلم

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ

کی ایک روایت میں ہے انسؓ نے کہا سوائے اسکے نہیں کہ سفیدی آپکے

فِيْ عَنْفَقَتِهٖ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ

ریش بچہ[2] میں اور آپ کی کنپٹیوں میں اور کچھ سر میں تھی

١٤٥ عَنْ اَنَسٍ رضؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روشن

اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ وَ

اور چمکیلے رنگ کے تھے آپ کا پسینہ گویا کہ موتی ہوتا تھا جب آپ راہ چلتے تو آگے کی طرف

مَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَّلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ

جھک کر چلتے اور میں نے ایسا دیبا[3] اور ریشم بھی کبھی نہیں چھوا جو رسول اللہ صلی

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ

اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کبھی مشک

مِسْكًا وَّلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

اور عنبر بھی ایسا نہیں سونگھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے

---

[1] یعنی آپ کے سفید بال تھوڑے سے تھے ۱۲

[2] وہ بال جو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیان ہوتے ہیں ۱۲

[3] دیبا بھی ایک قسم کا ریشم ہے ۱۲

١٤٦ عليه وسلم متفق عليه عن امّ سليم ان النبي صلى ١

زیادہ خوشبودار ہو۔ ام سلیم رضؓ سے روایت ہے تحقیق رسول

الله عليه وسلم كان يأتيها فيقيل عندها فتبسط

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں آتے تھے اور ان کے ہاں دوپہر کو آرام فرماتے تھے وہ چمڑہ

نطعا فيقيل عليه وكان كثير العرق فكانت تجمع

کا بچھونا بچھا دیتی تھی آپ اس پر دوپہر کو آرام فرماتے آپ کو پسینہ بہت آتا تھا۔ ام سلیمؓ آپ کے پسینہ کو اکٹھا

عرقه فتجعله في الطيب فقال النبي صلى الله

کر لیتی تھیں پھر اسے خوشبو میں ملا لیتی تھیں آپ نے فرمایا

عليه وسلم يا ام سليم ما هذا قالت عرقك

اے ام سلیم یہ کیا کرتی ہو اس نے عرض کیا آپ کے

نجعله في طيبنا وهو من اطيب الطيب وفي

پسینہ کو ہم خوشبو میں ڈال دیتی ہیں اور یہ پسینہ تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہے اور

رواية قالت يا رسول الله نرجو بركته لصبياننا

ایک روایت میں ہے اس نے کہا یا رسول اللہ! ہم اس پسینہ سے اپنے بچوں کیلئے برکت کی امید

قال اصبت متفق عليه

رکھتے ہیں آپ نے فرمایا تم نے ٹھیک کہا۔

باب في اخلاقه وشمائله صلى الله عليه وسلم

یہ باب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقوں اور عادتوں کے بیان میں ہے

١٤٧ عن انس قال خدمت النبي صلى الله عليه

انس رضؓ سے روایت ہے کہا کہ میں نے دس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

وسلم عشر سنين فما قال لي اف ولا لم صنعت

کی ہے مجھے کبھی آپ نے اُف تک نہیں فرمایا اور نہ کبھی

١٤٨ ولا الا صنعت متفق عليه وعنه قال كان رسول الله

فرمایا یہ کام کیوں کیا اور نہ کبھی یہ فرمایا کیوں نہیں کیا۔ انسؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی

؎۱ یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کی خوشبو مشک اور عنبر سے زیادہ ہوتی تھی۔ ۱۲

؎۲ ام سلیم حضرت انسؓ کی ماں ہیں۔ کہتے ہیں کہ ام سلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ تھیں محرم ہونے کے لحاظ سے آپ ان کے ہاں تشریف لاتے اور آرام فرماتے خالہ رضاعی تھیں یا نسبی واللہ اعلم ۱۲

؎۳ یعنی اس کی برکت سے وہ بچپن کی تمام تکلیفوں سے محفوظ رہیں گے۔ ۱۲

؎۴ جب آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت انس کی والدہ اور بعض دوسرے رشتہ دار انہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور یہیں چھوڑ دیا۔ اس وقت ان کی عمر آٹھ یا دس برس کی تھی اور دس سال آپ کی خدمت میں رہے ۱۲

؎۵ یہ دنیاوی امور میں تھا۔ البتہ دین کے کاموں میں آپ ارشاد فرماتے ہوں گے کیونکہ اس معاملہ میں پہلو تہی نہیں ہو سکتی۔ ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا

اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے بڑھ کر خلق والے تھے

فَاَرْسَلَنِیْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَآ اَذْهَبُ وَفِیْ

آپؐ نے ایک دن مجھے کسی کام کے لئے بھیجا میں نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جاؤں گا اور

نَفْسِیْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِیْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

میرے دل میں یہ ارادہ تھا کہ جس کام کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَّ

نے حکم دیا ہے وہ کرنے کیلئے جاؤں گا پھر میں گھر سے نکلا یہاں تک کہ میں ان لڑکوں سے گزرا

هُمْ يَلْعَبُوْنَ فِی السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

جو بازار میں کھیل رہے تھے پس ناگہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ مِنْ وَّرَآئِیْ قَالَ

وسلم نے آکر مجھے میری گدی سے پکڑ لیا انسؓ نے کہا

فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ ذَهَبْتَ

میں نے آپؐ کی طرف دیکھا آپؐ ہنس رہے تھے آپؐ نے فرمایا اے انیس تو گیا جہاں

حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

میں نے تمہیں حکم دیا تھا میں نے عرض کی۔ ہاں یارسول اللہ! میں اب جاتا ہوں؛

١٤٩ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

انسؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِیٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ

ساتھ جارہا تھا اور آپؐ پر نجران کی چادر تھی جس کا کنارہ موٹا تھا

فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِیٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَآئِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَّ

آپؐ کو ایک گنوار نے پایا پس آپکو مع آپ کی چادر کے سخت کھینچا اور

رَجَعَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الْاَعْرَابِیِّ

آپؐ اس گنوار کے سینہ میں کھچ کر آ گئے

---

[1] انسؓ صغر سنی اور نادانی کے باعث یہ کہہ رہے ہیں۔ اور نابالغ اور غیر مکلف ہونے کے باعث آپؐ اس پر گرفت نہیں فرماتے ۱۲

[2] ان لڑکوں کے پاس حضرت انسؓ یا تو کھیلنے کے خیال سے ٹھہرے ہیں۔ یا تماشہ دیکھنے کے خیال سے ۱۲۔

[3] یمن میں ایک شہر کا نام نجران ہے ۱۲۔

حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

یہانتک کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گردن کے کنارہ پر نگاہ کی

وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ

آپؐ کی گردن کے کنارہ میں چادر کے کنارے نے اس گنوار کے زور سے کھینچنے نے

ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْلِیْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْ عِنْدَكَ

نشان ڈال دیا تھا پھر کہا اے محمدؐ میرے لئے (اپنے کارپردازوں کو) حکم کر کہ مجھے اللہ کے مال سے دیں

فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ

جو تیرے پاس ہے پھر آپؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے پھر

ضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ 150

ہنسے اور اس کے لئے دینے کا حکم فرمایا؛ انسؓ سے روایت ہے کہا کہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمدہ ترینؐ لوگوں سے تھے

اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ

اور سب لوگوں سے بڑھکر سخی تھے اور سب لوگوں سے بڑھ کر بہادر تھے ایک رات مدینہ والے دہشت زدہ

الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ

ہوئے اس وقت لوگ اس آواز کی طرف نکلے

فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ

انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے آتے ہوئے ملے کہ

النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا

اس آواز کی طرف لوگوں سے بھی پہلے تشریف لیگئے تھے آپؐ نے فرمایا کوئی خوف نکرو کوئی خوف نکرو

وَعَلٰى فَرَسٍ لِاَبِیْ طَلْحَةَ عُرْیٍ مَّا عَلَيْهِ سَرْجٌ وَفِیْ

اور آپؐ ابی طلحہؓ کے ننگی پیٹھ والے گھوڑے پر سوار تھے جس پر زین بھی نہ تھی اور آپؐ

عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ 151

کی گردن میں تلوار تھی آپؐ نے فرمایا میں نے اس گھوڑے کو دریاؐ پایا ہے؛ انسؓ سے روایت

ـلـه اور روایت میں یہ بھی آیا ہے ۔من مال اللہ الذی عندک کے بعد گنوار نے یہ لفظ بھی کہے لامن مالک ومال ابیک اللہ کے مال سے اس کی مراد مال زکوٰۃ ہے ۔اس حدیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال تحمل معلوم ہوتا ہے اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حاکم اور والی کو رعایا کے بیوقوف افراد کی بے ادبیوں پر صبر کرنا مستحب ہے ۔١٢

ـ٢ـه یعنی حسن وجمال اور فضل وکمال اور صفات جمیلہ میں ١٢

ـ٣ـه یعنی دریا کے بہاؤ کیطرح تیز رو پایا ہے ۔١٢

أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا

بے ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی بکریاں مانگیں

بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيْ

جو دو پہاڑوں کا درمیان بھریں آپؐ نے اُسے اتنی ہی دیدیں وہ اپنی قوم کے پاس آکر کہنے لگا اے میری قوم

قَوْمِ أَسْلِمُوْا فَوَاللّٰهِ إِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ

مسلمان ہو جاؤ[1] خدا کی قسم تحقیق محمدؐ اتنی عطا دیتا ہے کہ تنگدستی سے بھی

152 الْفَقْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ

نہیں ڈرتا[2] جبیرؓ بن مطعم سے روایت ہے جبکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ

علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین سے واپسی کے وقت سفر کر رہے تھے

فَعَلِقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُوْنَهُ حَتَّى اضْطَرُّوْهُ إِلَى

پس اس علاقہ کے گنوار آپؐ کو چمٹ گئے آپ سے مال غنیمت کا سوال کرتے تھے[3] یہاں تک کہ آپ کو کیکر

سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کے درخت کیطرف گھیر کر لیگئے کیکر نے آپکی چادر کو اچک لیا یعنی اٹک گئی آپؐ وہاں ٹھہر

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُوْنِيْ رِدَائِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ

گئے اور فرمایا مجھے میری چادر دے دو اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کی تعداد

الْعِضَاهِ نَعَمٌ لَقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا

میں چارپائے ہوتے تو میں تمہیں تقسیم کر دیتا پھر تم مجھے نہ بخیل پاتے

153 وَلَا كَذُوْبًا وَلَا جَبَانًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

اور نہ جھوٹا وعدہ کرنے والا اور نہ بزدل پاتے[4] ابی ہریرۃؓ سے روایت ہے

قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ

انہوں نے کہا عرض کی گئی یا رسول اللہ مشرکوں پر بددعا فرمایئے[5] آپؐ نے فرمایا

إِنِّيْ لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ

مجھے لعنت کرنیوالا بنا کر نہیں بھیجا گیا سوائے اس کے نہیں کہ میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں[6]

---

[1] آپؐ کا یہ عطیہ آپؐ کے کمال زہد اور انتہائی توکل پر دلالت کرتا ہے۔ ۱۲

[2] کیونکہ اسلام ہی ایسے اعلیٰ الاخلاق کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

[3] یعنی حنین کی غنیمت میں سے مانگتے تھے۔ چنانچہ گذشتہ حدیث میں جو بکریاں دینے کا ذکر آیا ہے۔ تو وہ بھی اسی غزوۂ حنین کی مال غنیمت میں سے تھیں۔ ۱۲

[4] میں بزدل نہیں ہوں۔ کہ دینے کے بعد فقر و افلاس سے ڈروں۔ ۱۲

[5] تاکہ سب ہلاک ہو جائیں ۱۲

[6] مجھے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ کہ لوگوں کو اللہ کے قریب لاؤں۔ لعان بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے دور ہٹاؤں۔ ۱۲

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّؓ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

ابی سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَیَاءً مِّنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا فَاِذَا

وسلم اس باکرہ عورت سے بھی زیادہ باحیاء تھے جو اپنے پردہ میں ہو آپ جب

رَاٰی شَیْئًا یَکْرَھُہٗ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ عَنِ

کسی ایسی چیز کو دیکھتے تھے جو آپکو ناپسند ہوتی تھی تو آپکے چہرے سے اس بات کو پہچان لیتے تھے۔

الْاَسْوَدِؓ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَؓ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

اسودؓ سے روایت ہے کہا میں نے عائشہؓ سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ فِیْ بَیْتِہٖ قَالَتْ کَانَ یَکُوْنُ فِیْ

وسلم اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا اپنے گھر والوں کی خدمت

مِھْنَۃِ اَھْلِہٖ یَعْنِیْ خِدْمَۃَ اَھْلِہٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ

میں مصروف رہتے تھے اور جب نماز کا وقت آتا

خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ عَنْ عَائِشَۃَؓ قَالَتْ مَا

تو نماز پر تشریف لیجاتے۔ عائشہؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

خُیِّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ اَمْرَیْنِ

صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی دو کاموں میں اختیار نہیں دیا گیا۔ مگر آپ

قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَیْسَرَھُمَا مَا لَمْ یَکُنْ اِثْمًا فَاِنْ کَانَ اِثْمًا

ان دونوں میں سے آسان ترین کو لیتے تھے جبتک کہ وہ گناہ نہوتا اگر وہ گناہ ہوتا

کَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْہُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

تو سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہنے والے ہوتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِہٖ فِیْ شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ

اپنی ذات کے لئے کسی معاملہ میں کبھی بدلہ نہیں لیا مگر اس صورت میں کہ کیجائے

یُّنْتَھَکَ حُرْمَۃُ اللّٰہِ فَیَنْتَقِمُ لِلّٰہِ بِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

وہ چیز جس کا کرنا اللہ نے حرام کیا ہے پھر سزا دیتے تھے اللہ کے واسطے اس حرمت کے سبب سے۔

---

۵۱ وہ باکرہ عورت جو پردے میں رہتی ہو۔ وہ اس باکرہ سے زیادہ باحیاء ہوتی ہے۔ جو پردے سے باہر نکلتی اور آتی جاتی ہو۔ ۱۲

۵۲ گھر والوں کی جو ضرورت ہوتی۔ اس کے پورا کرنے میں مصروف رہتے ۱۲

ع اسود بڑے تابعی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ انہوں نے پایا ہے۔ خلفاء اربعہ کو انہوں نے دیکھا ہے۔ انہوں نے اسی حج اور عمرے کئے ہیں۔ ہمیشہ روزہ دار رہتے تھے۔ اور ہر دورات میں قرآن شریف ختم کیا کرتے تھے۔ بہت ہی حدیثوں کے راوی ہیں ۱۲

۵۳ مجمع البحار میں ہے کہ اگر تخییر کفار اور منافقین کی جانب سے ہو تو دو امروں میں سے ایک کا گناہ ہونا ممکن ہے اور اگر مسلمانوں کی جانب سے ہو تو مراد یہ ہے کہ دو میں سے ایک گناہ کا باعث ہو سکتی ہے مثلاً تخییر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کے۔ وہ مجاہدہ کہ ہلاکت کو پہنچائے وہ جائز نہیں ہے۔ اور تخییر خداتعالیٰ کی جانب سے ہو۔ مثلاً اسارٰی بدر میں ہوئی۔ کہ قیدیوں کو قتل کریں یا فدیہ لیں ۱۲

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

یہ باب آنحضرت کی بعثت اور ابتداء وحی کے بیان میں ہے

۱۵۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضؓ قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ
عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر پیغمبر بنائے گئے پھر آپؐ مکے میں تیرہ سال رہے
سَنَةً يُوْحٰى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ
آپؐ کی طرف وحی کی جاتی تھی پھر آپؐ کو ہجرت کا حکم دیا گیا پھر ہجرت کی اور مدینہ میں دس
سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
سال رہے اور تریسٹھ لہ سال کی عمر میں آپؐ نے وفات پائی ؛

۱۵۸ عَنْ أَنَسٍ رضؓ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انس رضؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ وَأَبُوْ بَكْرٍ رضؓ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ
نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور ابو بکر رضؓ نے تریسٹھ سال کی عمر
وَّسِتِّيْنَ وَعُمَرُ رضؓ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
میں وفات پائی اور عمر رضؓ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ؛
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ ثَلٰثٌ وَّسِتِّيْنَ أَكْثَرُ
محمد بن اسماعیل رحؒ نے فرمایا زیادہ تر مشہور روایت تریسٹھ سال ہی کی ہے ؛

۱۵۹ عَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
عائشہ رضؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا سب سے پہلی چیز وحی کے حصہ میں سے جو آپؐ پر
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ
شروع ہوئی وہ سچے خواب تھے
فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ
پس آپؐ کوئی خواب نہیں دیکھتے تھے مگر وہ چیز صبح کی سفیدی چرکرنے کی طرح

لہ اور یہی قول صحیح ہے بعض نے کہا ہے۔ کہ آپؐ پینسٹھ برس کے تھے۔ اور بعض نے کہا ہے۔ کہ آپؐ ساٹھ برس کے تھے ۱۲

عہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا ہے۔ یا کسی صحابی سے ورنہ حضرت عائشہ رضؓ ابتداء زمانہ وحی میں موجود نہ تھیں ۱۲

فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ

ظاہر ہو جاتی تھی پھر آپؐ کے دل میں خلوۃ نشینی کا شوق پیدا ہوا اور آپؐ غار حرا میں

حِرَاءٍ[1] فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي ذَوَاتِ

تنہائی میں بیٹھا کرتے تھے اور کئی کئی راتیں وہاں یاد الٰہی میں مصروف رہتے قبل اس

الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ

کے کہ اپنے اہل کی طرف اداء حقوق کیلئے کچھ کر آئیں اور اس تخلیہ کے لئے توشہ ساتھ

ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ

لے جاتے پھر خدیجہؓ کی طرف لوٹ کر آتے پھر تقریباً اتنی راتوں کیلئے توشہ لیجاتے یہانتک کہ آپؐ

الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ

کے پاس حق یعنی وحی آئی اور آپؐ غار حرا ہی میں تھے آپؐ کے پاس فرشتہ آیا اس نے کہا پڑھ

فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ[2] قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي[3] حَتَّى

آپؐ نے فرمایا میں پڑھ نہیں جانتا آپؐ نے فرمایا اس فرشتے نے مجھکو پکڑا اور اس نے مجھے بھینچا

بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا

یہانتک کہ اسے اس میں تکلیف ہوئی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا پھر کہا پڑھ پھر میں نے کہا میں تو

أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي

پڑھنا نہیں جانتا پھر اس نے مجھے پکڑا اور دوسری دفعہ بھینچا یہانتک کہ اس نے اس میں

الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ

تکلیف پائی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا پھر کہا پڑھ پھر میں نے کہا میں پڑھنا جانتا ہی نہیں

فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ

پھر اس نے مجھے پکڑا پھر تیسری مرتبہ مجھے بھینچا یہانتک کہ اس نے اس سے تکلیف اٹھائی

ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ[4] بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○

پھر مجھے چھوڑ دیا اور فرمایا اقرأ باسم ربك الذي خلق

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ○ الَّذِي

خلق الانسان من علق اقرأ و ربك الاكرم الذي

لہ حراء حاء مہملہ کی زیر اور راء مخففہ ممدودہ کے ساتھ ہے۔ حراء مکہ معظمہ میں ایک مشہور پہاڑ ہے۔ اور اس زمانہ میں وہاں سے سیدھی نظر خانہ کعبہ پر پڑتی تھی۔ شائد اسی لئے انتخاب فرمایا ہو۔ اور منقول ہے کہ اصحاب الفیل کے واقعہ میں عبدالمطلب نے وہاں جاکر دعا کی تھی۔ امام نووی وغیرہ نے لکھا ہے کہ خلوت نشینی صالحین اور اللہ تعالیٰ کے عارف بندوں کا شیوہ ہے ۱۲۔

ٹہ یعنی اچھی طرح سے پڑھنا نہیں جانتا۔ بعض روایتوں میں یوں بھی آیا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے ایک ریشمی صحیفہ جواہر سے مرصع آپؐ کے ہاتھ میں دیا۔ اور کہا کہ پڑھ تو آپؐ نے فرمایا میں تو لکھا ہوا پڑھ نہیں سکتا۔ یہ معنی زیادہ انسب ہیں۔ ۱۲

سٹہ اور یہ بھینچنا جبرئیل کا آپؐ کے وجود کو نور ملکوت اور وحی کے آپؐ کے وجود مبارک میں داخل کرنے کیلئے تھا۔ تاکہ آپؐ اس سے وحی کے متحمل ہونے کیلئے آمادہ و مستعد ہو جائیں۔ ۱۲

ٹہ اس رب کے نام سے پڑھ۔ جس نے پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب سب سے بڑھ کر عزت والا ہے وہ رب جس نے قلم کے ذریعہ سے سکھایا انسان کو وہ چیز سکھائی جو وہ نہیں جانتا تھا۔ ۱۲

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ[1] ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ

علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم پھر آپ یہ آیتیں پڑھ کر

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰى

گھر لوٹ آئے درآنحالیکہ آپ کا دل کانپ[2] رہا تھا آپ خدیجہؓ پر داخل

خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ

ہوئے اور فرمایا مجھے کپڑا اوڑھا دو مجھے کپڑا اوڑھا دو انہوں نے کپڑا اوڑھا دیا یہانتک

عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ

کہ آپ سے ڈر جاتا رہا اور اصل حال تھم آئے تب آپ نے خدیجہؓ سے فرمایا اور انہیں واقعہ کی اطلاع دی

خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَا

مجھے تو اپنی جان کا خطرہ[3] ہے خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہرگز نہیں خدا کی قسم تمہیں اللہ کبھی رسوا

يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ[4] وَتَصْدُقُ

نہیں کرے گا اس لئے کہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور آپ بات

الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ[5] الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي

سچی ہی کہتے ہیں اور آپ بوجھ اٹھاتے ہیں اور نادار کی ضرورت کیلئے اشیاء حاصل کر کے دیتے ہیں

الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ

اور آپ مہمان نوازی کرتے ہیں اور تمام حق کی مصیبتوں میں امداد کرتے ہیں۔ پھر خدیجہؓ آپ کو

خَدِيْجَةُ اِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ابْنِ عَمِّ[6] خَدِيْجَةَ فَقَالَتْ

ورقہ بن نوفل اپنے چچا زاد بھائی کے پاس لے گئیں خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔

لَهٗ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ[7] فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ

اے چچا زاد بھائی اپنے بھتیجے سے واقعہ سن آپ سے ورقہ نے کہا

يَا ابْنَ اَخِيْ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اے بھتیجے تو کیا دیکھتا ہے آپ نے جو کچھ دیکھا تھا۔ وہ سارا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰى فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ[8]

واقعہ ورقہ کو سنا دیا ورقہ نے کہا یہ وہی ناموس یعنی فرشتہ

---

[1] صاحب کشاف نے فرمایا ہے یہ قلم اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت پر دلالت کرتا ہے کہ کیا کیا عجیب و غریب علوم اس سے لکھے جاتے ہیں ۱۲۔

[2] شدت رعب کے باعث جو جبرائیل علیہ السلام کے آنے کے باعث دل پر طاری ہوا تھا ۱۲

[3] بار نبوت کے اٹھانے سے اپنے عاجز آنے کا ڈر تھا۔ یا قوم کے ایذاء دینے پر صبر کے ہاتھ سے جانے کا ڈر تھا۔ واللہ اعلم ۱۲

[4] اگرچہ وہ آپ سے قطع رحمی کریں ۱۲

[5] تکسب تاء کی زبر کے ساتھ صحیح ہے اگرچہ پیش کے ساتھ بھی آیا ہے ۱۲۔

[6] چچا زاد بھائی اس لئے تھے کہ خدیجہؓ بنت خالد بن اسد بن عبد العزیٰ ہیں اور ورقہ بن نوفل بن اسد ہیں ۱۲۔

[7] حقیقتاً آپ اس کے بھتیجے نہیں ہیں وہ چونکہ بوڑھے تھے اس لئے بھتیجا کہہ دیا ۱۲۔

[8] ناموس وہ ہوتا ہے جو باطن کا بھید جانتا ہو۔ اہل کتاب جبرائیل علیہ السلام کو ناموس کہتے تھے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ خیر کے بھید کے جاننے والے کو ناموس کہتے ہیں۔ اور شر کے بھید جاننے والے کو جاسوس کہتے ہیں۔ ۱۲۔

الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى يَالَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا

ہے جو اللہ نے موسیٰؑ پر وحی کے ساتھ بھیجا تھا اے کاش کہ تیری دعوت نبوت

لَيْتَنِيْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ

کے وقت میں جوان ہوتا کاش کہ میں زندہ ہوتا جبکہ تیری قوم تجھے نکال دے گی آپؐ نے فرمایا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ

کیا وہ مجھے نکال دینے والے ہیں اُس نے کہا ہاں

لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ

کبھی کوئی شخص ایسی چیز نہیں لایا جیسی کہ تو لایا ہے مگر اس کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے

وَاِنْ يُدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ

اور اگر میں تیرا وہ زمانہ پاتا تو تیری بڑی زبردست مدد کرتا پھر ورقہ نے

يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ

دیر نہ کی کہ وفات پا گیا اور وحی منقطع ہو گئی اور بخاری

الْبُخَارِيُّ حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے زیادہ کیا ہے کہ جو ہمیں معلوم ہوا ہے آپؐ کو انقطاع وحی سے سخت

فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ

غم ہوا کہ کئی دفعہ صبح کو گئے تا کہ اونچے پہاڑوں کی چوٹیوں

رُءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ

سے گر پڑیں پھر جب پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے تا کہ اپنی

لِكَيْ يُلْقِيَ نَفْسَهٗ مِنْهُ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ

جان کو وہاں سے گرائیں تو جبرائیلؑ ظاہر ہوتے اور کہتے

يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاشُهٗ

اے محمدؐ تحقیق تو اللہ کا سچا رسول ہے اس کہنے سے حضرتؐ کے دل کا

١٦٠ وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ عَنْ جَابِرٍؓ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

اضطراب اور قلق دور ہوتا اور آپ کا دل تسکین پاتا۔ جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ

ؐ ایک روایت میں اُوذِی کا لفظ بھی آیا ہے یعنی ایسا دعوے کرنے والے کو ایذا دیا گیا ہے۔ ۱۲

ؐ ورقہ کے آپؐ پر ایمان لانے پر کسی کو انکار نہیں ہوسکتا ۱۲

ؐ یعنی نبوت تو ثابت ہو گئی۔ اس کے بعد بعض کا خیال ہے کہ تین سال تک وحی نہیں آئی اور بعض کہتے ہیں کہ چھ ماہ تک نہیں آئی۔ اور بعض کے نزدیک اڑھائی ماہ تک بند رہی واللہ اعلم۔ ابن حجر نے کہا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام تو آتے رہے مگر قرآن نازل نہیں ہوتا تھا ۱۲

علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی قال فبینا انا

علیہ وسلم سے سُنا - آپؐ انقطاعِ وحی کا واقعہ یوں بیان فرماتے تھے آپؐ نے فرمایا

امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری

ایک وقت میں جارہا تھا میں نے آسمان سے ایک آواز سُنی پس میں نے آنکھ اٹھا کر دیکھا

فاذا الملک الذی جاءنی بحراء قاعد علی کرسی

ناگہاں وہ فرشتہ جو میرے پاس حرا میں آیا تھا - وہ آسمان اور زمین کے درمیان

بین السماء والارض فجئثت منہ رعبا حتی ہویت

کرسی پر بیٹھنے والا ہے میں تو اس کے رعب کے باعث پریشان ہوگیا یہاں تک کہ

الی الارض فجئت اھلی فقلت زملونی زملونی

میں زمین پر گر گیا - پھر میں اپنے گھر والوں کے ہاں آیا اور میں نے کہا مجھے کپڑا اوڑھا

فزملونی فانزل اللہ تعالی یا ایہا المدثر قم

دو مجھے کپڑا اوڑھا دو انہوں نے مجھے کپڑا اوڑھا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا اے لحاف اوڑھنے

فانذر وربک فکبر[1] وثیابک فطہر[2] والرجز[3]

والے اٹھ اور لوگوں کو ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور اپنے آپ کو

فاھجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

پلیدی سے بچا پھر تو وحی گرم ہوگئی یعنی بکثرت آنے لگی اور پے درپے آنی شروع ہوگئی عائشہ رضی اللہ عنہا

ان الحارث بن ھشام رضی اللہ عنہ سال رسول اللہ صلی اللہ

سے روایت ہے کہ تحقیق حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یاتیک الوحی

وسلم سے سوال کیا عرض کی یا رسول اللہ! آپ پر وحی کس طرح آتی ہے۔

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا

آپؐ نے فرمایا کبھی تو میرے پاس

یاتینی مثل صلصلۃ الجرس وھو اشدہ علی[4]

وحی گھنٹال کے آواز کی طرح آتی ہے اور یہ قسم وحی کی مجھ پر سخت ترین ہے

سے منقول ہے۔ کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ تو آپؐ نے اللہ اکبر فرمایا اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بھی اللہ اکبر کہا۔ ۱۲۔

سہ ۱ بعض کا خیال ہے کہ کپڑوں کے پاک کرنے سے مراد نفس کے رذائل سے اپنے آپ کو صاف کرنا مراد ہے ۱۲۔

سہ ۲ یعنی شرک اور گناہ کے ترک کرنے پر مداومت کر ۱۲۔

سہ ۳ کیونکہ گھنٹال کی صورت میں جو آواز آئے۔ اس سے معنی کا سمجھنا زیادہ مشکل ہے بمقابلہ اس کے کہ فرشتہ ایک انسان کی شکل میں بن کر آئے ۱۲۔

فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ

پھر موقوف کی جاتی ہے حالانکہ میں یاد رکھتا ہوں اس سے وہ چیز جو اس نے کہی تھی اور بعض اوقات

لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ

فرشتہ میرے پاس آدمی کی شکل بن کر آتا ہے پھر مجھ سے بات کرتا ہے پھر جو وہ کہتا ہے میں یاد رکھ لیتا ہوں

عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ

عائشہ رضی نے کہا میں نے آپکو آپ پر وحی نازل ہوتے ہوئے سخت سردی

الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ

کے دن میں دیکھا وحی آپ سے موقوف ہوتی تھی حالانکہ آپ کی پیشانی سے پسینہ

عَرَقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ

ٹپکتا تھا۔ ابن عباس رض سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی اور اپنے

عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

قریبی کے رشتہ داروں کو ڈرا تب آپ نکلے

وَسَلَّمَ حَتّٰى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ

یہاں تک کہ صفا پر چڑھے پھر آپ نے پکارنا شروع کیا اے بنی فہر!

يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتّٰى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ

اے بنی عدی قریش کے مختلف قبیلوں کو یہاں تک کہ سب اکٹھے ہو گئے جو شخص

الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُولًا

کسی سبب سے خود نہیں آسکا تھا اس نے اپنی طرف سے کسی دوسرے

لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ

کو بھیج دیا تھا تاکہ دیکھے یہ کیا واقعہ ہے پھر ابولہب اور دوسرے قریش آگئے آپ نے فرمایا یہ

إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ

بتلاؤ اگر میں تمہیں خبر دوں کہ ایک لشکر پہاڑ کے اس کنارے سے نکلا ہے اور ایک

وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ

روایت میں ہے تحقیق لشکر اس وادی سے نکلا ہے جو تمہیں لوٹنا چاہتا ہے

ؔ اتباع احکام الٰہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتہائی کمال ہے باوجودیکہ جانتے ہیں کہ قریش مخالف ہیں۔ بایں ہمہ جب ان کی تبلیغ کا حکم ملتا ہے تو فوراً کوہ صفا پر چڑھ جاتے ہیں تاکہ آواز ہر ایک کو پہنچ سکے۔ اور سب کو اللہ تعالےٰ کے حکم کی تعمیل کی خاطر بلاتے ہیں اور سب کو حکم پہنچا دیتے ہیں ۱۲۰

عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا

کیا تم مجھے سچا مان لو گے لوگوں نے کہا ہم نے آپ پر سوائے سچ کے اور

صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝

کوئی چیز نہیں آزمائی آپ نے فرمایا میں تمہیں سخت عذاب کے آنے سے پیشتر اسی سے ڈرانے والا ہوں

قَالَ أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ

ابولہب نے کہا تیرے لئے ہلاکت ہو کیا اسی لئے تو نے جمع کیا تھا تب تبت یدا

يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَّتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ابی لہب و تب نازل ہوئی:

بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ

یہ باب نبوۃ کی علامتوں کے بیان میں ہے

عَنْ أَنَسٍ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انس رض سے روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں

أَتَاهُ جِبْرَئِيلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَهُ

جبرائیلؑ آئے درآنحالیکہ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے پھر جبرائیلؑ نے آپ کو

فَصَرَعَهُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ

پکڑا اور چت لٹایا پھر آپ کے دل کی طرف سے چیرا اور اس دل سے ایک ٹکڑا خون بستہ کا نکالا پھر جبرائیلؑ

هٰذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ

نے کہا تجھ میں یہ شیطان کا حصہ تھا پھر اس دل کو سونے کی لگن میں زمزم

مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَأَمَهُ وَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ

کے پانی کے ساتھ دھویا پھر اس دل کو ملا دیا اور اسے اپنی جگہ پر دوبارہ رکھ دیا

وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرَهُ

اور لڑکے آپ کی والدہ کے ہاں دوڑتے ہوئے آئے یعنی آپ کی دایہ کے ہاں۔

فَقَالُوا إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ

انہوں نے کہا تحقیق محمدؐ کو قتل کر دیا گیا ہے پس وہ آپؐ کی طرف آئے درآنحالیکہ آپ کا رنگ

---

[1] بعض روایتوں میں ہے کہ ابولہب نے دونوں ہاتھوں میں پتھر لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھینکے ۱۲

[2] یہ اس وقت کا واقعہ ہے جبکہ آپ اپنی دایہ حلیمہ کے ہاں تربیت پاتے تھے ۱۲

[3] جو تمام مفاسد اور گناہوں کی جڑ ہے۔ ۱۲

[4] سونے کا استعمال اس دنیا میں انسانوں کے لئے منع ہے۔ اور فرشتہ کے افعال آدمیوں کے افعال سے علیحدہ ہیں۔ ان کا تعلق عالم ملکوت سے ہے اور یہ سونے کا استعمال آپ کی اجازت سے نہیں ہوا فرشتہ نے بامر الٰہی کیا ۱۲۔

اللَّوْنِ قَالَ أَنَسٌ رضؓ فَكُنْتُ أَرَى أَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي

متغیر تھا انسؓ نے کہا میں سوئی کے نشان آپؐ کے سینہ میں دیکھا

صَدْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ ۱۶۴

کرتا تھا ۞ جابر رضؓ بن سمرۃ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق میں مکہ میں اس پتھر کو

حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّيْ

پہنچانتا ہوں جو میرے نبی ہونیسے پہلے مجھ پر سلام کیا کرتا تھا میں اسے اب

لَأَعْرِفُهُ الْآنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ أَنَسٍ رضؓ قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ ۱۶۵

بھی پہنچانتا ہوں ۞ انس رضؓ سے روایت ہے کہا تحقیق مکہ والوں نے

سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّرِيَهُمْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ آپؐ انہیں کوئی

اٰيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءَ بَيْنَهُمَا

معجزہ دکھائیں پھر آپؐ نے انہیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھایا یہانتک کہ انہوں نے جبل حراء کو چاند کے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضؓ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى ۱۶۶

دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا ۞ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ

وسلم کے زمانہ میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوگیا۔ ایک

فِرْقَةً فَوْقَ الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُوْنَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا اور دوسرا ٹکڑا پہاڑ کے نیچے تھا پھر آپؐ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ عَنْ أَبِيْ رضؓ ۱۶۷

نے فرمایا تم گواہ رہو ۞ ابی ہریرۃ

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَيْنَ

سے روایت ہے کہا کہ ابوجہل نے کہا آیا تمہارے درمیان محمدؐ اپنے منہ کو خاک آلود کرتا ہے

ف۱ اس قسم کی احادیث کا تسلیم کرنا ہمارے ذمہ لازم ہے اور ان کی تاویل کی طرف تعرض نہ کرے۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کو ہر طرح وساوس وخطرات نفسانی اور شیطانی سے پاک کر دیا گیا ہے۔ تاکہ شیطان آئندہ عمر بھر آپؐ کو بہکانے سے مایوس ہو جائے سینہ مبارک کا چیرنا چار دفعہ واقع ہوا ہے پہلا صغر سنی میں دائی حلیمہ کے پاس دوسری دفعہ دس برس کی عمر میں تیسری مرتبہ نبی ہونے کے وقت چوتھی مرتبہ شب معراج میں۔ اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ سینہ کو چیر کر دل کو دھونا آپؐ کیلئے مخصوص ہے یا دوسرے انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی ہوا ہے ۱۲

ف۲ الابرۃ یعنی سوئی ۱۲

ف۲ اس طرح کہ ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا نیچے تھا۔ ۱۲

ف۳ شق قمر کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یقیناً ہوا ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت کثیرہ نے اس کی روایت کی ہے اور ان حضرات سے ائمہ حدیث نے روایت کیا ہے۔ علامہ ابن سبکی نے شرح مختصر ابن حاجب میں کہا ہے کہ میرے ہاں صحیح یہ ہے کہ شق قمر کی خبر متواتر ہے صحیحین میں بہت سے طرق سے روایت کی گئی ہے اور سب مفسرین حضرات کا اس پر اجماع ہے کہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر میں اسی شق قمر کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲

ف۴ یعنی نماز پڑھتا ہے ۱۲

أَظْهُرِكُمْ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ

کرتا ہے اسے بتلایا گیا ہاں پھر کہا لات اور عزیٰ کی قسم ہے اگر میں نے

رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَأَتٰى رَسُولَ

اُسے اس طرح کرتے دیکھا تو البتہ ضرور اس کی گردن روندونگا پھر وہ رسول اللہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا درانحالیکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے آپکی گردن روندنے

رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ

کا ارادہ کیا پس ناگہاں وہ نہ آیا آپ سے واپس مگر درانحالیکہ وہ اپنی ایڑیوں کے بل[1] لوٹا اور

وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيلَ لَهٗ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ

وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بچاتا تھا اسے کہا گیا تجھے کیا ہوا کہا کہ میرے اور اس کے درمیان ایک

لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

آگ کی خندق ہے اور خوف[2] ہے اور بازو[3] ہیں رسول اللہ صلی اللہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا

علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ مجھ سے قریب ہوتا تو فرشتے اس کا ایک ایک[4]

عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضـ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ

عضو کر کے اچک لیتے ٭ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہا جبکہ میں رسول اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا ناگہاں ایک شخص آپ کے پاس آیا اور تنگدستی

الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ

کی شکایت کی پھر آپ کے پاس دوسرا شخص آیا اس نے رہزنی[5] کی شکایت کی آپ نے فرمایا

يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ

اے عدی کیا تم نے حیرہ[6] دیکھا ہے اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو البتہ تو ہودج

فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ

نشین عورت کو دیکھے گا کہ حیرہ سے کوچ کرے گی یہانتک کہ کعبہ کا طواف کریگی

---

[1] یعنی جب وہ لوٹا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی آفت اسے پہنچی ہے۔ اس آفت کو دونوں ہاتھوں سے روک رہا ہے ۱۲۔

[2] یعنی آپ کے قریب جاتے سے سخت دہشت زدہ ہوتا ہے ۱۲۔

[3] یہ ملائکہ عظام کے پر ہیں جو آپ کی حفاظت کے لئے کھڑے ہیں ۱۲۔

[4] یعنی ہر ایک فرشتہ اس کا ایک ایک عضو اچک لیتا ۱۲

[5] کہ راستوں میں راہزن بکثرت پائے جاتے ہیں ۱۲۔

[6] حاء کے کسرہ اور یاء کے سکون کے ساتھ ہے نواح کوفہ میں ایک بہت بڑے پرانے شہر کا نام ہے۔ اور نیشاپور میں ایک محلہ کا نام بھی ہے۔ یہاں مراد وہ شہر ہی ہے ۱۲۔

لا تخاف احدا الا الله ولئن طالت بك حيوة

سوائے خدا کے کسی سے نہیں ڈریگی[1] اور البتہ اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو البتہ

لتفتحن كنوز كسرى ولئن طالت بك حيوة لترين

کسریٰ کے خزانے کھولے[2] جائیں گے اور البتہ اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو البتہ ضرور تو

الرجل يخرج ملء كفه من ذهب او فضة يطلب

دیکھیگا ایک شخص کو کہ مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلیگا ایسے شخص کو

من يقبله فلا يجد احدا يقبله منه وليلقين الله

تلاش کرے گا جو اس سے قبول کر لے پھر کسی کو نہیں پائیگا کہ اس سے اس[3] مال کو قبول کرے

احدكم يوم يلقاه وليس بينه وبينه ترجمان

اور البتہ ضرور ایک تم سے اللہ سے ملیگا جس دن کہ ملیگا اس انسان اور اللہ کے درمیان ترجمان کوئی نہیں

يترجم له فيقولن الم ابعث اليك رسولا فيبلغك

ہوگا جو درمیان میں ترجمہ کرے پھر البتہ ضرور[4] اللہ کہیگا کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا

فيقول بلى فيقول الم اعطك مالا وافضل عليك

تھا تاکہ وہ تمہیں دین کے احکام پہنچائے آدمی کہیگا ہاں آیا تھا پھر کہیگا کیا مینے تمہیں مال نہیں دیا تھا اور مینے

فيقول بلى فينظر عن يمينه فلا يرى الا جهنم

تم پر احسان نہیں کیا تھا پھر آدمی کہیگا۔ ہاں۔ پھر یہ انسان اپنے دائیں نظر کریگا اور سوائے دوزخ کے اور

وينظر عن يساره فلا يرى الا جهنم اتقوا النار و

نہیں پائیگا اور اپنے بائیں طرف دیکھیگا پھر سوائے دوزخ[5] کے اور کچھ نہیں پائیگا تم آگ سے بچو اگرچہ

لو بشق تمرة فمن لم يجد فبكلمة طيبة قال

کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو جو شخص خیرات کیلئے کچھ نہ پائے تو اچھی اور نرم بات سائل سے کہکر اپنے آپکو

عدي فرأيت الظعينة ترتحل من الحيرة حتى

بچائے عدی نے کہا میں نے ایک ہودج نشین عورت دیکھی جو حیرہ سے کوچ کر کے چلی تاکہ کعبہ

تطوف بالكعبة لا تخاف الا الله وكنت فيمن افتتح

کا طواف کرے اور وہ سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتی تھی اور میں ان لوگوں میں تھا

[1] یہ بات اس شخص کے جواب میں فرمائی جس نے راہزنی کی شکایت کی تھی۔ ۱۲

[2] یعنی بطور مال غنیمت کے وہ ہاتھ لگیں گے۔ اور تقسیم کئے جائیں گے۔ ۱۲

[3] کیونکہ کوئی محتاج نہیں ہوگا بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد آئے گا بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ فراخی عمر بن عبد العزیز کے وقت میں بھی ہوئی تھی واللہ اعلم ۱۲

[4] دنیا کی فراخی کے بعد اپنے قیامت کا ڈر دلایا تاکہ ساز و سامان دنیا میں آخرت کو بھول نہ پائیں۔ ۱۲

[5] یعنی اس پر گذرنے کے سوا اور کوئی راستہ نہیں ہوگا چنانچہ ارشاد ہے ان منکم الا واردہا۔ اسی واسطے فرمایا کہ اس سے بچکر اور صحیح و سالم گذرنے کے لئے صدقات و خیرات اور نیکیوں کے کرنے کی ضرورت ہے۔ ۱۲

كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ

جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے اور البتہ اگر تمہاری زندگی لمبی ہوگی تو ضرور یہ چیز بھی

مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ

یعنی ابوالقاسم نے فرمائی تھی کہ مٹھی بھر

مِلْأَ كَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

نکالیگا وہ بھی دیکھو گے۔ انس رضؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ

صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان جو عبادۃ بن

مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ

صامت کے نکاح میں تھیں ان کے ہاں تشریف لیجایا کرتے تھے ایکدن اس

عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ

کے ہاں تشریف لیگئے اُسنے آپکو کھانا کھلایا پھر آپؐ کے سر مبارک سے جوئیں دیکھنا شروع

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ

کردیں آپ سو گئے پھر جاگے درآنحالیکہ آپؐ

يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ہنس رہے تھے ام حرام نے کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپؐ کو کس چیز نے ہنسایا ہے

قَالَ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ

فرمایا کئی آدمی میری امت میں سے مجھپر پیش کئے گئے درآنحالیکہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے

اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا

والے ہیں۔ جو دریا کی پشت پر سوار ہونگے

عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ

درآنحالیکہ مثل بادشاہوں کے ہونگے تختوں پر بیٹھنے والے

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ

میں نے عرض کی یا رسول اللہ خدا سے دعا کیجئے مجھے بھی ان میں سے کردے

۱؎ عدی رضؓ بن حاتم نے سنہ سٹھ یا اڑسٹھ یا انہتر ہجری میں عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں وفات پائی تھی۔ ۱۲

۲؎ میم کے کسرہ اور سکون لام سے ہے ام حرام ام سلیم حضرت انس رضؓ کی والدہ کی بہن ہیں۔ یہ دونوں آپؐ کی خالہ تھیں۔ امام نووی نے کہاہے کہ اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ ام حرام آپؐ کی محرم تھیں۔ البتہ محرمیت کے سبب میں اختلاف کیا ہے کہ رضاعی خالہ تھیں یا نسبی۔ حضرت عثمان رضؓ کی خلافت کے زمانہ میں اپنے خاوند کیساتھ جہاد کے سفر میں ارض روم میں جاکر وفات پائی ہے۔ ۱۲

۳؎ آپکے سر مبارک میں کبھی جوں نہیں ہوئی۔ مگر یہ ویسے سر مبارک کو دیکھتی تھیں۔ تاکہ بالوں کو درست کردیں۔ اور اس خیال سے شاید کوئی جوں ہو۔ ۱۲

۴؎ راوی کو الفاظ میں شک ہے۔ ورنہ دونوں عبارتوں کا مطلب ایک ہی ہے ۱۲

قَدْ عَالَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ

آپؐ نے دعا فرمائی پھر آپؐ نے سر رکھا پھر سو گئے پھر جاگے درآنحالیکہ وہ ہنس

يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ

رہے تھے میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپؐ کو کونسی چیز ہنسا رہی ہے فرمایا کئی آدمی

نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

میری امت میں سے مجھ پر پیش کئے گئے درآنحالیکہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالے ہیں

كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ادْعُ اللهَ

جسطرح کہ پہلی مرتبہ فرمایا تھا میں نے عرض کی یا رسول اللہ خدا سے دعا کیجئے کہ

اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ

مجھے بھی ان میں سے کر دے آپؐ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہے پھر ام حرام معاویہؓ

اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ[1] فَصُرِعَتْ عَنْ

کے زمانہ میں دریا میں سوار ہوئی پس ام حرام اپنے جانور کی پیٹھ پر سے زمین پر

دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

گرائی گئیں جبکہ سمندر سے پار ہوئیں اور پھر ہلاک ہو گئیں ۞

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اِنَّ ضِمَادًا[2] قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ ۱۷۵

ابن عباسؓ سے روایت ہے فرمایا کہ ضماد مکہ میں آیا اور وہ

مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَةَ[3] وَكَانَ يَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ[4] فَسَمِعَ

ازد شنوءہ سے تھا اور ضماد اس ہوا سے منتر پڑھا کرتا تھا اس نے مکہ

سُفَهَاءَ اَهْلِ مَكَّةَ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَّجْنُوْنٌ فَقَالَ

کے بیوقوفوں سے سنا جنہوں نے کہا کہ محمدؐ دیوانہ ہے اس نے کہا

لَوْ اَنِّيْ رَاَيْتُ هٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللهَ يَشْفِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ

اگر میں اس شخص کو دیکھوں تو اس کا علاج کروں شاید اللہ اسے میرے ہاتھ سے شفا دیدے

قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَرْقِيْ مِنْ هٰذَا الرِّيْحِ فَهَلْ

ابن عباسؓ نے کہا پھر وہ آپ سے ملا اور کہا کہ میں اس ہوا کا منتر پڑھا کرتا ہوں۔ کیا آپ

---

[1] یہ معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں جبکہ ان کی طرف سے حضرت امیر معاویہؓ امیر تھے۔ تب ہوا۔ حضرت امیر معاویہؓ اس وقت خلیفہ نہیں تھے۔ لہذا دونوں قسم کی روایتوں میں تطبیق ہوگئی۔ کہ حضرت معاویہ کی امارت خلافت عثمانؓ کے ماتحت تھی۔ ۱۲۔

[2] ضاد کے کسرہ اور بعض کے نزدیک ضمہ اور تخفیف میم سے ہے اور بعض روایتوں میں آخر میں میم سے ہے۔ ۱۲

[3] شنوءۃ شین کے فتحہ اور نون کے ضمہ سے ہے پھر واو ساکن کے بعد ہمزہ ہے یمن کے ایک بہت بڑے قبیلہ کا نام ہے پھر ازد اس کا ایک قبیلہ ہے۔ ضماد ایک شخص طبیب اور افسونگر تھا۔ ابتداء اسلام ہی میں یہ مسلمان ہو گیا تھا۔ ۱۲

[4] یعنی آسیب جن کے دفع کے لئے منتر پڑھا کرتا تھا۔ جن کو ریح یعنی ہوا کہتے ہیں کہ نظر نہیں آتا۔ ۱۲

لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ

چاہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا

سب تعریف اللہ کے لئے ہے ہم اسکی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں جسے اللہ ہدایت

مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ

کرے اسے کوئی گمراہ کرنیوالا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کردے اسے کوئی سیدھے رستہ پر لانے والا نہیں میں گواہی

لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

دیتا ہوں کہ ایک اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اسکا الوہیت میں کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ

دیتا ہوں کہ تحقیق محمد اس کا بندہ اور اسکا رسول ہے اما بعد اس نے کہا ان کلمات کو پھر میرے

هٰٓؤُلَآءِ فَاَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سامنے دہرایئے آپ نے ان کلمات کا پھر اس کے سامنے تین دفعہ اعادہ

ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ

فرمایا اس نے کہا میں نے کاہنوں کی کلام بھی سنی ہے اور جادوگروں

السَّحَرَةِ وَقَوْلَ الشُّعَرَآءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ

کی کلام بھی سنی ہے اور شعراء کی کلام بھی سنی ہے تیرے ان کلمات جیسی کبھی کوئی کلام نہیں

هٰٓؤُلَآءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ اُبَايِعْكَ

سنی اور البتہ تحقیق یہ کلمات کلام کے دریا کی نہایت گہرائی میں پہنچے ہوئے ہیں اپنا ہاتھ لایئے میں آپ

عَلَى الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَايَعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں ابن عباسؓ نے کہا پھر آپ سے ضماد نے بیعت کی ؏

بَابٌ فِي الْمِعْرَاجِ[1]

یہ باب معراج کے بیان میں ہے

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ

قتادہ رضؓ نے انسؓ بن مالک سے اس نے مالکؓ بن صعصعہ سے

[1] سلہ عروج بمعنی اوپر چڑھنے کے ہے۔ معراج چڑھنے کا آلہ یعنی سیڑھی گویا کہ آنحضرت کے لئے ایک سیڑھی ہے کہ اس پر سے آسمان پر چڑھے بعض علماء کا خیال ہے کہ معراج ربیع الاول میں ہوا بعض کا خیال ہے ۲۷ رمضان کو ہوا۔ مشہور یہ ہے کہ ۲۷ رجب کو ہوا۔ بعض علماء کا خیال ہے سنہ پانچ نبوت میں ہوا بعض کہتے ہیں کہ سنہ چھ نبوت میں ہوا۔ بعض کی رائے ہے کہ سنہ بارہ نبوت میں ہوا ایک اسراء ہے اور ایک معراج ہے اسراء تو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک ہے۔ اور معراج مسجد اقصیٰ سے ساتوں آسمانوں سے بھی اوپر تک ہے۔ اسراء نص قرآنی سے ثابت ہے اور اس کا منکر کافر ہے اور معراج احادیث مشہورہ سے ثابت ہے اس کا منکر گمراہ اور بدعتی ہے تحقیق یہ ہے کہ ایک دفعہ آپ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے آسمانوں تک اور آسمانوں کے اوپر جہاں تک خدا نے چاہا جاگتے ہوئے جسد عنصری سے تشریف لے گئے یہی مذہب ہے جمہور فقہاء اور متکلمین اور صوفیائے کرام کا اور اسی پر احادیث صحیحہ وارد ہیں اور جسد عنصری سے معراج آپ ہی کی خصوصیات میں سے ہے کسی دوسرے پیغمبر کو یہ شرف عطا نہیں ہوا ۱۲

صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ

روایت کی ہے تحقیق نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ بَيْنَمَا اَنَا فِي الْحَطِيْمِ وَرُبَّمَا قَالَ

اس رات کے واقعہ کی اطلاع دی جس میں آپکو لیجایا گیا تھا کہ میں حطیم راور بسا اوقات حِجر

فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِيْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ

کا لفظ فرمایا) میں لیٹا ہوا تھا کہ ناگہاں میرے پاس ایک آنیوالا یعنی فرشتہ آیا

هٰذِهٖ اِلٰى هٰذِهٖ يَعْنِيْ ثُغْرَةَ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ

پھر اس نے اسجگہ اور اسجگہ کے درمیان چیرا مالک نے کہا کہ آپ کی مراد اس اشارہ سے حلق کے گڑھے سے

فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِيْ ثُمَّ اُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مَّمْلُوٍّ

زیر ناف کے بالوں تک تھی پھر میرا دل نکالا پھر میرے پاس ایک سونے کا لگن ایمان سے بھرا ہوا لایا گیا

اِيْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِيْ ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ اُعِيْدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ

پھر میرا دل دھویا گیا پھر[1] بھرا گیا پھر اصلی جگہ پر لوٹا دیا گیا اور ایک روایت

ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِيْمَانًا وَّحِكْمَةً

میں ہے پھر پیٹ کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر ایمان اور حکمت سے بھر اگیا

ثُمَّ اُتِيْتُ بِدَآبَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْيَضَ

پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا سفید رنگ کا

يُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهٖ

جسے براق[2] کہا جاتا تھا اپنی نگاہ کے تمام ہونے کے نزدیک اپنا قدم رکھتا تھا پھر

فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِيْ جِبْرَئِيْلُ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ

مجھے اس پر سوار کیا گیا[3] پھر مجھے جبرائیل علیہ السلام لے گئے یہانتک کہ آسمان دنیا پر آئے

الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ

پھر آسمان کا دروازہ کھولنے کی طلب کی کہا گیا کہ یہ کون ہے؟ کہا جبرائیل! کہا گیا

وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ

اور تیرے ساتھ کون ہے کہا محمد[4] کہا گیا اور تحقیق انکی طرف بھیجا گیا تھا کہا

---

[1] رب کی محبت سے یا علم اور ایمان سے۔ ۱۲

[2] یعنی بسبب اس کے جلدی چلنے کے مثل برق کے۔ ۱۲

[3] اس سے معلوم ہوا۔ کہ براق پر سوار ہونا اللہ کی مدد اور اس کی قدرت سے تھا۔ ۱۲

[4] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ براق پر ہی تھے یہانتک کہ آسمان پر چڑھے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ آسمان کے دروازے ہیں اور وہاں محافظ بھی ہیں ۱۲

نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ

ہاں - کہا گیا محمدؐ کو مرحبا ہو اچھا آنا آئے پھر دروازہ آسمان کا کھولا گیا پھر جب

فَاِذَا فِيْهَآ اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ

میں وہاں پہنچا ناگہاں وہاں آدمؑ جبرائیلؑ نے کہا یہ تیرے باپ یعنی دادا آدمؑ ہیں انہیں سلام کیجئے

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ

میں نے سلام عرض کی انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا مرحبا ہو نیک بیٹے

الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَآءَ

اور نبی صالح کو پھر مجھے جبرائیلؑ اوپر لیگئے یہانتک کہ دوسرے

الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ

آسمان پر آئے پھر آسمان کا دروازہ کھولنے کی طلب کی کہا گیا یہ کون ہے کہا جبرائیلؑ کہا گیا اور

وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ

تیرے ساتھ کون ہے کہا محمدؐ کہا گیا کیا ان کی طرف بھیجا گیا تھا کہا

نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا

ہاں کہا گیا مرحبا ہو محمدؐ کو پس اچھا آنا آئے پھر دروازہ کھولا گیا پھر جب میں

خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ

وہاں پہنچا ناگہاں وہاں یحییٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں جبرائیلؑ نے

هٰذَا يَحْيٰى وَهٰذَا عِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ

کہا کہ یہ یحییٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں ان دونوں پر سلام کیجئے پھر میں نے ان پر سلام کیا

فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ

دونوں نے سلام کا جواب دیا پھر دونوں نے کہا مرحبا ہو بھائی صالح اور نبی صالح کو

ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ

پھر مجھے جبرائیلؑ تیسرے آسمان تک لے گئے پھر دروازہ کھولنے کی طلب کی کہا گیا

مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

یہ کون ہے کہا جبرائیلؑ کہا گیا اور تیرے ساتھ کون ہے کہا محمدؐ

۱؎ آپؐ گذر رہے ہیں اور انبیاء علیہم السلام اپنی جگہ پر ثابت ہیں۔ اور گذرنے والا بیٹھنے والے پر سلام کرتا ہے ۱۲

۲؎ آدم علیہ السلام اور باقی انبیاء علیہم السلام نے آپ کی نیکبختی کی تعریف کی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صالح ہونا بھی ایک بہت بڑا مقام ہے ۱۲۔

قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ

کہا گیا اور تحقیق اس کی طرف بھیجا گیا تھا کہا ہاں کہا گیا محمدؐ کو مرحبا ہو

فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ

اچھا آنا آئے پھر دروازہ کھولا گیا پھر جب میں وہاں پہنچا ناگہاں وہاں یوسفؑ

قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ

ہیں جبرائیلؑ نے کہا یہ یوسفؑ ہے ان پر سلام کہیئے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے سلام

ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ

کا جواب دیا پھر کہا صالح بھائی اور صالح نبی کو مرحبا ہو پھر

صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ

مجھے جبرائیلؑ اوپر لے گئے یہانتک کہ چوتھے آسمان پر آئے پھر دروازہ کھولنے کی طلب کی کہا

مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

گیا یہ کون ہے کہا جبرائیلؑ کہا گیا اور تیرے ساتھ کون ہے کہا محمدؐ

قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ

کہا گیا اور تحقیق ان کی طرف بھیجا گیا تھا کہا ہاں کہا گیا محمدؐ کو مرحبا ہو پس اچھا

الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا اِدْرِيْسُ فَقَالَ

آنا آئے پھر دروازہ کھولا گیا پھر جب میں وہاں پہنچا ناگہاں وہاں ادریسؑ جبرائیلؑ

هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ

نے کہا یہ ادریسؑ ہیں ان پر سلام کہیئے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر

قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ

کہا بھائی صالح اور نبی صالح کو مرحبا ہو پھر مجھے جبرائیلؑ اوپر

بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ

لے گئے یہانتک کہ پانچویں آسمان پر آئے پھر دروازہ کھولنے کی طلب کی کہا گیا یہ کون

هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

ہے کہا جبرائیلؑ کہا گیا اور تیرے ساتھ کون ہے کہا محمدؐ!

[1] اگرچہ ادریس علیہ السلام آپ کے دادوں میں سے ہیں مگر چونکہ انبیاء علیہم السلام نبوت میں سب بھائی ہیں اس لئے انہوں نے بھی بھائی صالح کر کے پکارا ہے اور چونکہ آدم علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کا باپ ہونا مشہور ہے۔ اس لئے انہوں نے بیٹا کر کے پکارا ہے۔

قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ ۱

کہا گیا اور تحقیق ان کے ہاں بھیجا گیا تھا کہا ہاں کہا گیا محمدؐ کو مرحبا ہو

فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا

پھر اچھا آنا آئے پھر دروازہ کھولا گیا پھر جب میں وہاں پہنچا پس ناگہاں

هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ

وہاں ہارونؑ ہیں کہا یہ ہارونؑ ہے اس پر سلام کیجئے میں نے ان پر

عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ

سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا بھائی صالح اور نبی

الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ

صالح کو مرحبا ہو پھر مجھے جبرائیلؑ اوپر لے گئے یہانتک کہ چھٹے آسمان پر آئے پھر

فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ

دروازہ کھولنے کی طلب کی کہا گیا یہ کون ہے کہا جبرائیلؑ! کہا گیا اور تیرے

مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ

ساتھ کون ہے کہا محمدؐ کہا گیا اور تحقیق تو اس کی طرف بھیجا گیا تھا کہا ہاں!

قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا

کہا گیا محمدؐ کو مرحبا ہو پھر اچھا آنا آئے پھر دروازہ کھولا گیا پھر جب

خَلَصْتُ فَاِذَا مُوْسٰى قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ

میں وہاں پہنچا پس ناگہاں وہاں موسیٰؑ ہیں جبرائیلؑ نے کہا یہ موسیٰؑ ہیں ان پر سلام کیجئے

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ

میں نے ان پر سلام کیا پھر انہوں نے جواب دیا پھر کہا بھائی صالح اور نبی

وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى قِيْلَ لَهٗ مَا

صالح کو مرحبا ہو جب میں ان پر سے گذرا تو روئے انہیں کہا گیا آپ کو کس

يُبْكِيْكَ قَالَ اَبْكِيْ لِاَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِيْ

چیز نے رلایا کہا میں اسلئے روتا ہوں کہ ایک لڑکا نوجوان میرے بعد بھیجا گیا

۱؎ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رونا حسد کے لحاظ سے نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر امت کے لحاظ سے فضیلت کیوں ہوئی بلکہ اس لئے روئے کہ ان کی امت نے اوامر و نواہی میں ان کی مخالفت کر کے اپنے آپ کو نقصان پہنچایا اور ان کے مراتب میں بھی کمی کرائی ورنہ جتنی تعداد میں ان کی امت تھی۔ اگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی طرح ان کی قدر کرتے اور جہاد اور عبادات اور جاں بازی اور سرفروشی اور زہد و تقویٰ میں امت محمدیہ کی طرح حق ادا کر دکھاتے تو ان کے اپنے درجے بھی بڑھتے اور موسیٰ علیہ السلام کو بھی اتنا ہی زیادہ اجر ملتا ۱۲

۲؎ لڑکا نوجوان حقارت سے نہیں کہا بلکہ اس خیال سے بلکہ انہیں تھوڑی سی عمر میں وہ مرتبہ ملا اور ان سے وہ عمدہ انجام پائیں کہ اگلے انبیاء علیہم السلام نے بڑی عمر میں پائیں اور اتنی اصلاح ان سے نہیں ہو سکی۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۱۲

يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ

اس کی امت میں سے بہشت میں زیادہ داخل ہونگے اس نفر ایسے جو میری امت سے

اُمَّتِيْ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ

داخل ہونگے پھر جبرائیل مجھے ساتویں آسمان پر لے گئے پھر جبرائیل نے دروازہ کھولنے

جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ

کی طلب کی کہا گیا یہ کون ہے کہا جبرائیل کہا گیا اور تیرے

مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ

ساتھ کون ہے کہا محمدؐ کہا گیا اور تحقیق اسکی طرف بھیجا گیا تھا کہا ہاں

قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَآءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ

کہا گیا محمدؐ کو مرحبا ہو پس بہت ہی اچھا آنا آئے پھر جب میں وہاں پہنچا

فَاِذَآ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اِبْرَاهِيْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ

پس ناگہاں وہاں ابراہیم ہیں جبرائیلؑ نے کہا یہ تیرا باپ ابراہیمؑ ہے ان پر سلام کہیئے

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ

میں نے انہیں سلام کہا انہوں نے سلام کا جواب دیا پھر کہا صالح بیٹے

الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعْتُ اِلٰى سِدْرَةِ

اور صالح نبی کو مرحبا ہو پھر میں سدرۃ المنتہی کی طرف

الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَاِذَا وَرَقُهَا

اٹھایا گیا پس ناگہاں اس کے بیر ہجر کے مٹکوں کی مثل تھے اور ناگہاں اس کے

مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ قَالَ هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى

پتے ہاتھیوں کے کانوں کے مانند تھے۔ جبرائیلؑ نے کہا کہ یہ سدرۃ المنتہی ہے۔ پس

فَاِذَآ اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ

ناگہاں وہاں چار نہریں تھیں دو نہریں چھپی ہوئی اور دو نہریں ظاہر

قُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ اَمَّا الْبَاطِنَانِ

تھیں میں نے کہا کہ یہ دونوں طرح کی نہریں اے جبرائیل کیا ہیں کہا جبرائیل نے پس دو چھپی ہوئی

سلہ یہ درخت ساتویں آسمان میں ہے ... کی ساتوں آسمانوں میں سے ۱۷

فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ

نہریں یہ بہشت کی ہیں اور اہنپر ظاہری دو نہریں پس نیل[۱] اور فرات ہیں

ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ

پھر مجھے بیت معمور[۲] دکھایا گیا پھر میرے پاس ایک شراب کا

خَمْرٍ وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ

برتن اور ایک برتن دودھ کا اور ایک برتن شہد کا لایا گیا۔ پھر میں نے دودھ

اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ

لے لیا جبرائیل ؑ نے فرمایا یہ فطرت[۳] ہے جس پر تو اور تیری امت ہوگی پھر

فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوٰةُ خَمْسِيْنَ صَلَوٰةً كُلَّ يَوْمٍ

مجھ پر پچاس نمازیں روزانہ فرض کی گئیں

فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ

پھر میں لوٹا اور موسیٰ ؑ کے ہاں سے گذرا انہوں نے کہا تمہیں کیا حکم دیا گیا ہے

قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلَوٰةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ

میں نے کہا کہ روزانہ پچاس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے موسیٰ نے کہا تحقیق

أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلَوٰةً كُلَّ يَوْمٍ وَ

تیری امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اور

إِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ

تحقیق میں نے خدا کی قسم تجھ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور میں نے بھی اسرائیل

بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ

کی اصلاح میں سخت تکلیف اٹھائی ہے اپنے رب کے ہاں لوٹ کر جا

فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ

اس سے اپنی امت کیلئے تخفیف کا سوال کر پھر میں لوٹا پھر اللہ نے دس نمازیں

عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ

کم کردیں پھر میں موسیٰ ؑ کے ہاں لوٹ کر آیا پھر پہلی طرح کہا پھر میں لوٹا

---

[۱] ظاہر یہ ہے کہ نیل سے مراد نیل مصر ہے اور فرات سے مراد فرات کوفہ ہے۔ ۱۲

[۲] بیت اللہ الحرام کی محاذاۃ میں ساتویں آسمان میں ہے ۱۲

[۳] یعنی دین اسلام کہ جس پر لوگ پیدا کئے جاتے ہیں ایک روایت میں آیا ہے۔ جبرائیل نے کہا۔ اگر تو شراب پیتا تو تیری امت میں فساد ہوتا۔ اور شہد اگرچہ شیریں ہے اور اس میں شفا ہے مگر دودھ کے اندر لطافت اور قسم کی ہے اور دودھ طبعی غذا ہے ۱۲

فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مِثْلَهٗ

پھر اللہ نے دس کم کردیں پھر میں موسیٰؑ کے ہاں لوٹ کر آیا پھر پہلی طرح کہا

فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی

پھر میں لوٹا پھر اللہ نے دس کم کردیں پھر میں موسیٰؑ کے ہاں لوٹ کر آیا

فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّیْ عَشْرًا فَاُمِرْتُ

پھر پہلی طرح کہا پھر میں لوٹا پھر اللہ نے دس کم کر دیں پھر مجھے روزانہ

بِعَشْرِ صَلَوٰتٍ کُلَّ یَوْمٍ فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ

دس نمازیں پڑھنے کا حکم ہوا پھر میں موسیٰؑ کے ہاں لوٹ کر آیا پھر پہلی

مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَاُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوٰتٍ کُلَّ یَوْمٍ

طرح کہا پھر میں لوٹا پھر مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا

فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ بِمَا اُمِرْتَ قُلْتُ

پھر میں لوٹ کر موسیٰؑ کے ہاں آیا پھر فرمایا تمہیں کس چیز کا حکم دیا گیا ہے میں

اُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوٰتٍ کُلَّ یَوْمٍ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ

نے کہا روزانہ پانچ نمازوں کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہوں فرمایا تیری اُمت روزانہ

لَا تَسْتَطِیْعُ خَمْسَ صَلَوٰتٍ کُلَّ یَوْمٍ وَّاِنِّیْ قَدْ

پانچ نمازیں پڑھنے کی بھی طاقت نہیں رکھے گی اور تحقیق میں نے

جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اَشَدَّ

تجھ سے پہلے لوگوں کا تجربہ کیا ہے اور میں نے بنی اسرائیل کی اصلاح میں بڑی

الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَسْئَلْهُ التَّخْفِیْفَ

تکلیف اٹھائی ہے اپنے رب کے ہاں پھر لوٹ کر جا پھر اُس کو اپنی اُمت کیلئے تخفیف

لِاُمَّتِكَ قَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ حَتّٰی اسْتَحْیَیْتُ وَلٰكِنِّیْ

کا سوال کر آپؐ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے سوال کیا یعنی بار بار جا چکا ہوں یہاں تک کہ

اَرْضٰی وَاُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰی مُنَادٍ

اب شرم آتی ہے لیکن میں راضی ہوں اور تسلیم کرتا ہوں آپؐ نے فرمایا جب اس مقام سے گذر گیا تو ایک آواز دینے والے نے

أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

آواز دی کہ میں نے اپنا فرض (اوّلاً) جاری کر دیا یعنی اوّل پچاس نمازوں کا حکم کر دیا، پھر میں نے اپنے بندوں سے تخفیف کر دی ....(یعنی پانچ رکھیں)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ

نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو حجر۲ میں دیکھا اور قریش میرے

تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ

رات کے بیت المقدس کے سیر کے متعلق سوالات کر رہے تھے۔ مجھ سے بیت المقدس کے

بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَا

متعلق کئی ایسی چیزیں پوچھتے تھے جو مجھے یاد۳ نہیں تھیں پھر میں ایسا مغموم ہوا کہ ایسا غم مجھے

كُرِبْتُ مِثْلَهُ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا

کبھی۴ لاحق نہیں ہوا پھر اللہ نے بیت المقدس کو اٹھا کر میرے سامنے کر دیا میں اسے دیکھ رہا تھا

يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِي

نہیں پوچھتے تھے مجھ سے کوئی چیز مگر میں انہیں بتلا دیتا تھا اور میں نے اپنے آپ کو انبیاء

فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ

(علیہم السلام) کی ایک جماعت میں پایا پس ناگہاں (کیا دیکھتا ہوں) کہ موسیٰ۵ کھڑے

يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ

نماز پڑھ رہے ہیں موسیٰ (علیہ السلام) بدن کے ہلکے گھنگھرالے بالوں والے تھے گویا کہ وہ

شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسَى قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ

شنوءۃ کے قبیلہ کے آدمیوں میں سے ہیں اور ناگہاں عیسیٰؑ (کو پایا) کہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں لوگوں میں سے ان

بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ

کے سب سے زیادہ مشابہ عروۃ بن مسعود ثقفی ہیں اور ناگہاں ابراہیمؑ (کو پایا)

قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ

کہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں لوگوں میں سے ان کے سب سے زیادہ مشابہ تمہارا ساتھی ہے، ساتھی سے مراد اپنی ذات

۱؎ اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پانچ نمازیں ادا کرے گی مگر اللہ تعالیٰ اسے پچاس نمازوں ہی کا ثواب عطا فرمائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا اعلان ہے مَن جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا جو ایک نیکی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دس گنا ثواب عطا فرمائے گا۔۱۲

۲؎ یعنی حطیم میں دیکھا جو بیت اللہ المحرم ہی کا غیر مسقف حصہ ہے۔۱۲

۳؎ کیونکہ آپ وہاں رات کو تشریف لے گئے تھے۔ اور انبیاء علیہم السلام کی امامت فرما کر نماز پڑھائی تھی اسی غرض کیلئے گئے تھے۔ نہ کہ وہاں کے دروازے اور کھڑکیاں اور روشندان وغیرہ چیزیں گننے کیلئے تشریف فرما ہوئے تھے۔۱۲

۴؎ کیونکہ اگر آپ نہیں بتلاتے تو وہ تکذیب کریں گے ۱۲

۵؎ ان حضرات کے دار آخرت میں جا کر نماز پڑھنے پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ حضرات زندہ ہیں۔ نیکی کرنے کی توفیق ان سے سلب نہیں کی گئی۔ البتہ ان پر کوئی عمل کرنا واجب نہیں رہا۔ یہ نماز بحیثیت فرض کے ادا نہیں کر رہے بلکہ اپنے شوق سے کر رہے ہیں جس طرح کہ سانس لینے میں انسان کو تکلیف نہیں ہوتی۔ بلکہ راحت ہوتی ہے۔ اسی طرح انہیں خدا یاد کرنے ہی میں راحت ہے۱۲

فَحَانَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ

لی ہو۔ پھر نماز کا وقت آ گیا پھر میں نے ان کی امامت کی جب میں نماز سے فارغ

الصَّلٰوۃِ قَالَ لِیْ قَائِلٌ یَا مُحَمَّدُ ھٰذَا مَالِكٌ

ہوا۔ تب مجھے ایک کہنے والے نے کہا اے محمدؐ یہ فرشتہ، مالک (یعنی) دوزخ

خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَبَدَاَنِیْ

کا دربان ہے۔ اس پر سلام فرمائیے تب میں اس کی طرف متوجہ ہوا پھر اس

بِالسَّلَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۲۱ ح

نے مجھے پہلے سلام کیا ہے۔

لہ ممکن ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح لائی گئی ہوں۔ یا ارواح جسموں سمیت لائی گئی ہوں۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے مبارک وجود صحیح سالم قبروں میں موجود ہیں۔ ۱۲

ضروری نوٹ: (۱) وی پی اس وقت تک نہیں بھیجا جائے گا جب تک کم از کم محصول اور پیکنگ کی رقم پیشگی وصول نہ ہو جائے۔ (۲) ایک سیر از پل تک ڈاک کی بجائے سواری گاڑی کے ذریعہ [illegible]

فہرست مطبوعات انجمن خدام الدین لاہور

تذکرۃ الرسوم الاسلامیۃ - پیغمبر اسلام نے مسلمانوں کیلئے شادی اور غمی میں کن کن رسوم کو جائز رکھا اور کن کن رسموں کو ناجائز قرار دیا۔ اُن کا تفصیلی بیان، اصلاح رسوم کے حامی اس رسالہ کی نشرو اشاعت اپنا فرض سمجھیں۔

باجوں کی حرمت گانا بجانا کیوں ممنوع ہے آنحضرت صلعم نے اس کی ممانعت کا حکم کیوں دیا؟ اور باجوں سے کیوں اتنی نفرت کی؟ قرآن، حدیث اور فقہ کی روشنی میں اگر باجہ کی پوزیشن دیکھنی ہو تو یہ رسالہ ملاحظہ فرمائیے اور اپنے احباب کو بھی ضرور دکھائیے

اسلام میں نکاح بیوگاں - زمانہ جاہلیت میں بیوہ عورت کا نکاح ثانی نہائت مذموم اور مکروہ سمجھا جاتا تھا۔ حضور پُرنور نے جب اس کے مصالح اور اس کے حکم اور اس کی خوبیاں زمانہ میں آشکارا کیں تو مہذب اور متمدن دُنیا نے بلاتفریق مذہب اسے قبول کر لیا۔ چنانچہ آج ہندو بھی اس کا قائل ہو رہا ہے آپ بھی یہ رسالہ پڑھیں۔ اور اس کی خوبیوں کا اعتراف کریں۔

احکام شب برات - شب برات کے موقع پر ہمیں کیا کرنا چاہئیے تھا۔ اور ہم کیا کر رہے ہیں اگر آپ اس کے متعلق صحیح اسلامی تعلیم حاصل کرنا چاہیں تو یہ رسالہ پڑھیں نہائت جامع چیز ہے۔

ضرورت القرآن - یہ تو سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ قرآن شریف ہماری تمام ضروریات کو پورا کرتا ہے مگر یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ قرآن کریم نے عملی طور پر ہماری کس کس ضرورت کو پورا کیا اور اب بھی جبکہ تمام اقوام میں ترقی کی ایک دوڑ لگ رہی ہے قرآن کریم کیونکر ہم کو سب سے پہلے بام عروج پر پہنچا سکتا ہے۔ اس رسالہ میں ضرورت قرآن زمانہ کے مطابق ہر چیز کی تفصیل درج کی گئی ہے تاکہ مسلمان اس سے سبق حاصل کر سکیں۔ قیمت ۲ر محصول ۱ر۔

اصلی حنفیت - ضرورت ہے کہ سب حنفی اس رسالہ کو پڑھیں اور اصلی حنفی بننے کی کوشش کریں کیونکہ فی زمانہ بیشمار ایسے حنفی ہیں جو بظاہر تو امام صاحب کے مقلد کہلاتے ہیں، مگر اُن کے مسلک میں بدعات کا طومار بیشمار آپ کو نظر آئیگا۔ حالانکہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بدعت سے بالکل پاک تھا اور ان بدعات مروجہ کی تفصیل اور حسن ایجاد بھی آپ کو معلوم ہو جائے گا پس اس رسالہ سے آپکو اصلی حنفیوں کے اصول معلوم ہوں گے ضرور دیکھئے۔

خلق محمدی - بہت کم لوگوں کو یہ معلوم ہوگا۔ کہ آنحضرت صلعم صلّی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض و غائت یہی تھی۔ کہ آپ صلعم اخلاق حسنہ کی تکمیل کریں چنانچہ آپ نے اخلاق ہی سے اسلام پھیلایا اور اخلاق ہی سے دُنیا میں محبت مروّت اتفاق اتحاد اور یکجہتی پیدا کی پس اگر آج آپ بھی ان چیزوں کے خواہاں ہیں تو یہ رسالہ پڑھیں۔ اور اپنے اخلاق سے دُنیا کو مسخر کر لیں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وظیفے - اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ وہ دعائیں اور وظائف معلوم ہو جائیں۔ جو سرور کائنات نے خود پڑھے تو بس یہ رسالہ منگوا لیجئے اس میں کوئی ایسا وظیفہ باقی نہیں رہا۔ جو انسانی حاجات و ضروریات کو پورا کرنے والا ہو اور اس میں درج نہ کر دیا گیا ہو۔ سب وظیفے چھوڑ کر بس اسے ہی اپنا ورد بنا لو۔ اور دین و دُنیا میں نجات پا لو۔

خلاصہ اسلام - اسلام کیا ہے۔ اور اسلام آپ سے کیا چاہتا ہے وہ کون سے احکام ہیں جن کی پابندی سے آپ مسلمان بن سکتے ہیں۔ یہ سب باتیں نہائت اختصار اور جامعیت کے ساتھ اس رسالہ میں درج کر دی گئی ہیں۔

مال میراث میں حکم شریعت - ورثہ کی تقسیم جس طریق پر اسلام نے پیش کی ہے۔ دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کر سکتا۔ مگر افسوس کہ مسلمان آج خود اس سے ناآشنا ہے۔ اس رسالہ میں تقسیم میراث کے آسان طریق اس کی حکمت اور خوبیاں، رواجی تقسیم کی بُرائیاں اور عاقبت کی رسوائیاں تفصیلاً بیان کی گئی ہیں۔

توحید مقبول - آج ساری دنیا توحید توحید پکار رہی ہے یہانتک کہ آریہ اور عیسائی بھی توحید کے قائل ہو رہے ہیں اور مشرک بھی اس سے انکار نہیں کرتے۔ مگر آپ کو تو وہ توحید معلوم کرنی چاہیے جس کی تعلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اور وہ سب پر غالب رہی اس رسالہ میں اسی چیز کو نمایاں طور پر بیان کیا گیا ہے۔

فوٹو کا شرعی مسئلہ - آج کل فوٹو اور تصاویر کا رواج عام ہو رہا ہے اس لئے ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو اس کی شرعی حیثیت سے آگاہ کیا جائے لو بتایا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کیا فیصلہ دیا ہے۔

پیغام رسول - ہندوستان کا مسلمان جن جن اقتصادی تمدنی سیاسی اور قومی مشکلات و مصائب میں گھر چلا ہے کون ہے جو ان سے آگاہ نہیں۔ اگر آپ اس کا صحیح علاج اور مداوا چاہتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ آخری پیغام پڑھیں، جو ان مصائب کا آخری علاج ہے۔

تحفۂ میلاد النبی - میلاد النبی کے مژدہ اور ربیع الاوّل کے مہینہ میں اس رسالہ کی جتنی بھی اشاعت کیجائیگی اتنا ہی ثواب ہوگا بس سمجھ لیجئے کہ میلاد کا بہترین تحفہ یہی ہے

تحفۂ معراج النبی ۔ معراج کا فلسفہ اس کی ضرورت واہمیت اس پر عقلی اور نقلی دلائل اس کے نتائج وفوائد اس کی صحیح غرض وغایت معلوم کرنا ہو تو یہ رسالہ پڑھیئے ۔ اور اس کی عام اشاعت کیجئے ۔

فلسفۂ عید قربان ۔ قربانی کا حکم کب ہوا ؟ کیوں ہوا ؟ اور اسے قیامت تک کے لئے کیوں جاری کر دیا گیا ۔ اگر آپ اپنی قومی زندگی اور اسلامی حقیقت کی روح سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں اور قربانی کے فضائل و مسائل معلوم کرنا چاہتے ہیں تو یہ رسالہ خوب پڑھیں ۔

اسلام ہند خطرہ میں ۔ اسلام تو فی الواقعہ کوئی خطرہ نہیں ۔ مگر جو اسلام ہم ہندوستانی مسلمانوں نے سمجھ رکھا ہے ۔ بنا رکھا ہے وہ کس پرخطر ماحول میں گھرا ہوا ہے اس کا علاج و مداوا کیا ہے یہ ایک نہایت جامع مضمون ہے ۔ جو ہر مسلمان کو ضرور پڑھنا چاہیئے ۔

شرح اسماء اللہ الحسنٰے ۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ان کے فضائل ان کے معانی پھر معانی کی تشریح وتفصیل ان سے فوائد اخذ کرنے کے طریق پھر ائمہ بدی کی تصریحات بس یہ سمجھ لیجئے کہ بےنظیر اور لاجواب چیز ہے ۔ سرورق بھی نگین چھپائی کاغذ اعلیٰ صفحات ۸۰ قیمت ۱۲ محصول ۲ ؍

فلسفۂ نماز ۔ نماز کی حقیقت اس کی ضرورت اس کے فوائد اس کے نتائج اور اس کی شرعی پوزیشن کے تمام پہلو دیکھنے ہوں ۔ تو یہ رسالہ ملاحظہ فرمائیے اور اپنے بچوں کو بھی ضرور پڑھائیے ۔

فلسفۂ روزہ ۔ روزہ کیوں فرض ہوا کب فرض ہوا ؟ اس کے طبی اور جسمانی فوائد ، مادی اور روحانی منافع دینی اور دنیوی برکتیں ۔ سیاسی اور اخلاقی خوبیاں قرآن اور حدیث کی روشنی میں پڑھیئے اور دوسروں کو سنا کر اجر دارین حاصل کیجئے ۔

اسلام کا فوجی نظام ۔ اسلام میں جنگ کی حقیقت کیا ہے ؟ جہاد کی ضرورت اور اہمیت پر کیوں اتنا زور دیا گیا ہے اور اس نے مجاہدین کی کیا شان بتائی جہاد اپنے فوجی نظام کو کس طریق پر مستحکم کیا ہے فی زمانہ اس کا علم ہر مسلمان کے لئے نہایت ضروری ہے کیونکہ دور حاضرہ میں کوئی قوم اس علم کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی ۔

بہشتی اور دوزخی کی پہچان ۔ بہشت میں جانے والے کون لوگ ہیں ان کے خصائص کیا ہیں ۔ اور دوزخ میں کن کن عملوں کی بدولت جانا لازمی ہے ۔ ان کی تشریح اور تفصیل اس رسالہ میں درج کر دی گئی ہے ۔

خدا کی نیک بندیاں ۔ اس رسالہ میں عورتوں کو حفاظت عزت ، حفاظت مال ، حفاظت اولاد کے کامیاب گر بتانے کے علاوہ دس دہ اہم اور ضروری نکات بھی سمجھائے گئے ہیں جن پر عمل پیرا ہونے کے بعد وہ خدا کی نیک بندیاں بن سکتی ہیں ۔

مسلمان عورت کے فرائض ۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں ۔ کہ آپ کی مائیں ، بہنیں ، بیویاں بیٹیاں اپنے شرعی فرائض اور دینی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو کر آپ کی زندگی کو بھی خوشگوار بنا دیں تو یہ رسالہ منگوا کر انہیں ضرور پڑھائیے یا سنائیے ۔

پیر اور مرید کے فرائض ۔ پیری مریدی کی ضرورت سچے اور جھوٹے پیر کی پہچان مرید کے حقیقی فرائض حقیقت اور معرفت کی تمیز طریقت اور شریعت کا تعلق یہ تمام وہ چیزیں ہیں جن کے نہ جاننے کی وجہ سے بےشمار مسلمان گمراہ ہو رہے ہیں ضرور پڑھیئے ۔

گلدستہ صد احادیث نبوی صلعم ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سو احادیث کا مجموعہ جن کا جاننا اور حفظ کرنا ہر مسلمان پر نہایت ضروری ہے ترجمہ ومختصر تشریح لکھ دی گئی ہے تاکہ سب چھوٹے بڑے مرد عورت یکساں فائدہ اٹھائیں اور دین و دنیا میں نائز المرام ہو جائیں ۔ قیمت مجلد ۲ ؍ معہ محصول ۳ ؍

فلسفۂ زکوٰۃ ۔ زکوٰۃ کیوں فرض ہوئی ۔ اسے کیوں اسلام کا ایک ضروری رکن قرار دیا گیا قومی اور سیاسی نقطہ نگاہ سے اس کی ضرورت اہمیت طریق ادائیگی مال کی تفصیل وتشریح نصاب کا تقرر غرضیکہ ہر وہ چیز جس کا جاننا ہر مسلمان کیلئے نہایت ضروری ہے اس میں بالتفصیل درج ہے

اسلام اور ہتھیار ۔ مسلمان چونکہ مجاہد پیدا ہوا ہے اور مجاہد ہی بنکر رہنے کا اسے حکم دیا گیا ہے اس لئے اس مسئلہ کا سمجھنا اور دوسروں کو سمجھانا آپ کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اسلام اور ہتھیار کا چولی دامن کا ساتھ کیوں ہے

علمائے اسلام اور عنایت اللہ مشرقی بانی تحریک خاکساران جو گورنمنٹ نے بند کیا گیا ہے ۔ ان کے اغراض اور مقاصد لیکر لکھے ہیں وہ اسلام اور احکام اسلام کے متعلق کیا آئے رکھتے ہیں ان کے عقائد کیا ہیں اگر آپ یہ سب کچھ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو یہ رسالہ ضرور پڑھیں اور اپنے احباب کو بھی ضرور دکھائیں تاکہ سب کو اس تحریک کا مقصد معلوم ہو جائے ۔

مقصد قرآن ۔ اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ نزول قرآن کا مقصد کیا تھا ، اور کہاں تک پورا ہوا اور حاملان قرآن نے قرآن کو ہاتھ میں لیکر کن کن علوم وفنون کی بنیاد رکھی ۔ کیا کیا چیزیں ایجاد کیں اور کیونکر دنیا کے قلوب مفتوح کئے اور آج بھی مسلمان قرآن کریم سے کیونکر استفادہ کر سکتے ہیں اور کس طرح دینی اور دنیوی مقاصد میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں ۔ اس کے متعلق اس رسالہ میں بیش بہا معلومات کا ذخیرہ موجود ہے ۔

خدا کی مرضی ۔ ہر مسلمان کے دل میں یہ خواہش یقیناً موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے تاکہ اس کے عذاب سے بچ جاؤں ۔ اور اس کی رضا کی برکت سے بہشت میں ٹھکانا مل جائے ۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی حاصل کرنے کا نہایت ہی جامع مکمل اور بہترین دستور العمل اگر آپ چاہتے ہیں تو ایک چھوٹا سا رسالہ خدا کی مرضی دفتر انجمن خدام الدین سے منگوا کر پڑھیں اس پر عمل کریں اور بفضلہ تعالیٰ یقیناً بہشت میں پہنچ جائیں ایک خاص خوبی اس رسالہ میں یہ ہے کہ سارا دستور العمل قرآن مجید کی آیات ہی سے مرتب کیا گیا ہے ۔

ضروری نوٹ ۔ (۱) مکمل سٹ رسائل نمبر ۱ تا ۱۳ ایک نہایت دیدہ زیب سنہری جلد میں مجلد ہے ... [illegible]